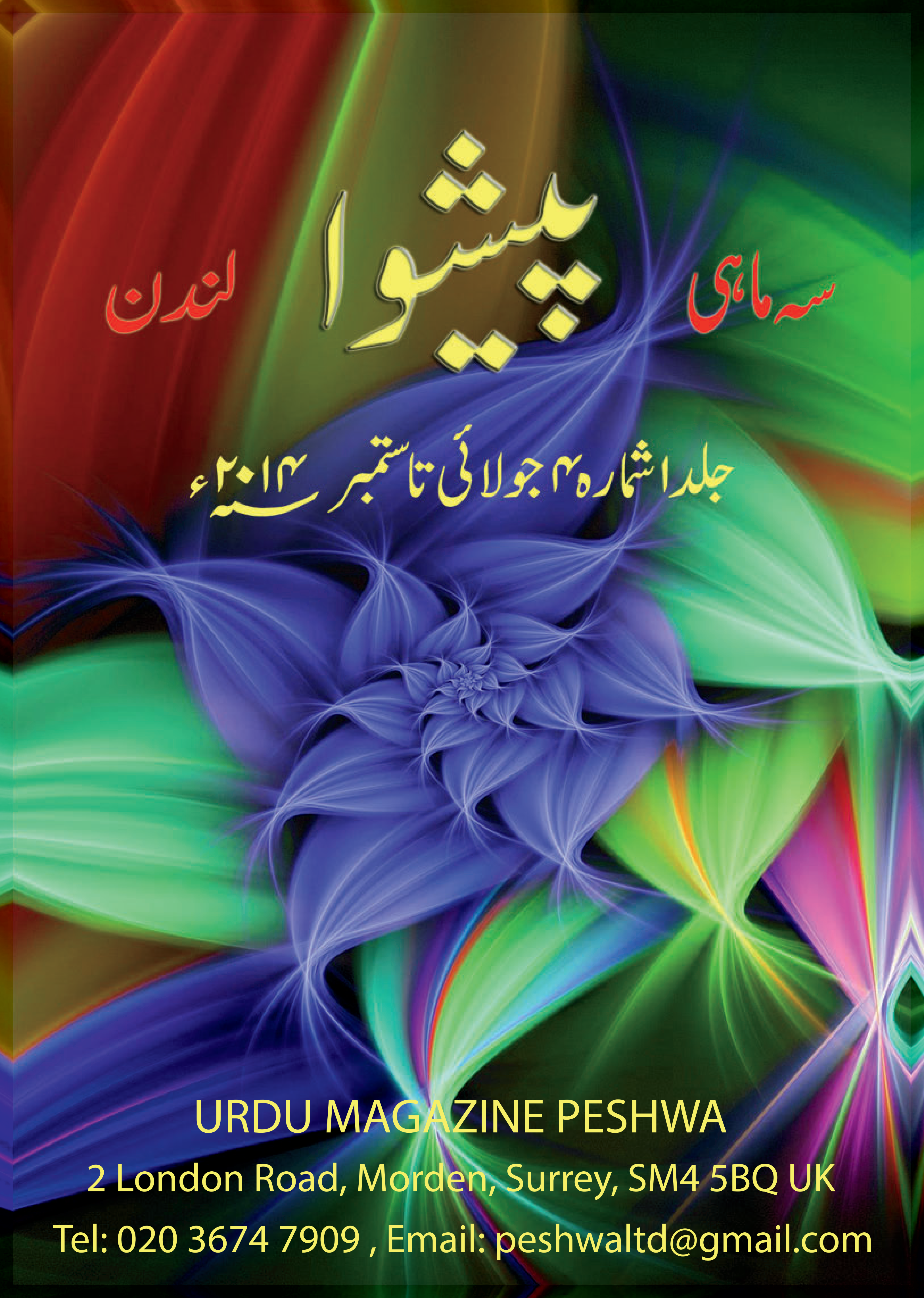

سہ ماہی

پیشوا

لندن

جلد ۱ شمارہ ۴ جولائی تا ستمبر ۲۰۱۴ء

URDU MAGAZINE PESHWA

2 London Road, Morden, Surrey, SM4 5BQ UK

Tel: 020 3674 7909 , Email: peshwaltd@gmail.com

بسم اللہ الرحمان الرحیم

آیت قرآن الحکیم

نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے چہروں کو مشرق یا مغرب کی طرف پھیرو۔ بلکہ نیکی اسی کی ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور نبیوں پر اور مال دے اس کی محبت رکھتے ہوئے اقرباء کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو اور نیز گردنوں کو آزاد کرانے کی خاطر۔ اور جو نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور وہ جو اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں جب وہ عہد باندھتے ہیں اور تکلیفوں اور دکھوں کے دوران صبر کرنے والے ہیں اور جنگ کے دوران بھی۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے صدق اختیار کیا اور یہی ہیں جو متّقی ہیں۔ (سورۃ البقرہ آیت ۱۷۸)

حدیث نبوی ﷺ

حضرت ابو ہریرۃؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک شخص حضرت ابوبکرؓ کو بُرا بھلا کہہ رہا تھا۔ نبی پاک ﷺ قریب ہی بیٹھے تعجب کر رہے تھے اور آپؐ تبسم فرما رہے تھے۔ جب وہ شخص بہت بڑھ گیا تو حضرت ابوبکر نے جواباً اُس شخص کے بعض الفاظ دہرائے۔ اس پر نبی پاک ﷺ ناراض ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے اور چل دیئے۔ حضرت ابوبکرؓ فوراً آپؐ کے پیچھے آئے اور عرض کی اے رسولِ خدا! وہ شخص مجھے گالیاں دے رہا تھا اور آپؐ تشریف فرما تھے جب میں نے جوابی طور پر اُسی کے بعض کلمات دہرائے تو آپؐ ناراض ہو کر اُٹھ آئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پہلے آپ کے ساتھ ایک فرشتہ تھا جو آپ کی طرف سے اُس شخص کو جواب دے رہا تھا جب آپ نے اس کو خود جواب دینا شروع کر دیا تو شیطان نے دخل دے دیا (فرشتہ چلا گیا اور میں بھی اُٹھ کر چل پڑا) پھر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوبکر! تین باتیں برحق ہیں۔ اول یہ کہ جب کسی بندے پر ظلم ہوتا ہے اور وہ محض اللہ کی خاطر اس کو برداشت کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی تائید و نصرت بڑھ چڑھ کر فرماتا ہے۔ دوم کبھی کسی شخص نے جود و سخا کا دروازہ نہیں کھولا، تا اس کے ذریعہ خدا کا قرب حاصل کرے اور صلہ رحمی کا فرض ادا کرے مگر خداوند تعالیٰ اسے بہتات میں بڑھاتا ہے۔ سوم جو شخص مال جمع کرنے کے ارادہ سے سوال کا دروازہ کھولتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی تنگدستی کو اور بڑھا دیتا ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

مشعل راہ

☆ حضرت ابوسلمہؓ کا بیان ہے کہ میں نے ابوسعید خدریؓ سے کہا ''لوگوں نے لباس، طعام، سواری اور پینے کی چیزوں میں کیا کیا ایجاد کر لی ہیں؟'' ابوسعید خدریؓ نے جواب دیا '' بھتیجے! آپ کا کھانا، پینا اور پہننا سب اللہ کے لیے ہونا چاہیے۔ اس میں اگر خود پسندی، فخر، ریا اور نمائش پیدا ہو جائے تو یہ گناہ اور اسراف ہے۔ تُو گھر کے کاموں میں وہ سب کام کر جو رسول اللہ ﷺ کرتے تھے۔ آپؐ اونٹ کو چارہ ڈالتے اور اسے باندھتے، گھر میں جھاڑو لگاتے، بکری دوہتے، جوتے گانٹھتے، کپڑا پیوند کر لیتے، نوکر کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا لیتے تھے وہ تھک جاتا تو آٹا پیس دیتے تھے، بازار سے چیزیں خرید لاتے اور اس میں کبھی عار محسوس نہ کرتے اور خریدی ہوئی چیز اپنے ہاتھ میں پکڑ کر لے آتے یا کپڑا میں باندھ کر گھر لے آتے۔ غنی، فقیر، بڑے اور چھوٹے سب سے مصافحہ کرتے اور نمازیوں میں سے جو سامنے آجاتا چھوٹا ہو یا بڑا، کالا ہو یا گورا، آزاد یا غلام، ہر ایک کو سلام کرنے میں پہل کرتے۔'' (صحیح مسلم)

☆ حضرت علیؓ نے ایک دن گوشت خریدا اور اپنی چادر میں باندھ لیا۔ ساتھیوں نے کہا ''ہم اُٹھا لیتے ہیں'' فرمایا: (جن) بچوں (نے کھانا ہے ان) کا باپ اُٹھائے یہ بہتر ہے۔ حضرت عمرؓ ایک دن بائیں ہاتھ میں گوشت اُٹھائے ہوئے تھے اور دائیں طرف میں درہ تھا اور یہ ان دنوں خلیفہ اور امیر المومنین تھے۔

☆ عمر بن عبدالعزیزؒ رات کو لکھ رہے تھے کہ ان کے پاس ایک مہمان آ گیا۔ چراغ بجھ رہا تھا، مہمان چراغ درست کرنے کے لیے جانے لگا تو عمر بن عبدالعزیزؒ نے فرمایا: مہمان سے خدمت لینا کرم و شرف کے خلاف ہے۔ جب مہمان نے ملازم سے کہہ دینے کے لیے کہا تو عمرؒ نے فرمایا: وہ ابھی سویا ہے اسے اُٹھانا مناسب نہیں ہے۔ چنانچہ خود اُٹھے تیل کی بوتل سے چراغ بھر کر روشن کر دیا۔ جب مہمان نے کہا: آپ نے خود ہی یہ کام کر لیا ہے؟ تو فرمایا: میں پہلے بھی عمر تھا اور اب بھی وہی ہوں، میرے اندر کوئی بھی کمی نہیں ہوئی اور انسانوں میں اچھا وہ ہے جو اللہ کے ہاں متواضع ہے۔

مدیر اعلیٰ: رانا محمد حسن خاں
جلد ۱۔ شمارہ ۴۔ جولائی تا ستمبر ۲۰۱۴ء

سہ ماہی پیشوا لندن

Quarterly PESHWA LONDON

نائب ایڈیٹر: محمد ثاقب رشید   اکاؤنٹس: فرحان خاں   مارکیٹنگ مینیجر: رانا عبدالصمد خاں
خصوصی تعاون: آر۔ ایچ ڈریم ایونٹس (پرائیویٹ) لمیٹڈ

اس شمارہ میں

آپ کے خطوط	۲	قرآن کریم اور سائنس از پروفیسر محمد عبدالسلام	۲۰
اداریہ (ظلم کی سزا)	۳	عمران خان کا وزیر خارجہ عاطف میاں؟ رانا محمد حسن خاں	۲۳
ہومیو پیتھک نسخہ جات	۵	کیا آپ جانتے ہیں؟	۲۷
ہائی بلڈ پریشر۔ لو بلڈ پریشر۔ نبض	۶	شعر و ادب۔ مبشر راجیکی۔ مبارک ظفر، ابن انشاء، افتخار عارف، ساغر صدیقی	۲۶
طب نبویؐ۔ مہندی کے فوائد۔	۷	چٹکلے۔ رنڈی کا کوٹھا اور پیر کا مزار۔ تاریخ کی تلاش۔	۳۶
اخروٹ کے فوائد۔ گھریلو دیسی ٹوٹکے۔ انا ثمرین صاحبہ	۹	ٹوپی۔ گدھے۔ چڑیل۔ نازک دور	۳۷
پتھری کا دیسی علاج۔ ہومیو پیتھی اور قارئین	۱۰	میری بٹیا	۳۸
میڈیکل نیوز	۱۲	بلا تبصرہ تصویریں شیطان کا علاج۔ شگفتہ شاہین صاحبہ	۳۹
حکمت کی باتیں	۱۴	باتبصرہ خبریں	۴۰
(ضیاء اور کیمونزم کے مجوزہ قانون مجریہ ۱۹۸۴ء میں مماثلت)	۱۵	True Realization of God (عبدالحق شاکر)	۴۷
طاہر اشرفی نشے کی حالت میں۔ محی الدین عباسی	۱۷	بہو بڑھاپے کا سہارا۔ آنکھوں دیکھا حال۔ اور بہت کچھ۔	۴۹

PESHWA URDU MAGAZINE

2.London Road,Morden,Surrey,SM4 5BQ. UK

Tel.020.36747909. E-mail. peshwaltd@gmail.com

قیمت فی شمارہ 1 پاؤنڈ سالانہ ممبر شپ فیس برطانیہ 14 پاؤنڈز۔ یورپ 18 یوروز آسٹریلیا و امریکہ 25 ڈالرز

آپ کے خطوط

ہمارے سر خدا تعالیٰ کے بے حد وحساب فضل واحسان پر سجدہ ریز ہیں۔ یہ فضل واحسان ہی تو ہے کہ ہمارے مالک نے ہم عاجزوں کو اس قابل سمجھا کہ ہم پیشوا رسالہ کی صورت میں اشرف المخلوقات کی تعلیم وتربیت کا سامان کرسکیں۔ انتہائی قلیل وقت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسے با ذوق قارئین عطا کر دیے ہیں جو پیشوا کا بیقراری سے انتظار کرتے ہیں۔ حسبِ سابق بہت بڑی تعداد میں قارئین پیشوا نے پیشوا کو پسند کیا ہے اور پیشوا کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے۔ قارئین کرام نے پیشوا میں شائع ہونے والے مختلف مضامین پر اپنے ذوق کے مطابق مثبت رائے دی ہے۔ ہمارے محترم کالم نگار جناب محی الدین عباسی صاحب کے مضمون ''باپ کی جاسوسی کرنے والا عالم دین نکلا؟'' کو بے حد پسند کیا گیا۔ اسی طرح اس عاجز کے مضامین ''ساون مسیح ، تحریک قرامطہ کی تباہ کاریاں، انسانیت کے دشمن'' کو بھی پسند کیا گیا ہے۔ خاص طور پر ساون مسیح نامی مضمون کو اس لیے پسند کیا گیا کیونکہ اس مضمون میں اقلیتوں پر ہونے والے مظالم کی تصویر کشی کی گئی تھی۔ ''تحریک قرامطہ کی تباہ کاریاں'' تاریخ سے دلچسپی رکھنے والوں نے بے حد پسند کیا اور اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ تاریخ سے ایک ورق ہر شمارہ میں شائع کیا جائے۔ مشہور شاعر ڈاکٹر محمد اقبالؔ کے متعلق شائع ہونے والے دو مضامین ''اقبالؔ کا مشورہ'' اور ''ہزاروں سجدے'' جنہیں مشہور شاعر جوش ملیح آبادی کی مشہور کتاب ''یادوں کی بارات'' سے نقل کیا گیا تھا، کے متعلق معزز قارئین نے خوشی کا اظہار کیا ہے اور پیشوا کے منتظمین کی اس جرآت کو سراہا ہے۔ میڈیکل نیوز اور محترمہ شگفتہ شاہین صاحبہ کے شوگر کے متعلق مضمون کو بھی قارئین نے نہایت مفید اور معلوماتی قرار دیا ہے۔ باتبصرہ خبریں پیشوا میں شائع ہونے والا ایسا سلسلہ ہے جسے قارئین نے بے حد پسند کیا ہے، ہمارے بعض معزز قارئین نے بتایا ہے کہ وہ سب سے پہلے باتبصرہ خبریں پڑھنے کے بعد باقی رسالہ کا مطالعہ کرتے ہیں۔ پیشوا میں شائع ہونے والے مستقل سلسلے یعنی ''حکمت کی باتیں اور کیا آپ جانتے ہیں؟'' کی مقبولیت میں اضافہ ہوا ہے۔ شعر وادب میں شائع ہونے والی سبھی غزلوں، نظموں کو پسند کیا گیا ہے مگر جناب مبشر راجیکی صاحب کی دونوں نظموں کو قارئین نے بہت سراہا ہے۔ معزز قارئین کی خواہش پر شروع کیے گئے ادبی مضامین کے متعلق بھی قارئین نے اچھی رائے کا اظہار کیا ہے۔ نوبل انعام یافتہ سائنسدان ڈاکٹر محمد عبدالسلام کا لکھا ہوا ایک مضمون ''قرآن کریم اور سائنس'' جسے ان کی ایک تقریر سے نقل کیا جا رہا ہے، سائنس سے دلچسپی رکھنے والے قارئین میں بے حد مقبول ہے۔ ایک کافی ہاؤس میں جہاں چند اہل علم و ذوق محفل سجاتے ہیں، عاجز کو جانے کا موقع ملتا رہتا ہے، وہاں تین دن تک ڈاکٹر صاحب کے مضمون کو بنیاد بنا کر علم طبیعات پر نہایت دلچسپ گفتگو ہوتی رہی۔ ہومیوپیتھی نسخہ جات اور طب نبویؐ سے بھی قارئین نے بھر پور استفادہ حاصل کیا ہے۔ قارئین نے اس خواہش کا بھی اظہار کیا ہے کہ پیشوا رسالہ میں انگلش مضامین بھی شائع کیے جائیں۔ جناب عبدالحق صاحب شاکر کا ایک انگلش مضمون شامل اشاعت ہے۔ آئندہ شمارہ میں چند صفحات کو انگلش مضامین سے سجایا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

معزز قارئین کو منتظمین پیشوا کی جانب سے عید کی خوشیاں مبارک ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو عید کی حقیقی خوشیاں نصیب کرے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ ہماری عاجزانہ کوشش کو قبول فرمائے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم قلم کا حق ادا کرسکیں۔ اللہ تعالیٰ پیشوا کے قارئین کو بھی صحت وسلامتی کے ساتھ سچا عرفان نصیب کرے۔ آمین۔

اداریہ (ظلم کی سزا)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید فرقان حمید میں فرماتا ہے کہ ''یہ(وہ)فیصلہ کا دن ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے ۔ان لوگوں کو اکٹھا کرو جنھوں نے ظلم کیے اور ان کے ساتھیوں کو بھی اور ان کو بھی جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے ۔اللہ کے سوا۔پس انہیں جہنم کے رستے پر ڈال دو۔''(سورۃ الصافات آیات ۲۲ تا ۲۴)عصر حاضر میں جہاں اسلامی کہلانے والے ممالک غیر مسلم قوتوں کے مظالم کا نشانہ بن رہے ہیں وہیں ان اسلامی ممالک کی عوام اپنے حکمرانوں کے جبر وستم کا شکار ہوکر انسانیت کا مفہوم بھول کر بد اخلاقی کی آخری حدوں کو چھورہی ہے ۔مسلمان حکمران بالعموم اور پاکستانی حکمران بالخصوص انتہائی ظالم، اول درجہ کے جھوٹے،خائن،بددیانت،ضمیر فروش،بداخلاق ، قاتل،زناکار،شراب نوش،جواری اور تمام معلوم برائیوں میں لتھڑے ہوئے ہیں ۔اپنے غیر ملکی آقاؤں کو اپنا خدا سمجھتے ہیں ،اپنی تمام کامیابیوں اور ناکامیوں کوانہی آقاؤں سے منسوب کرتے ہیں ،انہیں آقاؤں کوخوش کرنے کے لیے اپنی عوام کے خون سے ہولی کھیلتے ہیں ،ناجائز طریقے سے اپنی عوام کی خون پسینے سے کمائی گئی کمائی کو لوٹ کر اپنے آقاؤں کے قدموں میں ڈال کر اپنی وفاداری کا یقین دلاتے ہیں ،ہر قسم کی عزت وشرف کا منبع انہیں کو سمجھتے ہیں ۔سبھی مسلمان حکمران اسی روش کو اختیار کیے ہوئے ہیں لیکن پاکستانی حکمران لیبیا،عراق،افغانستان ،مصرو شام کے حکمرانوں کے دردناک انجام سے بھی نصیحت حاصل نہیں کر پا رہے ،لالچ جیسی منحوس دیوی کے پجاری بنے ہوئے ہیں ،یہ سب دیکھتے ہوئے بھی کہ اپنے انجام کوپہنچ جانے والے حکمرانوں کی دولت اور اختیارات واثر ورسوخ دھرے کے دھرے رہ گئے اور ان کی ذلّت آمیز موت عوام کومزید بربادی سے دوچار کرگئی۔ان برباد حال قوموں کے ساتھ ایک بہت بڑاظلم یہ ہوا کہ ان کے حکمرانوں کی عوام سے لوٹی رقم کو بھی عوام دشمن غیرملکی قوتوں نے ہڑپ کرلیا ہے اور ملکی وسائل پر بھی قبضہ کرلیا گیا ہے۔ظلم کی انتہا ہے کہ ان مسلمان ممالک میں خانہ جنگی نے ڈیرے ڈال لیے ہیں ۔ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

اپنی محنت کا صلہ اہل قیادت سے نہ مانگ　　　　مُردے کبھی قبروں کی کھدائی نہیں دیتے

ہر وہ عمل جس کے نتیجے میں کسی بھی قسم کے شرک کا پہلو نکلتا ہو اور انسان و جانور کو تکلیف پہنچے وہ ظلم کہلاتا ہے ۔اگر اس وقت اسلامی دنیا کا جائزہ لیا جائے تو اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ نہ صرف حکمران عوام الناس پر کرپشن اور جھوٹ کے گھوڑے پر سوار ہو کر ظلم ڈھا رہے ہیں بلکہ عوام الناس بھی بد اخلاقی کی انتہائی حدوں کو چھورہے ہیں بلکہ آخری حد تک پہنچ چکے ہیں ۔دونوں طبقات حقیقی اسلامی تعلیمات کو بھول کر ہزاروں بتوں کو اپنی خواہشات کی تکمیل کا باعث سمجھتے ہیں ۔حکمران حکمرانی حاصل کرنے کے لیے جھوٹ جیسے غلیظ بت کی پوجا کرتے ہیں ،وعدہ خلافی جیسی منحوس مورتی سے دل لگاتے ہیں ،کرپشن کا بت اور آوارگی کا بت وغیرہ ان کے دل پسند بت ہیں ۔عدالتیں ناانصافی اور بے ایمانی جیسی لعنتی دیویوں کی عبادت میں مصروف ہیں ۔عوام بھی تمام معلوم برائیوں کی پرستش میں مصروف ہے ۔جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ظالم اور مظلوم میں پہچان مشکل ہوگئی ہے ۔اگر کسی مظلوم دکھائی دینے والے کی تفتیش کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ایک معاملہ میں وہ مظلوم ہے اور دوسرے بہت سے معاملات میں ظالم ہے ۔مذہبی ٹھیکیدار بھی لاتعداد بتوں کی پوجا میں مصروف ہیں ،بظاہر وہ اللہ کی عبادت کے دعویدار ہوتے ہیں مگر اکثر'' مولوی '' فتنہ وفساد پرستی اور فرقہ پرستی میں مبتلا ہیں ۔یہ وہ طبقہ ہے جسے اللہ پر توکل قطعاً نہیں ہے اسی لیے جھوٹ اور کفر کے فتوے ان کا اوڑھنا بچھونا ہیں ۔یہ ایک ایسا پیٹ بھرو ٹولہ ہے جس نے نہایت ظالمانہ طریق پر لوگوں کو لوٹنے اور پریشان کرنے کے لیے بے شمار رسومات کو اسلامی تعلیمات قرار دے کر اپنے پیٹ بھرنے کا سامان کرلیا ہے۔اس نانہجار گروہ کثیر نے اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کے لیے اسلام جیسے مقدس دین کو استعمال کیا ہے۔

''مولوی یا مولانا یا علماء'' کہلانے والے مذہبی ٹھیکیداروں کے متعلق شورش کاشمیری صاحب نے فرمایا تھا:۔

شخصی احترام کے باوجود ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ان علماء کی ننانوے فیصد اکثریت ایسی ہے کہ ہمارے دِل میں ان کے لیے ذہنی احترام مفقود ہے۔ ہم اسلام سے براہ راست آگاہ نہ ہوتے تو ان بزرگوں کا وجود ہی اسلام سے برگشتہ کرنے کے لیے کافی تھا۔نئی نسلیں اسلام سے کٹ رہی ہیں ۔اس کی وجہ خود ہمارے عُلماء (وارثان منبر ومحراب) کا وجود ہے۔اور وہ نسل جو پچھلے دس پندرہ برس میں جوان ہوئی ہے اس کی ایک خاصی تعداد بے

زار ہے اور ایک غالب تعداد ہے کہ تاریخ اسلام میں ان بزرگوں کا وجود گورگن سے زیادہ کوئی مرتبہ یا معنی نہیں رکھتا۔ (اداریہ چٹان ۲۳ اپریل ۱۹۷۹ء بحوالہ مذہبی وسیاسی فرقہ بندیاں صفحہ ۱۴۷) یہ طبقہ اس قدر ظالم ہے کہ بے شمار مسلمانوں کی گمراہی کا سبب بن چکا ہے۔ان کی ظالمانہ،مفسدانہ اور فتنہ انگیز کاروائیوں نے نہ صرف مسلمانوں بلکہ اقلیتوں کا بھی جینا حرام کر رکھا ہے۔

وہ اسیرِ خود پسندی وہ رہینِ خود ستائی
اُنہیں کیا خبر کہ کیا ہے رہ و رسمِ آشنائی

مسلمان کہلانے والے عوام الناس کی حالت زار اور ان کی ظالمانہ مشرکانہ حرکات کے متعلق اخبار زمیندار نے مسلمانانِ ہند کو آنحضرت ﷺ کی طرف سے مخاطب کرتے ہوئے لکھا تھا کہ: ''تم کہلاتے تو میری اُمّت ہو، مگر کام یہودیوں، بت پرستوں کے کرتے ہو۔تمہارا شیوہ وہی ہو رہا ہے جو عاد اور ثمود کا تھا کہ ربّ العالمین کو چھوڑ کر بعل یغوث نسریٰ اور یعوق کی پرستش کر رہے ہیں۔تم میں سے اکثر ایسے ہیں جو میری توہین کرتے ہیں۔'' (اخبار زمیندار ۱۸ستمبر ۱۹۲۵ء)

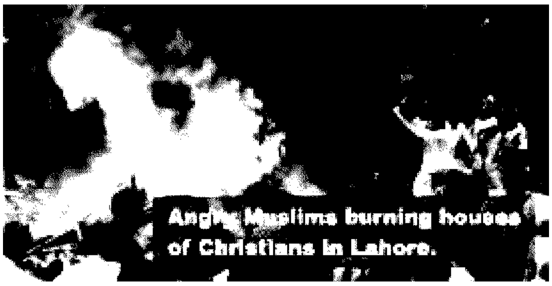

تمام ظالموں کو اللہ تعالیٰ کے اس مقدس فرمان پر غور کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ'' اور انہیں قریب آ جانے والی عقوبت کے دن سے ڈرا جب دل غم اور خوف سے حلق تک آ پہنچیں گے۔ظالموں کے لیے نہ کوئی جگری دوست ہوگا اور نہ کوئی ایسا سفارش کرنے والا جس کی بات مانی جائے۔'' (سورۃ المومن آیت ۱۹) دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''یقیناً جرم کرنے والے جہنم کے عذاب میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں ۔وہ (عذاب) ان سے کم نہیں کیا جائے گا اور وہ اس میں مایوس پڑے ہوں گے ۔اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی ظلم کرنے والے تھے۔اور وہ پکاریں گے کہ اے مالک! تیرا ربّ ہمیں موت ہی دے دے۔وہ کہے گا تم یقیناً (یہیں) ٹھہرے رہنے والے ہو۔'' (سورۃ الزخرف آیات ۷۵تا۷۸)

ہمارے حبیب آقا رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ'' ظلم سے بچو، کیونکہ قیامت کے دن ظلم تاریکیوں کا باعث ہوگا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ'' اور جو ایک بالشت کے قدر ظلم کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر سات زمینوں کے طوق ڈالے گا۔'' (صحیح بخاری وصحیح مسلم) رسول اللہ ﷺ کا یہ بھی مقدس ارشاد ہے کہ ''اللہ تعالیٰ پہلے تو ظالم کو مہلت دیتا رہتا ہے، پھر جب اسے پکڑتا ہے تو پھر کوئی مہلت نہیں دیتا۔'' (صحیح بخاری وصحیح مسلم) بزبان مبشّر راجیکی ہماری بھی دُعا ہے کہ

لُطف پر لُطف اے خُدا کر دے
حق پرستوں کو حق نما کر دے
جُرم و عصیاں کی روک دے یلغار
نفس و شیطاں کو زیرِ پا کر دے
ہر بھنور کام دے سفینے کا
ہر تھپیڑے کو ناخدا کر دے
حق و باطل میں کھینچ دے دیوار
خیر و شر کو جُدا جُدا کردے
پَر شکستہ کو دے پَرِ پرواز
لب گرفتہ کو لب کُشا کر دے

ہومیو پیتھی نسخہ جات

<u>ہائی بلڈ پریشر:</u>

☆اگر بلڈ پریشر زیادہ ہو اور چہرے پر تناؤ ہو تو بیلا ڈونا 200 +ایکونائٹ 200 کے علاوہ رسٹاکس دینے کے بعد کاربو ویج یا کالی کارب ۳۰ طاقت میں لینا نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔

☆چھاتی میں درد ہو اور ساتھ ہائی بلڈ پریشر بھی ہو تو بریٹا کارب، بیلا ڈونا، آرسینک اور نٹرم سلف ملا کر ۳۰ طاقت میں ۲، ۳ بار اور ساتھ کریٹے گس مدر ٹنکچر ایک گھونٹ پانی میں دس، پندرہ قطرے روزانہ دو تین بار کھانے کے دوران یا کھانے کے بعد۔

☆ہائی بلڈ پریشر کے لیے دو مفید نسخے۔ آرنیکا ۲۰۰ اور لیکسس ۲۰۰ ملا کر ہفتے میں تین بار اور ساتھ بریٹا کارب، بیلاڈونا اور پلسٹیلا ملا کر ۳۰ طاقت میں روزانہ دو تین بار۔ ۲۔آرنیکا، لیکسس اور لیڈم ملا کر ۲۰۰ طاقت میں ہفتہ میں تین بار اور ساتھ سلفر ۲۰۰ اور بیلا ڈونا ۲۰۰ ملا کر ہفتہ میں تین بار۔

☆دل کی حرکت اگر تیز ہو تو ناجا اور اکونائٹ ملا کر ۳۰ طاقت میں حسبِ ضرورت ۳، ۴ بار اور ساتھ کریٹے گس مدر ٹنکچر۔ یا یہ نسخہ آرسینک، کاربوویج اور کریازوٹ ملا کر دو تین بار اور ساتھ میگنیشیا فاس اور کالی فاس ملا کر ۶اایکس طاقت میں روزانہ دو تین بار۔

☆اگر تیز بخار میں دل کی دھڑکن کا توازن بگڑ جائے تو یہ پائیروجینم کی خاص علامت ہے۔ ۲۰۰ طاقت میں مفید ہے۔

☆بلڈ پریشر کبھی کم اور کبھی زیادہ ہو۔ مرکری

☆خون کا دباؤ کم کرنے کے لئے اوپیم (۲۰۰ یا ۱۰۰۰ طاقت میں) نہایت مفید ہے۔ گلو نائن بھی بلڈ پریشر نارمل کرنے کے لئے مفید ہے لیکن اوپیم لمبا اثر دکھانے والی دوا ہے

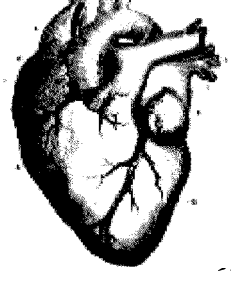

ایسا مزمن با پریشر جو جگر اور تلی کی خرابی کی وجہ سے شریانوں کے سخت ہونے کا باعث ہو تو سیانوتھس د۔ مفید دوا ثابت ہوتی ہے۔ (بلڈ پریشر کا تعلق عموماً دل اور گردے سے ہوتا ہے لیکن اگر بیماری کا مرکز جگر اور تلی ہو تو اس کی دوا سیانوتھس ہوگی)

لوبلڈ پریشر:

اگر خون کا دباؤ معمول سے زیادہ گر گیا ہو تو نارمل کرنے کے لئے کاربو ویج (کاربو ویج زندگی بچانے والی چوٹی کی دوا ہے یہ آخری وقت میں حرارت بحال کر دیتی ہے۔اور گرتے ہوئے بلڈ پریشر کو نارمل کرتی ہے۔اسے زندگی بچانے کی دوا کے طور پر ہمیشہ پاس رکھنا چاہیئے)

لو بلڈ پریشر کے لیے یہ نسخہ مفید ہے کاربو ویج، ناجا، میگنیشیا فاس ا ور کولوسنتھس ملا کر ۳۰ طاقت میں روزانہ دو تین بار اور ساتھ کریٹے گس مدر ٹنکچر دس پندرہ قطرے ایک گھونٹ پانی میں ۲،۳ بار۔

دل بڑا ہو گیا ہو آرنیکا ۲۰۰ اور رسٹاکس ۲۰۰ ہفتہ میں تین بار اور ساتھ سمی سی فیوجا،سپونجیا اور اکونائیٹ ملا کر تیس طاقت میں روزانہ دو تین بار۔

دل کی طاقت کے لیے سپونجیا،سمی سی فیوجا،میگنیشیا فاس اور کالی کارب ملا کر تیس طاقت میں دو تین بار اور ساتھ کریٹے گس مدر ٹنکچر دس پندرہ قطرے ایک گھونٹ پانی میں روزانہ دو تین بار۔

دل بڑھ گیا ہو اور پھیپھڑوں میں پانی ہو آرنیکا اور رسٹاکس ملا کر ۲۰۰ طاقت میں اور ساتھ سلفر اور برائی اونیا ملا کر دو سو طاقت میں نمبر ایک شام کو اور نمبر دو صبح نیز کریٹے گس مدر ٹنکچر دس قطرے ایک گھونٹ پانی میں روزانہ دو تین بار۔

دل اگر کمزور ہو جائے اور اس میں کاربو اینملس اور

کیوپرم کی طرح نیلاہٹ کا رجحان ہو تو ارجنٹم نائٹریکم۔

کیوپرم دوا میں جسم تشنج کی وجہ سے نیلا ہوتا ہے اور کاربو اینیملس میں آکسیجن کی کمی اور خون کی خرابی کی وجہ سے نیلاہٹ ہوتی ہے۔

☆ارجنٹم نائیٹ اس سے مشابہ ہے ۔ان دونوں دواؤں کی نیلاہٹ سارے جسم پر ظاہر ہوتی ہے جیسے کسی کا دَم گُھٹ جانے سے جسم نیلا ہو جاتا ہے۔لیکن کیوپرم دوا میں وقتی تشنج سے ہاتھ پاؤں مُڑ جاتے ہیں اور مریض کا چہرہ اور ہونٹ نیلے ہو جاتے ہیں۔

نبض:

☆اگر مریض کی نبض باوجود کمزوری کے باریک ہو لیکن اس میں تیزی اور تناؤ پایا جائے ۔آرسنک۔ اور اگر نبض بھرپور ہو تو اکونائیٹ ۲۰۰ اور بیلاڈونا ۲۰۰ میں ملا کر دینا مفید ہے۔

☆اور اگر نبض کمزور اور نرم ہو تو کاربو ویج مفید ہو گی۔

☆نبض تیز اور کمزور ہو ۔ میوریٹک ایسڈ

☆نبض کمزور ہو اور با آسانی محسوس نہ کی جا سکے تو دوا سورائینم مفید ثابت ہوتی ہے۔

☆نبض کی رفتار کبھی کم اور کبھی زیادہ ہو جاتی ہو تو کاربو ویج ، آرسینک اور ناجا ملا کر ۳۰ طاقت میں دو تین بار لینا مفید ہے۔

☆نبض عموماً تیز ہو یا بہت کمزور ہو۔ کروٹیلس

اگر دل کے ارد گرد سینہ کی ہڈی میں کھانا کھانے کے بعد یا چلنے سے درد ہو۔ ایڈرینالین

طب نبویؐ:

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ کھجور کو ناشتے میں کھاؤ تا کہ تمہارے اندرونی جراثیم کا خاتمہ ہو جائے۔

ہمارے حبیب آقا حضرت محمد ﷺ فرماتے ہیں: ’’کسی خالی برتن کو بھرنا اتنا برا نہیں ہے جتنا کہ آدمی کا خالی شکم بھرنا، انسان کے لیے چند لقمہ کافی ہے، جو اس کی توانائی کو برقرار رکھیں، اگر پیٹ بھرنے کا ہی خیال ہو اور اس سے مفر ممکن نہ ہو، ایک تہائی کھانا ایک تہائی پینا اور ایک تہائی حفاظت نفس کے لیے رکھے۔‘‘

(ترمذی حدیث نمبر ۱۳۸۱، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۳۴۹، احمد جلد ۴)

ہمارے حبیب آقا حضرت محمد ﷺ فرماتے ہیں: ’’کسی خالی برتن کو بھرنا اتنا برا نہیں ہے جتنا کہ آدمی کا خالی شکم بھرنا، انسان کے لیے چند لقمہ کافی ہے، جو اس کی توانائی کو برقرار رکھیں، اگر پیٹ بھرنے کا ہی خیال ہو اور اس سے مفر ممکن نہ ہو، ایک تہائی کھانا ایک تہائی پینا اور ایک تہائی حفاظت نفس کے لیے رکھے۔‘‘

(ترمذی حدیث نمبر ۱۳۸۱، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۳۴۹، احمد جلد ۴)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ انار کو اس کے اندرونی چھلکے سمیت کھاؤ، کیونکہ یہ معدہ کی صفائی کرتا ہے۔ (مسند احمد)

رسول اللہ ﷺ سے جب بھی کسی نے سر درد کی تو آپؐ نے اسے پچھنا لگوانے کے لیے کہا اور اگر دوبارہ شکایت کی تو حنا یعنی مہندی لگانے کی بات کی۔

(سنن ابی داؤد حدیث نمبر ۳۸۵۸)

نبی کریم ﷺ کی خادمہ حضرت سلمیٰؓ بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو کوئی زخم یا پتھر کی چوٹ وغیرہ آتی تو مجھے اس جگہ مہندی رکھنے کا حکم فرماتے۔ (ترمذی)

مہندی کے فوائد

مہندی اول درجہ میں سرد اور دوسرے میں خشک ہے۔ درخت اور اس کی ٹہنیوں کی ترکیب میں ایک ایسی قوت محللہ ہوتی ہے جو آبی جوہر سے حاصل ہوتی ہے، اس کی حرارت معتدل ہے۔ دوسری قوت قابضہ ہے، جس میں جوہر ارضی بارد شامل ہے۔

اور اس کے منافع میں قوت محللہ ہے، اور آگ جلے کے لیے نافع ہے، دوسرے قوت اعصاب کو تازگی دیتی ہے، اگر اس کا ضماد کسی عصبہ یا عضو پر کیا جائے اور اگر چبائیں تو منہ کے زخموں (خاص طور پر سلاق دانہ کے لیے جو زبان کی جڑ میں نکلتا ہے اور جس سے زبان کی جڑ میں بھوسی سی ہو جاتی ہے) اور اس کے ثبورات کے لیے نافع ہے۔ آکلۃ (منہ آنا، جلد اور زبان کی سطح کے ثبورات) فم کو دور کرتی ہے، بالخصوص بچوں کے منہ آنے کے لیے نافع ہے، اس کے ضماد سے اورام حارہ، تکلیف والتھابات کو سکون و آرام ملتا ہے۔ اس کے پھول کے ساتھ موم خالص اور روغن گل ملا کر مالش کرنے سے ذات الجنب اور پہلو کا درد جاتا رہتا ہے۔

چیچک کے آغاز میں اگر چیچک زدہ کے تلوے پر ضماد کر دیں، تو اس سے اس کی آنکھ محفوظ رہتی ہے، اس میں چیچک کا اثر نہیں ہونے پاتا۔ یہ بار بار کا مجرب ہے، اس

اس میں تخلف نہیں ہوتا۔مہندی کو اگر کپڑوں کی تہہ میں رکھا جائے تو عرصہ تک خوشبو دار بنا دیتا ہے اور جوں نہیں پڑنے دیتا ،اسے دیمک نہیں کھاتا ۔ برگ حنا کو شیریں پانی میں بھگو دیں کہ پتیاں ڈوب جائیں پھر اسے نچوڑ کر اس کا نقوع چالیس دن تک استعمال کریں ،چوبیس گرام نقوع حنا ،چوبیس گرام شکر اور مریض کو بکری کے بچے کا گوشت کھلائیں تو ابتداء جذام میں جادو کی طرح اثر کرتا ہے کہ آدمی انگشت بدندان رہ جائے۔ چنانچہ روایت ہے کہ ایک شخص کا ناخن شگافتہ ہو گیا تھا اس کے علاج میں اس نے بڑی رقم خرچ کی مگر بے سود کوئی فائدہ نہیں ہوا ،اسے ایک عورت نے یہ نسخہ بتایا کہ دس دن حنا استعمال کرے اس نے نقوع کو پانی میں بھگو کر استعمال کیا اور برابر پیتا رہا جس سے اسے شفا ہوئی اور اس کے ناخن اپنے انداز کے حسین ہو گئے۔

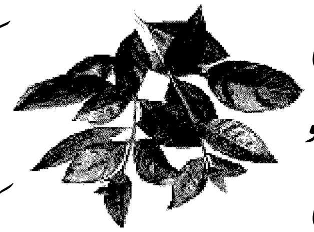

ناخنوں پر اگر اسے لگایا جائے تو اس سے نفع بھی ہوتا ہے اور ان کا حسن بھی بڑھ جاتا ہے۔اور اگر گھی میں ملا کر اور ام حارہ جن سے پیپ نکل رہا ہو لگایا جائے تو زخم اچھا ہو جائے گا اور اگر ورم متقرح پرانا ہو تو اسے اور بھی نفع دیتا ہے ۔حنا کا ستعمال بالا گاتا ہے اور بالوں کو قوی کرتا ہے اور ان کو رونق بخشتا ہے ۔قوت دماغ کو بڑھاتا اور آبلوں کو روکتا ہے۔

پنڈلیوں اور پیر میں ہونے والے ثبورات کو ختم کرتا ہے اسی طرح پورے بدن ثبورات کے لیے نافع ہے۔

(حکیم عزیز الرحمن)

اخروٹ کے فوائد:

اخروٹ قدرت کا عطا کردہ ایک خوبصورت تحفہ ہے۔ ہمارے ہاں روایتی طور پر اخروٹ کو دست اور انتڑیوں کی کمزوری کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔جدید تحقیقات کے مطابق اخروٹ میں شامل اومیگا فیٹی ایسڈ نامی چکنائی دماغی عمل کو بہتر بنا کر ڈیپریشن کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت میں اضافہ کر دیتی ہے۔اخروٹ قبض دور کرتا ہے، یہ معدے میں پہنچ کر فضلہ میں حرکت پیدا کر کے اسے آگے کی طرف دھکیل دیتا ہے۔

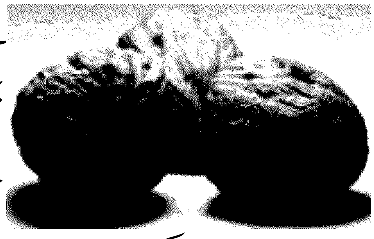

اخروٹ میں شامل ایسڈ غیر ضروری اور گندے کولیسٹرل کی سطح کو کم کرنے میں نہایت معاون ہے ،جس کے بعد صحت مند کولیسٹرول پیدا ہوتا ہے جو قلب کی طاقت کے لیے مفید سمجھا جاتا ہے۔روزانہ صرف ایک اخروٹ کا استعمال جسم کو ہائی بلڈ پریشر کا مقابلہ کرنے کی طاقت بھی فراہم کرتا ہے۔امریکہ کے جرنل آف کارڈیالوجی میں شائع ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق بارسلونا کے ایک اسپتال کے ماہرین امراض قلب نے کہا ہے کہ ہر فرد کو روزانہ ۲۸ گرام اخروٹ کھانے چاہیئں۔ تحقیق

کے مطابق زیتون کے تیل اور اخروٹ دونوں اجزاء سے شریانوں میں چکنائی جمع ہونے کا عمل سست ہو جاتا ہے۔

اخروٹ کا استعمال حاملہ خواتین کے لیے نہایت مفید ہے۔اخروٹ میں شامل زنک، میگنیشیم جیسے قیمتی اجزاء انسانی جسم کے لیے مفید ہیں، حاملہ خواتین کو اخروٹ ضرور کھانے چاہییں۔طبی ماہرین کے مطابق کھانسی اور دمہ کے علاج کے دوران اخروٹ کا استعمال نہایت مفید ہے۔اخروٹ میں شامل اجزاء ہڈیوں کی مظبوطی اور نشو ونما کے لیے نہایت مفید ہیں۔اخروٹ میں میلا ٹوٹین نامی ایسڈ موجود ہوتا ہے، جو جسم کے اندرونی نظام کے بہت سے حصوں کو چلانے کا ذمہ دار ہے۔لہذا جب اخروٹ کے استعمال سے جسم میں میلا ٹوٹین کی مقدار پوری ہوجاتی ہے تو آپ رات بھر پرسکون سو سکتے ہیں۔اخروٹ میں شامل وٹامن ای، بی ون، بی ٹو اور بی تھری ناصرف جلدی خشکی بلکہ جھریوں کے خاتمے کا بھی موجب ہے۔

ایک حالیہ تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ اخروٹ کی مناسب مقدار اپنی خوراک کا حصہ بنانے سے بڑی عمر کے افراد میں چلنے پھرنے کی صلاحیت اور سماجی رویوں کو بہتر بنانے میں مدد مل سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اخروٹ کے مغز کو محفوظ رکھنے کے لیے اسے دو غلافوں میں رکھا ہے۔جب اخروٹ کی پہلی نرم جلد اتار دی جاتی ہے تب اخروٹ کا سخت غلاف نمودار ہوتا ہے جسے توڑ کر اخرٹ کا وہ قیمتی حصہ نکال کر کھایا جاتا ہے جسے قدرت نے نہایت شاندار طریقے سے پرورش کی ہوتی ہے۔

(مرسلہ انا ثمرین صاحبہ۔ نیوجرسی)

گھریلو دیسی ٹوٹکے:

☆ بھنڈی گوشت بناتے وقت اگر اس میں کچے آم کے چھلکے ڈال دیں تو بھنڈی کی لیس ختم ہو جائے گی۔

☆ گوبھی کی بساند دور کرنے کے لیے اسے پکاتے وقت اس میں دو تین چمچ کچا دودھ ڈالدیں۔

☆ اگر کریلوں کو صاف کر کے ان پر نمک لگا دیا جائے اور آدھ گھنٹہ کے بعد مسل مسل کر دھو لیا جائے تو کڑواہٹ ختم ہو جاتی ہے۔

☆ چاول ابالتے وقت اگر ان میں ایک کھانے کا چمچ سرکہ ڈال دیا جائے تو چاول دانے دار اور کھلے کھلے بنیں گے۔

☆ اچار کو خراب ہونے سے بچانے کے لیے تھوڑی سی ہینگ پلاسٹک کی تھیلی میں ڈال کر اچار میں ڈال دیں، اس سے اچار خراب نہیں ہوگا۔

☆ چپاتیوں کو ڈبہ میں بند کرتے وقت اس میں تھوڑی سی ادرک رکھ دیں۔چپاتی نرم اور تازہ رہے گی۔

☆ کپڑوں پر اگر چائے گر جائے تو اس پر فوراً ٹالکم پاؤڈر چھڑک دیں، چائے کا داغ کپڑوں پر نہیں جمے گا

☆ اگر سیب اور آلو کاٹ کر رکھیں تو ان کا رنگ تبدیل ہو

جاتا ہے،اس سے بچنے کے لیے سیب یا آلو کاٹ کر ٹھنڈے پانی میں ڈال دیں اور اس میں دو تین قطرے لیموں کا رس نچوڑ دیں ،رنگ تبدیل نہیں ہوگا

☆اگر لہسن چھیلنے کے بعد ہاتھوں سے لہسن کی شدید بو آئے تو ہاتھوں پر نمک مل کر دھو لیں ، بو دور ہو جائے گی۔

پتھری کا دیسی علاج:

☆سہاگہ تیکیہ ایک تولہ لیں اور اسے باریک پیس لیں ۔اب اس میں روغن گاؤ زبان پانچ تولہ ملا کر پکائیں ۔سہاگہ پھول جائے تو نکال کر پیس لیں اور بارہ تولہ شہد ملا لیں ۔اب اس میں سے ہر روز تین ماشہ کھائیں ،پتھری آہستہ آہستہ ختم ہو جائے گی۔

☆پتھری کو ختم کرنے کے لیے ایک اور اہم چیز پتھر چٹ کا پودا ہے ۔اس کے پتوں میں قدرت نے یہ صلاحیت رکھی ہے کہ یہ بہت جلد پتھری کو ختم کر دیتے ہیں اس لیے اگر کبھی پتھری کی شکایت ہو جائے تو پتھر چٹ کے کچھ پتے توڑ لیں اور انہیں کھاتے رہیں ،پتھری ختم کرنے کے لیے یہ اکسیر ہے۔

☆ہومیو طریقہ علاج میں کالی فاس،میگنیشیا فاس، سلیشیا اور کلکیریا فلور ۶ ایکس طاقت میں تین چار بار اور ساتھ بربرس مدر ٹنکچر دس قطرے ایک گھونٹ پانی میں ملا کر کھانے کے دوران دو تین بار لینا پتھری کا مفید علاج ہے۔

ہومیوپیتھی اور قارئین:

گزشتہ شمارہ میں پیش کیے گئے ہومیو پیتھی کرشماتی طریقہ علاج سے متعلق واقعات قارئین پیشوا نے بے حد پسند کیے ۔حسبِ سابق بغیر نام بتائے درجہ ذیل سطور میں چند مزید واقعات معزز قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔

☆ ایک مریض نے بتایا کہ میری کمر میں شدید درد تھا پیشوا کلینک کی جانب سے صبح آرنیکا ۲۰۰ دوپہر کو کالی کارب ۲۰۰ اور رات کو سوتے وقت رسٹاکس ۲۰۰ چند دن استعمال کرنے کا مشورہ دیا گیا۔حسبِ مشورہ یہ نسخہ استعمال کرنے پر کمر درد جاتا رہا۔

☆ایک مریض نے پیشوا کلینک فون کر کے بتایا کہ اس کی آنکھوں سے پانی بہتا رہتا ہے ۔اس مریض کے لیے یوفریزیا ۳۰ روزانہ تین بار تجویز کی گئی ۔ایک ہفتے کے بعد مریض نے بتایا کہ اس کی آنکھوں سے پانی آنا بند ہوگیا ہے۔

☆ایک خاتون کو جو چہرے پر نکلنے والے کیل اور دانوں کی وجہ سے بے حد پریشان تھی ،کالی برومیم ۳۰ اور سلیشیا ۳۰ ملا کر دن میں تین بار استعمال کرنے کے لیے کہا گیا ۔چند دن بعد ہی مریضہ نے بتایا کہ مرض کی شدت ختم ہوگئی ہے۔

☆ایک مریض جس کے مقعد میں شدید جلن اور بے چینی تھی ۔وہ سرخ مرچ برداشت نہ کر سکتے تھے ،مصالحے دار کھانا کھانے کے بعد قبض اور دوسری تکلیفیں شروع ہو جاتی تھیں ۔ان صاحب کو کیپسیکم ۲۰۰ روزانہ

تین بار تین دن تک رات کو اور بعد میں ہفتے میں دو بار لینے کے لیے کہا گیا۔دو ہفتے بعد مریض کی طرف سے یہ خوشکن اطلاع موصول ہوئی کہ نا صرف ان کے جملہ عوارض ختم ہو گئے بلکہ پاخانہ کے اوقات بھی ٹھیک ہو گئے اور پاخانہ کرنے کے لیے دیر تک بیٹھنے کی کوفت بھی دور ہوگئی۔

پیشوا ہو میو کلینک

ادارہ پیشوا کی زیر نگرانی کام کرنے والا پیشوا ہومیو کلینک اپنے قارئین کی صحت کے متعلق مسائل کے حل کے لئے مقررہ اوقات میں مفت مشورہ کی سہولت پیش کر رہا ہے۔آج ہی فون کر کے مفت مشورہ حاصل کریں,یا خط لکھیں،براہ راست جواب کے لئے جوابی لفافہ بھیجئے۔اگر قارئین پیشوا ملاقات کے متمنی ہوں تو وقت طے کرنا ضروری ہے۔

(تمام ہومیوادویات تمام دُنیا میں بھیجنے کا انتظام موجود ہے)

اوقات کلینک

پیر تا جمعرات 13.00 PM تا 17.30 PM

بروز جمعہ 15.30 PM تا 17.30 PM

2. London road , Morden Surrey

SM4 5BQ

Telephone Number

Tel.020.36747909

peshwaltd@gmail.com

☆ان دنوں فوڈ پائزنگ کی شکایت عام ہے۔ بازاری غیر صحت مند کھانے کی عادت اس بیماری کو جنم دیتی ہے۔پیشوا کلینک کو ایک درجن سے زائد فوڈ پائزنگ کے شکار مریضوں کے فون آئے۔سبھی کو سلفر ۲۰۰ اور پائروجینم ۲۰۰ پندرہ پندرہ منٹ بعد دو خوراکیں لینے کے لیے کہا گیا اور بعد میں تین دن تک صبح اورشام کو استعمال کرنے کے لیے کہا گیا۔محض اللہ کا فضل ہے جس نے تمام مریضوں کوصحت عطا فرمائی۔

☆ایک مریض نے بتایا کہ اس کی مونچھوں اور داڑھی کے بال جگہ جگہ سے گول دائروں کی شکل میں ختم ہو گئے ہیں اور میری شادی قریب ہے۔پیشوا کلینک کی جانب سے اس مرض جسے ایلوپیشیا کہتے ہیں کے علاج کے لیے بیسیلینم ،نیٹرم میور، ٹیوکرم اور پکرک ایسڈ ملا کر ۳۰ طاقت میں روزانہ تین بار لینے کے لیے کہا گیا۔اور متاثرہ جگہ پر ویزلین لگانے کے لیے کہا گیا۔تین ہفتے بعد مریض نے خوشی سے بتایا کہ مرض جاتا رہا ہے۔ یہ بھی بتایا کہ اگلے ہفتے میری شادی ہے۔

پیشوا میں ہومیو پیتھک نسخہ جات شائع کرنے کا مقصد خدمت خلق اور قارئین کو علاج بالمثل کے فوائد سے آگاہ کرنا ہے۔کسی بھی ہومیو پیتھک نسخہ کو استعمال کرنے سے پہلے کسی مستند ہومیوفزیشن سے مشورہ کرنا ضروری ہے۔بغیر مشورہ کے نسخہ استعمال کرنا نقصان کا باعث بھی ہوسکتا ہے جس کا ادارہ پیشوا ذمہ دار نہیں ہوگا۔

اگر قارئین پیشوا ہومیوپیتھی سے متعلق اپنے تجربات بیان کرنا چاہیں تو رسالہ کے صفحات ایسے خواتین و حضرات کے لیے حاضر ہیں۔

میڈیکل نیوز

☆ایک نئی تحقیق کے مطابق ۲۰۳۵ء تک پرائمری سے فارغ التحصیل بچوں میں صحیح طور پر پڑھنے کی صلاحیت نہایت کم ہو جائے گی۔بچوں کے پڑھنے کا عمل نہایت سست روی کا شکار ہے،غریب بچوں کے تعلیمی میدان میں پیچھے رہ جانے کے خطرات زیادہ ہیں ۔محققین نے کہا ہے کہ اگر بچے دن میں دس منٹ کے لیے بھی پڑھنے پر توجہ دے دیں تو صورتحال میں بہتری آ سکتی ہے۔

☆ایک سٹڈی کے مطابق معذور بچوں کے سکول جانے کی صورت میں ان کا رویہ بدتر ہو جاتا ہے۔۳ سے سات برس کے بچے ہائپر ایکٹیوٹی میں اضافہ جیسے مسائل کا سامنا کر سکتے ہیں۔

☆ہر سال ایک ہزار کینسر کے مریضوں کی جان بچانے والے پروٹون بیم علاج سے انکار کر دیے جانے کی وجہ سے روزانہ ۳ افراد مر جاتے ہیں۔

☆سائنسدانوں کے مطابق جو لوگ چھ گھنٹے سے کم یا نو گھنٹے سے زیادہ نیند سوتے ہیں ان کا دن بے کیف گزرتا ہے۔سائنسدانوں ک تجزیے کے مطابق خواتین کے لیے نیند کا دورانیہ سات گھنٹے ۳۸ منٹ ،جبکہ مردوں کے لیے سات گھنٹے چھیالیس منٹ ہونا چاہیے۔

☆ایک نئی تحقیق میں انکشاف ہوا ہے کہ ہر ہفتے الکحل کے صرف ۵ یونٹس پینے سے مردوں کے سپرم کی کوالٹی میں کمی ہو سکتی ہے۔اس تحقیق کے محققین کا کہنا ہے کہ زرخیز عمر کے مردوں کو شراب کی عادت ترک کر دینی چاہیے۔

نیشنل انسٹی ٹیوٹ فار ہیلتھ کلینیکل ایکسیلینس کے ایک منصوبے کے مطابق شرابیوں کے لیے ایک نئی دوا متعارف کرائی جا رہی ہے جو شراب کی مقدار کو کنٹرول کر کے شرابیوں کو کم مقدار میں شراب پینے کی طرف مائل کرنے کا سبب بن سکتی ہے ۔ایک گولی کی قیمت تین پونڈ ہو گی۔

☆برطانوی ماہرین کی ایک نئی تحقیق کے مطابق ہائی بلڈ پریشر اور شوگر کے مریضوں کو عمر بھر اپنے گردوں کی حفاظت کرنا نہایت ضروری ہے۔جن افراد کو ایک بار گردے کا مرض لاحق ہو جائے ان کا مکمل علاج نہیں ہوسکتا۔ماہرین کا کہنا ہے زیادہ تر مریضوں کو مرض کا دیر میں پتہ چلتا ہے۔گردوں کے مرض میں مبتلا ہونے والے افراد کو اپنی خوراک کا خصوصی خیال رکھنا چاہیے۔ شوگر اور بلڈ پریشر کے مریضوں کو آسانی سے گردے کی پتھری ہو جایا کرتی ہے۔

☆ناک میں ایسے سیل پائے جاتے جو حرام مغز کے ناکارہ سیلز کی اصلاح کر کے فالج زدہ انسان کو چلنے کے قابل بنا سکتے ہیں۔

EBOLA FEVER

ہومیو ادویات برائے ایبولا وائرس

1. CROTALUS HORRIDUS = 200
2. PYROGENIUM = 200

(نمبر 1 اور نمبر 2 باری باری ایک ہفتہ روزانہ ایک ایک خوراک پھر اس کے بعد ہفتے میں دو بار)

3. RHUSTOX + BRYONIA + EUPATORIUM + CHINA + IPECAC = 30

روزانہ تین بار

حفظِ ماتقدم (Prevention) کے لیے

CROTALUS HORRIDUS 30

دن میں ایک بار

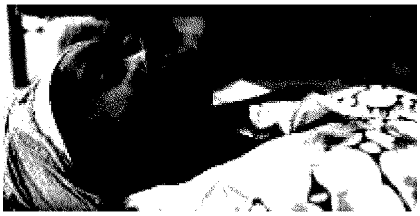

ایبولا وائرس کانگو میں بہنے والے ایک دریا ایبولا کے قریب ۱۹۷۶ء میں دریافت ہوا تھا۔ بندروں کی مختلف قسموں اور دوسرے جانوروں میں اس وائرس کی نمو ہوتی ہے۔ انسان ان جانوروں سے وائرس حاصل کرتا ہے اور پھر وائرس زدہ انسان دوسرے انسانوں کو ہلاکت میں ڈالتے چلے جاتے ہیں۔ مارچ ۲۰۱۴ء میں اس وائرس نے مغربی افریقہ میں تباہی پھیلا دی ہے۔ مغربی افریقن ممالک میں آٹھ ہزار سے زائد متاثرین میں سے چار ہزار افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ اب تک اس مرض کا کوئی علاج دریافت نہیں ہو سکا ہے۔ اس مرض کی علامات میں شدید بخار ہونا، خون کے سفید سیل کم ہو جانا، قے آنا، دست آنا، شدید سر درد، سورائسس ہونا، پیٹ، جوڑوں اور پٹھوں میں شدید درد ہونا اور اندرونی طور پر خون بہنا شامل ہیں۔ شدت مرض میں بعض مریضوں کی آنکھوں، ناک، کان، مقعد سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ علامات واضح میں آٹھ دن اور بیماری جوان ہونے میں ۲۱ دن لگتے ہیں۔ متاثرہ جانوروں سے اور متاثرہ انسانوں کے اخراجات سے دور رہ کر اس بیماری سے بچا جا سکتا ہے۔ صفائی خاص طور پر ہاتھوں کی نہایت ضروری ہے۔

(نوٹ: ہومیو ادویات کے استعمال سے پہلے کسی مستند ہومیو پیتھ یا اپنے جی پی سے مشورہ کرنا ضروری ہے)

حکمت کی باتیں

بر کریماں کارہا دشوار نیست

معزز (بہادر) لوگوں کے لیے کوئی کام مشکل نہیں ہوتا۔ (مولانا رومؒ)

در باغ لالہ رویدو در شورہ بُوم خس

باغ میں پھول اگتے ہیں اور بنجر شور والی زمین میں گھاس پھوس۔ (سعدیؒ)

خُبث نفس نہ گردد بسا لہا معلوم

نفس کی کمینگی سالہا سال تک معلوم نہیں ہوتی ۔ (سعدیؒ)

ہم خدا خواہی و ہم دینائے دوں

ایں خیال است و محال است و جنوں

تُو خدا بھی چاہے اور ذلیل دنیا بھی ۔ یہ خیال ناممکن اور پاگل پن ہے۔ (ضرب المثل)

کہ پیش از پدر مردہ بہ نا خلف

باپ سے پہلے ناخلف بیٹے کا مرجانا بہتر ہے۔ (سعدیؒ)

از خیرِ محض شرّ ے نیاید ہرگز

خوش باش کہ انجام نکو خواہد بود

وہ ذات جوسراسر بھلائی ہی بھلائی ہے ۔ بدسلوکی ہرگز ممکن نہیں تسلّی رکھیں نجام بخیر ہوگا۔ (عمرخیامؒ)

اگر دستِ سلیمانی نہ باشد

چہ خاصیت و ہد نقشِ سلیماں

اگر سلیماں کا ہاتھ نہ ہوتو سلیمانی انگھوٹھی کی حیثیت ہی کیا رہ جاتی ہے ۔ (حافظؒ)

بہ بیں تفاوتِ راہ کجاست تا بکُجا

ٹیڑھے راستے کو دیکھ کہ وہ کہاں سے کہاں لے جاتا ہے ۔ (حافظؒ)

سخن چینِ بد بخت ہیزم کش است

بدبخت چغل خور صرف ایندھن ہی ڈھونڈتا ہے۔ (سعدیؒ)

مرد آخر بیں مبارک بندہ است

انجام پر نظر رکھنے والا انسان خوش قسمت ہوتا ہے ۔ (مولانا رومؒ)

کبھی نادان بچے کا تیر بھی نشانے پر لگ جاتا ہے۔ (سعدیؒ)

چہرے کی تازگی، سخاوت اور ایذاء نہ دینا حسن خلق ہے۔ (حسن بصریؒ)

سید القوم خادمھم

قوم کا سردار اس کا خادم ہوتا ہے

اداریہ

بلغاریہ (رانا محمد حسن خاں)

(ضیاء اور کیمونزم کے مجوزہ قانون مجریہ ۱۹۸۴ء میں مماثلت)

بلغاریہ کی سب سے بڑی اقلیت مسلمان ہیں۔۲۰۱۱ء کی مردم شماری کے مطابق بلغاریہ میں مسلمان کہلانے والوں کی کل تعداد پانچ لاکھ ستتر ہزار ایک سو انتالیس ہے جو کل آبادی کا سات اعشاریہ آٹھ فیصد بنتا ہے۔مسلمان آبادی ترک، بلغارین اور جپسیز افراد پر مشتمل ہے۔زیادہ تعداد سنّی کہلانے والے مسلمانوں کی ہے۔شیعہ حضرات کی تعداد محض اکیس ہزار چھ سو دس ہے۔ان کے علاوہ احمدیہ مسلمان کمیونٹی بھی بلغاریہ میں ترقی کی منزلیں طے کر رہی ہے۔

نویں صدی کے وسط میں بلغاریہ میں اسلام کا نفوذ ہوا تھا۔تاہم گیارہویں اور بارہویں صدی میں ترکوں کے بلغاریہ میں داخل ہونے پر مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہوا۔تیرہویں صدی میں سلجوقی ترک بھی بلغاریہ میں داخل ہو گئے ۔۱۳۸۵ء میں صوفیہ پر قبضے کے بعد بلغاریہ دولت عثمانیہ کا حصہ بن گیا ۔ چودھویں صدی کے آخر پر بلقان ریاستوں پر سلطنت عثمانیہ کا پرچم لہرانے لگا تھا۔ بلغاریہ کی آزادی تک بلغاریہ میں اسلام کا پھیلاؤ جاری رہا۔کہا جاتا ہے کہ عثمانی دور میں دو ہزار تین سو چھپن مساجد اور ایک سو بیالیس مدرسے تھے۔جب انیس ویں صدی میں ترک اور روس کی جنگ میں بلقان ریاستیں روس نے آزاد کروالیں تو بہت بڑی تعداد میں مساجد کو شہید کر دیا گیا اور مدرسوں کو بند کر کے دوسرے امور کے لیے استعمال کیا جانے لگا۔روسی کیمونسٹ حکومت نے جب مذہبی آزادیاں چھین لیں تو ان مذہبی پابندیوں نے مسلمانوں کا جینا حرام کر دیا یہی وجہ ہے کہ تین لاکھ سے زائد ترک افراد بلغاریہ سے ہجرت کر گئے ۔۱۹۸۴ء میں مسلمانوں کو مجبور کیا گیا کہ وہ بلغارین نام رکھیں اور تمام اسلامی رسوم کو خیر آباد کہہ دیں۔اس قدر سختی کی گئی کہ اگر کسی خط پر مسلم نام لکھا جاتا تو کبھی بھی منزل مقصود تک نہ پہنچ پاتا۔وہ سڑکیں اور بازار جن کے نام اسلامی تھے ان کے نام بدل دیے گئے۔ترک لڑکیوں کو بلغاری لڑکوں سے تعلقات قائم کرنے کے مواقع اس طرح دیے جاتے کہ ان لڑکیوں کو بلغاری لڑکوں کے ساتھ کام دیا جاتا یا اسکولوں میں مخلوط تعلیم دی جاتی۔حد یہ ہے کہ ترکوں کی ہجرت پر بھی پابندی عائد کر دی گئی۔قرآن پڑھنے اور سکھانے پر بھی مکمل پابندی عائد کر دی گئی ۔۱۹۸۹ء میں کیمونزم کے خاتمے کے ساتھ ہی مسلمانوں نے بھی آزادی کا سانس لیا۔حقیقت ہے کہ جابرانہ اقدام سے اقلیتوں کا خاتمہ ممکن نہیں ہے۔

۱۹۸۴ء ہی وہ دور ہے جب ضیاء الحق پاکستان میں احمدیہ مسلمان کہلانے والی کمیونٹی کو بے جا پابندیوں کے ذریعے مظالم کا نشانہ بنا رہا تھا۔ ڈکٹیٹر ضیاء الحق جس کے بارے میں حسن نثار نے کہا تھا کہ ٹریک ریکارڈ تو جتنا شرمناک ضیاء الحق کا ہے اتنا کسی اور جرنیل کا نہیں ،اس جرنیل کا فرمان تھا کہ احمدی مسلمان کلمہ طیبہ لکھ پڑھ نہیں سکتے،قرآن نہ پڑھ سکتے ہیں نہ لکھ سکتے ہیں اور نہ سکھا سکتے ہیں،مسلمانوں کے قبرستان میں احمدی مردے دفن نہیں ہو سکتے،اذان نہیں دے سکتے،انشاء اللہ،ماشاء اللہ نہیں کہہ سکتے،تبلیغ نہیں کر سکتے ،قربانی نہیں دے سکتے،مسجد کو مسجد نہیں کہہ سکتے ، اسلامی نام نہیں رکھ سکتے،اسلام علیکم نہیں کہہ سکتے وغیرہ وغیرہ۔اسلامی شعائر کو احمدیوں

کے لیے شجر ممنوعہ قرار دے کر ضیاء الحق نے سمجھا کہ انہوں نے نیک مسلمان ہونے کا حق ادا کر دیا ہے حقیقت یہ ہے کہ ایک احمدی بھی ایسا نہیں ملے گا جس نے نماز پڑھنا، سلام کرنا، قرآن پڑھنا، قربانی دینا اور دوسرے اسلامی شعائر سے خود کو الگ کر لیا ہو۔ اس کے برعکس ضیاء الحق کو سوائے ذلت اور نامرادی کی موت کے کچھ ہاتھ نہ آیا۔ جس طرح کیمونیزم بلغاریہ سے اسلام کو ختم کرتا کرتا خود ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اسی طرح ضیاء الحق احمدیوں کے سینے سے کلمہ طیبہ نوچتے نوچتے خود ریزہ ریزہ ہو گیا۔

موجودہ دور میں ۲۰۱۱ء میں کیے گئے ایک سروے کے مطابق بلغاریہ میں مسلمانوں کی حالت زار کچھ اس طرح ہے کہ اڑتالیس اعشاریہ چھ فیصد افراد خود کو مذہبی اور اٹھائیس اعشاریہ پانچ فیصد ان میں زیادہ مذہبی سمجھتے ہیں، اکتالیس فیصد کبھی بھی مسجد نہیں گئے، ۵۹ فیصد گھر پر بھی نماز نہیں پڑھتے، تقریباً ۹۷ فیصد تعلیمی اداروں میں لڑکیوں کے پردہ کرنے کے خلاف ہیں، ۸۸ فیصد لڑکوں کا ختنہ کرتے ہیں اور ۹۶ فیصد اسلامی طریق پر مردے کو دفن کرتے ہیں۔ آدھی مسلمان کہلانے والی آبادی بغیر شادی کے جنسی تعلقات کو قبول کرنے والی ہے، اڑتیس اعشاریہ آٹھ فیصد خنزیر کا گوشت کھاتی ہے اور تینتالیس اعشاریہ تین فیصد شراب نوشی کرتی ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ ۲۰۱۱ء میں کیے گئے سروے کے مطابق تقریباً ۱۵ ہزار ترکوں نے خود کو لا مذہب قرار دیا ہے۔ بلغاریہ کی کل آبادی میں ۳۲ فیصد لا مذہب ہیں۔

۱۹۸۴ء کے اینٹی احمدیہ قوانین بننے کے بعد پاکستان کی صورحال کچھ اس طرح ہے۔ پاکستان میں بسنے والے سبھی مولوی ایک دوسرے کو نہ صرف کافر بلکہ واجب القتل سمجھتے ہیں، اغواء برائے تاوان، بچوں سے زیادتی، زنا، لوٹ گھسوٹ، چہروں پر تیزاب پھینکنا، مسجدوں، گرجا گھروں اور دوسری عبادت گاہوں کو بموں سے اڑانا اور جلانا، جنازوں پر اور زائرین کی بسوں کو تباہ کرنا، ملاوٹ اور ذخیرہ اندوزی کرنا، جعلی ادویات بنانا اور ہر طرح کی سماجی و معاشرتی برائیاں پاکستانیوں کی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بن چکا ہے۔ جب سے مولویوں نے مدرسوں میں اسلامی تعلیم کے نام پر بچوں کے معصوم ذہنوں میں زہر بھرنے کا سلسلہ شروع کیا ہے تب سے پاکستانیوں کو اپنے خون سے اس کی قیمت چکانی پڑ رہی ہے۔ جناب ارشاد عرشی ملک صاحب کی ایک طویل نظم سے چند اشعار پیش خدمت ہیں ؎

اب مسلمان اور یہودی، ایک ہیں پہچان میں — بڑھ گئے اک دوسرے سے کفر کے میدان میں
یوں مشابہ ہیں کہ گویا پاؤں کی دو جوتیاں — تھا یہی لکھا رسول اللہ ﷺ کے فرمان میں
سَر کو چڑھ جاتا ہے جب کافر بنانے کا نشہ — اُن دِنوں پھر مولوی رہتا نہیں اوسان میں
پھن کو پھلا کر کھڑا ہوتا ہے دین کی راہ میں — ڈالتا ہے وسوسے پھر ہر دِلِ نادان میں
اور سودا کوئی بھی رکھتا نہیں یہ شر پسند — کفر کے فتوے بہت شیطان کی دُکان میں
جال میں اپنے ہی پھنس جاتا ہے آخر بے شعور — بس یہی اک فرق ہے دانا میں اور نادان میں

نمائندگان ادارہ پیشوا

رانا مبشر محمود جرمنی (ہیمبرگ) (004917631382750) راشد محمود ڈنمارک (کوپن ہیگن) (004546190055) محمد افضل امریکہ (نیویارک) (0017183765455)

لقمان احسن امریکہ (نیوجرسی) (0019738827595) محمد عادل رشید (پاکستان) (0049403191628) فیضان چیمہ برطانیہ (لندن) (07428558809)

محمد اکرم برطانیہ (برمنگھم) (00441283530905) عبدالمغنی برطانیہ (مورڈن سرے) (07506949263)

peshwaltd@gmail.com www.peshwa.london

علامہ مولنا محمد طاہر اشرفی (چیئر مین علمائے کونسل پاکستان)

(نشے کی حالت میں)

محی الدین عباسی لندن MBA

m.abbasi.uk@gmail.com

یہ کوئی نئی بات نہیں ہمارے ملک اسلامی جمہوریہ پاکستان میں تو آئے دن کئی قسم کے جرائم رونما ہوتے رہتے ہیں چاہے اخلاقی ہوں یا غیراخلاقی ،حلال ہوں یا حرام گویا یہ سب کچھ ہمارے یہاں جائز سمجھا جاتا ہے۔اگر کوئی چھوٹا یا کمزور انسان جرم کرے تو اس کو پولیس بھی اور حکومت بھی الیکٹرونک میڈیا، پرنٹ میڈیا یہ سب ان کی تشہیر کرتے ہیں اور اگر بڑا کوئی جرم کرے تو اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔قرآن کریم کی تعلیم نے ہمیں یہی بتایا ہے کہ آج سے پہلی قومیں اسی وجہ سے تباہ کردی گئی تھیں۔آج میں آپ کو انہیں میں سے ایک واقعہ بیان کرنے جارہا ہوں۔یہ صاحب مولوی ہی نہیں بلکہ چیئر مین علماء کونسل کے سربراہ ہیں۔۔جن کا نام علامہ محمد طاہر اشرفی ہے۔ان کو لمبے چوڑے معزز القاب سے بھی نوازا جاتا ہے۔مثلاً یہ اعلیٰ حضرت، خادم دین اور ختم نبوت تحریک کے رہنما کہلاتے ہیں۔اور ہمارے میڈیا والے بھی جن میں مبشر لقمان صاحب اپنے اے آر وائی چینل میں اس مولوی کو بڑے شوق سے دعوت دیتے ہیں اور یہ جانتے ہوئے بھی کبھی اس بات پر روشنی نہیں ڈالی کہ ان کا ظاہر و باطن اور کیا کردار ہے چونکہ انھیں اچھی طرح علم ہے کہ یہ پاکستان کی تیسری عوامی قوت ہیں۔پاکستان کا ہر طبقہ چاہے وہ جج ہوں چاہے پولیس کا ادنیٰ یا اعلیٰ افسر ہو یا حکومتی نمائندے سب ان کے سامنے بھیگی بلی بن جاتے ہیں اور گھٹنے ٹیک دیتے ہیں۔ہمیں داد دینی چاہئے اس ٹی وی چینل کو یہ خبر وقت نیوز چینل کی بریکینگ نیوز ہے جو 8اکتوبر2012 کو نشر ہوئی جبکہ دیگر چینلز نے حکومت کا ہی ساتھ دیا جو اس کی رپورٹ اور واقعہ کو بھول گئے۔

مجبوراً دباؤ کے تحت منظر عام پر آنے نہ دیا۔ اس بریکنگ نیوز کی خبر یہ تھی کہ علامہ مولنا محمد طاہر اشرفی سربراہ علماء کانفرنس ایک غیر ملکی سفارتخانہ یعنی US ایمبیسی کی تقریب سے بے انتہا شراب پی کر مدہوش گرتے پڑتے ان کے ڈرائیور اور محافظوں نے ان کو سہارا دیکر گاڑی کی پچھلی سیٹ پر ڈالا اور اسلام آباد سے روانہ ہوئے۔قے اور الٹیاں کرنے کی وجہ سے ان کے کپڑے بھی خراب ہو گئے تھے۔جہلم کے قریب جی ٹی روڈ پر انہیں جب روکا گیا تو وہ ہوش میں نہیں تھے۔ڈرائیور سے شناخت پوچھی تو ڈرائیور نے کہا ان کا دماغی توازن ٹھیک نہیں ہے۔علاوہ ازیں حکومتی ذرائع کا کہنا ہے کہ انہوں نے خود اپنے اغواء ہونے اور بازیاب ہونے کی خبر دی۔

> رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ”اللہ تعالیٰ شرابی کی عبادت چالیس دن تک قبول نہیں کرتا اور اگر وہ اس دوران مرجائے تو کافر مرتا ہے۔“ رسول خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ”ملعون ہے وہ شخص جو کسی ایسے دسترخوان پر بیٹھے جہاں شراب پی جاتی ہے۔“ (ارشادات رسولؐ)

قانون نافذ کرنے والے ادارے اور حکومت نے رپورٹ یہ پیش کی کہ مولنا طاہر اشرفی کو اغواء نہیں کیا گیا تھا بلکہ یہ انتہائی نشہ کی حالت میں ایک غیر ملکی سفارتخانے سے برآمد ہوئے ان کی حالت نہایت خراب اور کپڑے قے سے خراب تھے اور با قاعدہ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے ان کی وڈیو فلم بھی بنائی ہے۔ان کا کہنا ہے کہ اگر کسی وقت بھی ضرورت پڑی تو اس کو منظر عام پر لایا جا

سکتا ہے۔ فی الحال انہوں نے اس کو اپنے پاس محفوظ کرلیا ہے اور اس کی تفصیل انٹرنیٹ پر دیکھی جاسکتی ہے۔ کیوں مولٰنا صاحب کام تو تم نے کیا رات کی تاریکی میں اور بھانڈا پھوٹا بیچ چوراہے میں ۔اور یہ مثل تو تم پر صادق آتی ہے ''دمڑی کی ہانڈی گئی کتے کی ذات پہچانی گئی'' علاوہ ازیں حکومت نے ایک رپورٹ بھی تیار کی ہے بمعہ وڈیو ریکارڈنگ تمام ثبوت کیساتھ۔ ان کی رپورٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ ان کو اغواء نہیں کیا گیا تھا بلکہ انہوں نے یہ خود ڈھونگ رچایا تھا۔ اس خبر کو حکومتی ذرائع نے منظر عام پر کیوں نہیں آنے دیا۔ نواز شریف صاحب کی حکومت نے اس کا پرچار نہیں ہونے دیا بلکہ اس مولوی سے سودابازی کرتے ہوئے شہباز شریف وزیر اعلیٰ پنجاب نے موجودہ الیکشن 2013ء میں ان کو ووٹ کے لئے استعمال کیا ویسے بھی ہماری موجودہ حکومت نے ان جیسے اور جہادی اور کالعدم تنظیموں سے اور طالبان سے مضبوط تعلقات ہیں۔ انہیں وجوہات کی بناء پر انہوں نے موجودہ الیکشن میں دھاندلی کروائی اور عوام کے حقوق پر ڈاکہ ڈلوایا۔ یہ بات تو بڑی عام ہوکر منظر عام پر آئی ہے اور الیکشن کے دوران ان تنظیموں کے لیڈرز اور مفرور قیدیوں کیساتھ عوامی سٹیج پر اس حکومت کے مرکزی نمائندوں کے ہمراہ کھڑے دیکھا گیا ہے۔ اسلام کا حکم ہے کہ جہاں بھی ایسی برائیاں دیکھی جائیں تو اس کا فوری طور پر قلع قمع کیا جائے تاکہ اسلام کا حسین چہرہ بدنام نہ ہو۔ تعجب ہے کہ طالبان کو بھی اس مولوی کی حرکت کا علم نہ ہؤا ورنہ suicider بھیج کر اس کا کام تمام کردیتے ویسے بھی معاشرے کی برائیوں کا بیڑہ انہوں نے اٹھا رکھا ہے یا تو یہ اس کو اپنا پیٹی بھائی یا پھر نواز شریف کا ہمجولی سمجھ کر دم سادھ لی ہے۔ علامہ مولٰنا محمد طاہر اشرفی کا ظاہر اور باطن یہ ہے کہ بظاہر اس کا کچھ بھی اپنا نہیں ۔ اس کا تو یہ حال ہے کہ ایک طرف سے تو یہ مولٰنا ڈیزل اور دوسری طرف سے یہ سی این جی گیس سیلنڈر نظر آتا ہے۔ اس کی جسامت اور صحت کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ جب یہ چلتا ہے تو زمین کانپتی ہے اور عوام آنسو بہاتے ہیں اکثر تو یہ دعا مانگتے ہیں کہ اے میرے مولیٰ ہمیں کب اس نحوست بھیڑیا ہاتھی نما سے نجات ملے گی۔ ایسے کردار والے لوگ جو شراب و حرام سب کچھ کھا پی لیتے ہیں کب اس زمین سے اٹھائے جائیں گے جن سے ہمارا پیارا مذہب اسلام پاک ہوگا اور اس کا باطن یہ ہے کہ اپنے آپ کو یہ خادم دین، ختم نبوت اور ناموس رسالت کے نام پر اپنی جان لٹانے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے ۔ ایسی ناکارہ جان جس میں شراب حرام مکس ہو اسلام سے اس کو کیا فائدہ جس کے ظاہر اور باطن کو دیکھ کر یہود و نصاریٰ بھی شرمائے۔ جنہوں نے اسلام کو اپنے کردار اور گفتار سے بدنام کردیا ہے ویسے بھی ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ نے ان جیسے مولویوں کے متعلق ہی پیشگوئی فرمائی تھی کہ یہ آسمان کے نیچے سب سے زیادہ اشرار الناس علمائے سوء ہونگے اور ان شریروں ہی سے یہ شروع ہوگا پھر قیامت میں وبال اس کا کم بختوں پر ہی عائد ہوگا [بحوالہ تائید اسلام اچھرہ لاہور صفحہ بارہ ۲۸ ستمبر ۱۹۲۸]۔ اس مولٰنا کا بھائی معاویہ اشرفی بھی اسی قماش کا انسان ہے ۔ اس نے لاہور میں ایک اقلیتی فرقہ احمدیہ جماعت کے لوگوں کا جینا دوبھر کیا ہؤا ہے۔ پولیس اور عدلیہ سے مل کر اور شر پسند غنڈوں کے ذریعہ جھوٹے مقدمات قائم کرواتا ہے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اس اقلیتی فرقہ پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان اخبارات میں اکثر پڑھتے رہتے ہیں اور ان واقعات کے پیچھے اس جیسے جنونی مولویوں کی تنظیموں کے کارندوں کا ٹولہ دندناتے لاہور اور دیگر شہروں میں نظر آتے ہیں۔ پاکستان اور اسلام کا نام بدنام کردیتے ہیں۔ مولٰنا الطاف حسین حالی نے کیا خوب کہا ہے

رہا دین باقی نہ اسلام باقی فقط رہ گیا ہے اسلام کا نام باقی

اب سنئے ان کے پیر و مرشد سید عطاء اللہ شاہ بخاری فرماتے ہیں کہ ہمارا اسلام ہم نے اسلام کے نام جو کچھ اختیار کر رکھا ہے وہ تو

صریحی کفر ہے۔ ہمارے دل دین کی سمجھ سے دور، ہماری آنکھیں بصیرت سے نا آشنا، کان سچی بات سننے سے گریزاں۔

[روزنامہ آزاد ۹ دسمبر ۱۹۴۹]

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ایسے علمائے سوء سے جلد از جلد اسلامی معاشرے کو پاک کر دے اور ہم نبی کریم ﷺ کے حقیقی عاشق و صادق بنیں۔ ایک پیشگوئی ہے اس امت کے بارے میں؛ فسد الدین ولا یصلح انا لمہدی، یعنی امت پر ایک ایسا دور آئے گا کہ دین میں بگاڑ آجائے گا جسے مہدی کے سوا کوئی اور دور نہ کر سکے گا [ینابیع المودۃ جز ۲ صفحہ ۸۳] اسی مناسبت سے ہمارے ملک کی مشہور شاعرہ امۃ لباری ناصر صاحبہ نے کیا خوب کہا ہے

یہ ہیں وہ اُمتی جو دین کو برباد کرتے ہیں ۔۔۔ الٰہی ہم تیرے دربار میں فریاد کرتے ہیں
بچا لے دین کو اور مُلک کو زہریلے سانپوں سے ۔۔۔ شفا دے عصر حاضر کو مسیحائی کے ہاتھوں سے

اہم اعلان

دُکھی دُنیا کے دُکھی چہرے میں بھر دیں رونق ۔۔۔ ایسی خُوشبُو کوئی اب پیار کی ایجاد کریں

ادارہ پیشوا (پرائیویٹ) ایک زیر رجسٹرڈ نمبر ۸۷۴۷۱۵۸ چیرٹی ہے جو معذور اور بے بس مریضوں کو وہیل چیئرز مہیا کرتی ہے۔ اور غریب بچوں کو تعلیم جیسا بنیادی حق دلانے کی کوشش کرتی ہے۔ سسکتی اور لڑکھڑاتی زندگیوں کی مدد کے لئے قدم بڑھانا نہایت ثواب کا کام ہے۔ زمین پر گھسٹ گھسٹ کر ہر لمحہ مرنے والوں کی مدد کرنا تمام انسانوں کا فرض ہے۔ اگر آپ غریبوں، بے بسوں، بے کسوں اور لاچاروں کی مدد کرنا چاہتے ہیں تو درج ذیل اکاؤنٹ میں اپنے عطیات جمع کروائیں۔ (نئی اور پرانی وہیل چیئرز بھی عطیہ کی جاسکتی ہیں)

PESHWA LTD

Account # :(Barclays Bank): 90730343 Sort Code: 208420

برائے مہربانی اپنے چیک پیشوا لمیٹڈ کے نام سے ارسال فرمائیں۔

2.London Road,Morden,Surrey,SM4 5BQ. UK

E-mail. peshwaltd@gmail.com : Tel. 020.36747909: Mob. 07792998973

قرآن کریم اور سائنس (مضمون از پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالسلام۔گزشتہ سے پیوستہ۔قسط۴)

ایمان اور سائنس:

سوال یہ ہے کہ کیا سائنس اور مابعد الطبیعات کی سیدھی ٹکر آ کل ناگریز ہے ؟اور یہ بھی صحیح ہے کہ معاملہ سائنس اور اسلام کا ہی نہیں ہے ۔ بلکہ سائنس اور ہر طرح کے ایمان کا ہے ۔بشرطیکہ یہ تسلیم کیا جائے کہ اسی قسم کا کوئی معاملہ ہے بھی۔کیا ایمان اور سائنس کا ساتھ ساتھ گزارہ ہوسکتا ہے؟اس سوال سے متعلق جدید سائنس طرز فکر سے کچھ مثالیں آپ کے سامنے پیش ہیں ۔

پہلی مثال کے طور پر مابعد الطبیعات کے اس عقیدہ کو لیجیے کہ تخلیق بغیر شے کے ہوئی۔آج کل بہت سے علم کائنات کے ماہرین یقین کرتے ہیں کہ کائنات میں مادہ وتوانائی کی کثافت کی ممکنہ قیمت کچھ یوں ہے کہ کائنات میں مادے کی کل مقدار صفر آتی ہے۔اگر مادہ کی مقدار واقعی صفر ہے اور اس مقدار کی پیائش عین ممکن ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ حالت خلاء کی طرح کائنات بھی بے مادہ ہے ۔دس برس ہوئے کسی نے بڑی جرآت سے معاملہ کو اور آگے بڑھا کر یہ خیال ظاہر کیا کہ کائنات محض خلاء کی ارتعاشی شکل ہے گویا کہ یہ لاشے کی ایک کیفیت ہے جو زمان ومکان میں بغیر کسی شے کے تخلیق کی گئی ہے۔لیکن طبیعات اور مابعد الطبیعات میں جو فرق ہے وہ یہ کہ طبیعات میں کائنات میں مادہ کی کثافت ناپی جاسکتی ہے ،اور اس ناپ کے بعد ہی یہ فیصلہ کیا جاسکتا ہے کہ جو نظریہ پیش کیا گیا ہے وہ صحیح ہے یا نہیں ۔اگر کثافت کی پیائش سے معلوم ہوا کہ نظریاتی نتیجہ غلط ہے تو پھر یہ نظریہ رس کر دیا جائے گا۔

میں دوسری مثال میں اس جوش وخروش کی طرف اشارہ کروں جس کا مظاہرہ ابھی حال میں اس وقت ہوا جب ہم یہ ثابت کرنے میں کامیاب ہوگئے کہ فطرت کی دو بنیادی قوتیں ،برق ،مقناطیس اور خفیف نیوکلیائی قوتیں اصل میں ایک ہی ہیں ۔اب ہم اس امکان پر غور کررہے ہیں کہ زمان ومکان کے ابعاد دس (ایک اور شرح کے مطابق گیارہ) ہیں۔اس نظریہ کے پس منظر میں ہمیں امید ہوتی ہے کہ ہم خفیف برقی قوت کو باقی دو بنیادی قوتوں یعنی کشش ثقل اور قوی نیوکلیئر قوتوں کے ساتھ ایک لڑی میں پرو دینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ان دس ابعاد میں سے چار ابعاد زمان ومکان کے ہیں جو سب کو معلوم ہیں ۔ہماری کائنات کی وسعت اور اس کی عمر کا حساب اس خمیدہ خط سے لگایا جاسکتا ہے جو ان چار ابعاد زمان ومکان کو ملا کر کھینچا جائے ۔اور نو دریافت چھ ابعاد کی مدد سے جو خط خمیدہ بنے گا اس سے برقی اور نیوکلیئر چارجوں کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

آخر ہم لوگ نئے حدود کو براہ راست کیوں نہیں سمجھ سکتے ۔ان کے سمجھنے کے لیے بالواسطہ طریقہ ہی کیوں ضروری ہے جس کے لیے برقی اور نیوکلیئر چارجوں سے کام لیا جاتا ہے۔اور پھر جانے پہچانے زمان ومکان کے چار ابعاد اور نو دریافت داخلی ابعاد میں فرق کیوں ہے ۔ہمارے موجودہ اندازے کے مطابق ان کی جسامت ۳۳-۱۰ سینٹی میٹر سے زیادہ نہیں ہے۔

فی الحال ہم نے اس کو قابل یقین بنانے کے لیے ایک قسم کے نظریہ خود استقامت SELFCONSISTENCY سے کام لیا ہے۔ہم ایک ایسے میدان قوت کے وجود کا تصور کرتے ہیں جس کی مدد سے ایک پائیدار اور مستحکم کائناتی نظام کا وقوع ممکن ہو سکے ۔ نظریہ اسی وقت کامیاب سمجھا جائے گا جب زائد ابعاد کی تعداد صرف چھ (یا نظریہ کی دوسری تشریح کے مطابق صرف سات) ہو۔اور پھر

کچھ ہلکے سے اور خفیف مادی نتائج بھی باقیات کی طرح ملیں جیسے حال ہی میں دریافت ہوئی تین درجہ حرارت والی سیاہ جسمی (Black Body) شعائیں جو کائنات کو پُر کیے ہوئے ہیں، اور جن کے متعلق ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ کائنات کے ارتقا کے اوائل کے باقیات ہیں۔ہم ان باقیات کو تلاش کریں گے اگر اس تلاش میں ناکام رہے تو اپنے نظریہ کو خیر باد کہہ دیں گے۔

بغیر کسی شے تخلیق، زائد ابعاد اور ان سب کا ذکر بیسویں صدی کی طبیعات میں عجیب سا لگتا ہے۔ یہ تو پرانے زمانہ میں بعد الطبیعاتی مباحثہ کی یاد دلاتے ہیں۔لیکن فرق اتنا ہے کہ طبیعات میں ہر نظریہ صرف عارضی طور پر تسلیم کیا جاتا ہے اور اس پر اصرار ہوتا ہے کہ ہر قدم پر اسے تجربے کی کسوٹی پر پرکھ کر اس کے اطلاق کے حدود کا یقین کر لیا جائے۔

ایک مشلک (Agnostic) کی نگاہ میں اس نظریہء خود استقامت کی کامیابی (اگر ثابت ہوئی) عقیدہء وجود خدا کے بے معنی ہونے کے مترادف ہوسکتی ہے۔

فمن یضللہ فلا ھادی لہ۔(وہ جسے گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا)

لیکن اہل ایمان کے لیے یہ ان کے رب العالمین کے کسی بڑے منصوبہ کا محض ایک جز ہے جس کے تحجر کا ظہور چاہے جس شکل میں ہوان کی نگاہوں کو منور کر دیتا ہے اور وہ وارفتہ وار اس کے سامنے سر بسجود ہو جاتے ہیں۔

ہائنس بے چل (Heinz Pegels) اس زمانہ کے غالباً سب سے ممتاز سائنسدان فائن مین (Feynman) کے متعلق ایک قصہ سناتے ہیں۔"وہ مدہوشی کی کیفیت میں تھے کہ انہیں ایک غیر مادی تجربہ ہوا۔انہیں یہ محسوس ہوا کہ وہ اپنے بدن سے باہر آ گئے ہیں اور ان کا جسم ان کے سامنے پڑا ہے۔ یہ یقین کرنے کے لیے کہ انہیں جو محسوس ہو رہا ہے وہ حقیقت ہے انہوں نے اپنے ہاتھ کو جنبش دینا شروع کی اور انہوں نے کہا کہ جب میں نے یہ دیکھا تو مجھے اندیشہ ہوا کہ میں اپنے جسم کے باہر ہی نہ رہ جاؤں اس لیے یہ طے کیا کہ اس میں فوراً واپس چلا جاؤں۔" یہ قصہ سن کر میں نے ان سے پوچھا کہ اس عجیب واقع کے متعلق ان کا کیا خیال ہے؟ فائن مین نے ایک ماہر سائنس داں کی نپی تلی زبان میں جواب دیا "میں نے اس میں طبیعات کے کسی قانون کو رد ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔"

جہاں تک میرا تعلق ہے میں نے پہلے ہی عرض کر دیا ہے کہ ان معاملات میں جن میں طبیعات خاموش ہے میرا ایمان اسلام کے نہ فنا ہونے والے پیغام پر ہے۔اس کا صاف ارشاد دتو سورۃ فاتحہ کے بعد قرآن کی پہلی آیت میں موجود ہے"یہ کتاب بلاشبہ راستہ دکھاتی ہے خدا سے ڈرنے والوں کو جو ان دیکھی پر ایمان لاتے ہیں۔"

ان دیکھی انسان کی آنکھوں سے اوجھل۔وہ جس کا علم نہیں ہوسکتا۔اصل عربی الفاظ میں **یومنون بالغیب** (جو غیب پر ایمان لاتے ہیں)

اسلامی دولت مشترکہ میں سائنس اور حرفت کس حال میں ہے؟ شناخت کے لیے اسلامی عوام کو چھ جغرافیائی منطقوں میں بانٹا جا سکتا ہے۔ پہلے منطقہ میں جزیرہ نما عرب اور خلیج فارس کے نو ممالک ہیں۔ دوسرے خطہ میں شمالی عرب کے سیریا، اردن، لبنان، فلسطین کا مغربی کنارہ اور غزہ کے ممالک آتے ہیں۔تیسرے علاقہ میں ترکی مسلم وسط ایشیا، ایران، افغانستان اور پاکستان واقع ہیں۔ چوتھے گھنی آبادی والے علاقے میں بنگلا دیش، ملائشیا اور انڈونیشیا ہیں۔اسی علاقہ میں ہندوستان اور چین کی کثیر تعداد ہوالی مسلم اقلیتیں بھی ہیں۔ پانچویں علاقہ میں شمالی افریقہ کی ریاستیں ہیں اور چھٹے حصہ میں افریقہ کے غیر عرب ممالک شامل ہیں۔

اگر ہم اٹھارہ سال سے پچیس سال کی عمر کے لوگوں کے سائنس اور ٹیکنالوجی کے مضامین میں داخل ہونے والوں کی تعداد کو اور ان سے سائنس کے ذخیرہ کا اندازہ لگائیں تو پتہ چلتا ہے کہ اسلامی ممالک میں اس عمر کے لوگوں میں سے صرف دو فیصد یونیورسٹی کے سائنس کے شعبوں میں داخلہ لیتے ہیں۔اس کے مقابلہ میں صنعتی اعتبار سے ترقی یافتہ ممالک میں اس آبادی کا ۱۲ فیصد حصہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم حاصل کرتا ہے۔

یہی ایک اور چھ کا تناسب مسلم دولت مشترکہ اور ترقی یافتہ ممالک کے صرفہ میں ملتا ہے جو وہ اپنی قومی پیداوار میں سے سائنس اور حرفت یعنی ٹیکنالوجی کی تحقیقات پر کرتے ہیں۔جو لوگ سائنسی تحقیقات میں مصروف ہیں ان کے متعلق تفصیلی اعداد و شمار ہمارے پاس نہیں ہیں۔لیکن اسلامی کانفرنس تنظیم کے سائنٹفک کمیشن کے پہلے اجلاس میں جو دس تا بارہ مئی ۱۹۸۳ء میں ہوا تھا،ایک رپورٹ پیش کی گئی تھی جس کے مطابق ساری دنیائے اسلام میں صرف ۴۵ ہزار سائنس اور انجینئرنگ ے محق ہیں ،بمقابلہ ۱۵ لاکھ محققوں کے جو سوویت یونین میں ہیں اور چار لاکھ کے جو جاپان میں ہیں۔

امریکن یونیورسٹی بیروت کے ایک معلم اے بی زہلان نے تحقیق کر کے اندازہ لگایا ہے کہ جہاں تک طبیعات کا تعلق ہے ترقی یافتہ ممالک کے سائنس دانوں کی تعداد کا صرف دسواں حصہ اسلامی دنیا میں ہیاور سائنسی تخلیقی کاموں میں ان کا حصہ ترقی یافتہ ممالک کے کاموں کا صرف ایک فیصد ہے۔یہ اندازہ شائع شدہ تحقیقاتی مضامین کی تعداد پر مبنی ہے۔

پاکستان کا شمار اسلامی دنیا میں سائنسی میدان میں سب سے آگے رہنے والے ملکوں میں ہے۔وہاں ۱۹۸۲ء میں انیس یونیورسٹیاں تھیں۔لیکن ان میں صرف ۱۳ طبیعات کے پروفیسر تھے اور صرف بیالیس پی۔ایچ۔ڈی اساتذہ اور تحقیقی کام کرنے والے تھے۔اگر یہ ذہن میں رکھیے کہ پاکستان کی کل آبادی ۸ کروڑ ہے اور اس کے بعد انگلستان کے صرف ایک کالج،امپیریل کالج آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی سے مقابلہ کیجیے تو معلوم ہوگا کہ صرف اسی کالج میں بارہ پروفیسر اور سو تحقیقی کام کرنے والے ہیں۔(جاری ہے)

توجہ فرمائیں

پیشوا ادارہ کا کسی بھی سیاسی جماعت سے تعلق نہیں ہے۔پیشوا ادارہ تمام سیاسی و مذہبی شخصیات کا تہہ دل سے احترام کرتا ہے مگر ان کے غلط نظریات اور افکار کو بیان کرنے کی قارئین کو اس غرض سے اجازت دیتا ہے تاکہ متذکرہ شخصیات اپنی اصلاح کر سکیں۔اگر کوئی شخص سمجھے کہ اسے غلط طور پر تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے تو وہ بھی حق رکھتا ہے کہ وہ بھی ناقدین کی اصلاح کے لئے اپنا موقف پیش کرے اور ادارہ ایسے مضامین کو شائع کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ادارہ پیشوا بلا تفریق مذہب و ملّت خدمت کا دعوے دار ہے۔سبھی رسالہ میں اپنے افکار اور خیالات کا اظہار کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ادارہ پیشوا اُن تمام قلمکاروں کو دعوت دیتا ہے جو سمجھتے ہیں کہ وہ لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ادارہ اپنے قارئین کی آراء اور مشوروں کا منتظر ہے۔آپ کے خطوط شائع کئے جائیں گے اور قارئین کی آراء پر غور بھی کیا جائے گا۔انشاء اللہ۔ (ایڈیٹر)

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

عمران خان کا وزیرِ خزانہ عاطف میاں؟ (رانا محمد حسن خاں)

جناب عمران خان ان دنوں پاکستان کو نیا پاکستان بنانے کے لیے آزادی کا نعرہ بلند کر رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ پاکستان کو کرپٹ نظام سے چھٹکارہ دلایا جائے اور قائداعظم نے جس پاکستان کا خواب دیکھا تھا اسے پورا کیا جائے۔ یقیناً یہ ایک خوبصورت نعرہ ہے اور نیک ارادہ ہے۔ مگر خوبصورت نعرے اور نیک ارادے جب تک حقیقت نہیں بن جاتے تب تک دیوانے کی بڑ کے سوا کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ اور پھر یہ بھی دیکھنا پڑتا ہے کہ وہ شخصیت جو نعرے لگا رہی ہے اور آزادی کے خواب دکھا رہی ہے اس کا اپنا معیار کیا ہے؟ اس کے قول و فعل میں تضاد تو نہیں ہے؟ کیا قائداعظم کی آزادی کی لڑائی اور موجودہ آزادی کی لڑائی میں مماثلت ہے؟

آیئے آزادی کا نعرہ لگانے والے ماڈرن قائداعظم کے خیالات کی ایک جھلک دیکھتے ہیں۔ عمران خان نے دھرنے کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ پروفیسر عاطف میاں کو جو ایک پاکستانی ہیں دنیا کہ ۲۵ ٹاپ اکنامسٹ میں شامل کر لیا گیا ہے۔ کیا میں اپنے سالے یا بہنوئی کو وزیرِ خزانہ بناؤں گا؟ نہیں، میں اسے وزیرِ خزانہ بناؤں گا۔ اخباروں نے لکھا کہ عمران خان نے کہا ہے کہ تحریکِ انصاف کا وزیرِ خزانہ عاطف میاں ہوگا۔

مولانا فضل الرحمان جسے مولانا ڈیزل بھی کہا جاتا ہے نے عمران خان کے اس بیان کے فوراً بعد ایک ٹی وی انٹرویو میں کہا ہے کہ عمران کی انتخابی مہم کے اخراجات قادیانی ادا کر رہے ہیں۔ پی۔ ٹی۔ آئی اقتدار میں آ کر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی آئینی ترمیم پر نظرِ ثانی کرے گی۔ ایک ٹی وی چینل کو انٹرویو دیتے ہوئے یہ بھی کہا ہے کہ عمران قادیانی اور یہودی لابی کے لیے کام کر رہے ہیں اور ملک کو ان کے حوالے کرنا چاہتے ہیں۔ مولانا فضل الرحمان جیسے جھوٹے شخص کے متعلق طلال بگٹی صاحب نے نمائندہ امت کے استفسار پر کہا تھا ''جی ہاں، سوائے جے یو آئی کے باقی تمام مذہبی جماعتوں کے نمائندے کانفرنس میں موجود تھے۔ جے یو آئی کو ہم نے خود دعوت نہیں دی۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ مجھے کسی نے بتایا کہ آپ ۳۰ لاکھ

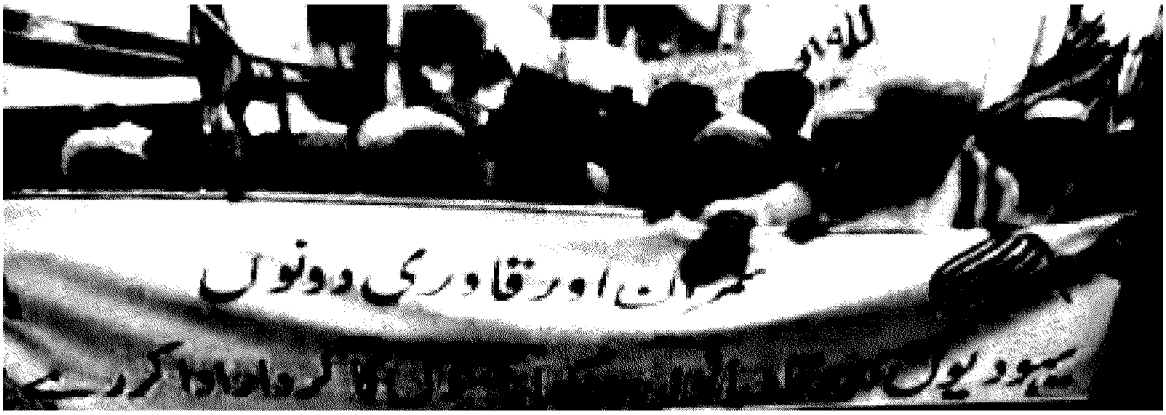

روپے دے کر مولانا فضل الرحمان سے کوئی بھی فتویٰ لے سکتے ہیں۔ میں نے سوچا کہ ایسی پارٹی کے نمائندے کو بلانا نہ صرف بیکار ہوگا بلکہ جو فتویٰ جاری کیا، اسکی حیثیت بھی مشکوک ہو جائے گی۔ یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ جے یو آئی (ف) اسلام کے نام پر لوگوں کو ٹھگ رہی ہے اور مال بنانے میں مصروف ہے۔''

جب عمران خان کو معلوم ہوا کہ عاطف میاں جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں اور پتہ چلا کہ مخالفین فضل الرحمان وغیرہ جیسے مولوی مجھے رگید رہے ہیں تو انہوں نے ایک ٹی وی انٹرویو میں فرمایا کہ وہ نہیں جانتے تھے کہ پروفیسر عاطف میاں قادیانی ہیں اور مسلمان نہیں

ہیں ، میں قرآن مجید سمجھتا ہوں ،قرآن میں لکھا ہے کہ حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں تو جو ایسا نہیں مانتا وہ مسلمان نہیں ہے۔یعنی وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ کوئی پاکستانی جتنا بھی قابل ہوا گر وہ قادیانی ہے اور قانون کی نظر میں مسلمان نہیں ہے،وہ پاکستان کا وزیرِ خزانہ نہیں بن سکتا۔جبکہ قائدِ اعظم پاکستان کی جب بنیاد رکھ رہے تھے تو اپنی کابینہ میں چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب (احمدی) اور جگندر لال (ہندو) کو بلاتعصب اور بغیر مذہبی منافرت کے شامل کیا۔اگر عمران صاحب نئے پاکستان کی بنیاد مذہبی منافرت پر ہی رکھنا چاہتے ہیں تو پاکستان کی عوام کو قائدِ اعظم کے خیالات جیسا خواب نہ دکھائیں کیونکہ قائدِ اعظم نے پاکستان کی بنیاد رکھتے ہوئے فرمایا تھا:۔

”تم آزاد ہو،اس مملکت پاکستان میں تم اپنے مندروں،اپنی مسجدوں اور دوسری عبادت گاہوں میں جانے میں پوری طرح آزاد ہو۔تمہارا مذہب ،تمہاری ذات اور تمہارا عقیدہ کچھ بھی ہو اس کا اس بنیادی اصول سے کوئی تعلق نہیں کے ہم سب ایک ہی مملکت کے شہری ہیں اور برابر کے شہری ہیں۔میں سمجھتا ہوں کہ اب ہمیں اِسی نصب العین کو پیشِ نظر رکھنا چاہیئے ، پھر تم دیکھو گے کے وقت گزرنے کے ساتھ نہ ہندو ہندو رہیں گے نہ مسلمان مسلمان رہیں گے،مذہبی معنوں میں نہیں،کیونکہ وہ تو ہر فرد کا ذاتی عقیدہ ہے بلکہ سیاسی رنگ میں ہم سب ایک ہی مملکت کے شہری ہونگے۔“ (۱۱ اگست ۱۹۴۷)

عمران خان صاحب نے اپنے انٹرویو میں یہ بھی فرمایا ہے کہ وہ اپنے ایمان کی وجہ سے سیاست میں آئے ہیں تاکہ ملک سے ظلم اور زیادتی ختم کر کے اسلام کا بول بالا کریں ،اور اس غرض کو پورا کرنے کے لیے وہ میثاق مدینہ کو ماڈل بنا کر ملک کو امن کی راہوں پر ڈال دیں گے۔ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ اقتدار ملنے پر احمدیوں کے خلاف کی گئی قانون سازی کو وہ ختم نہیں کریں گے۔جبکہ قائدِ اعظم احمدیوں کے متعلق فرما چکے ہیں:۔

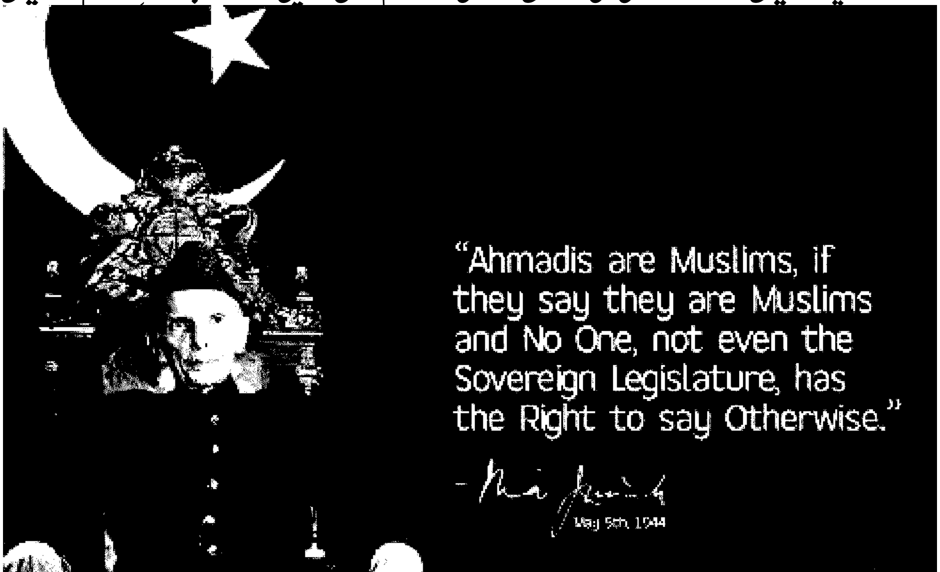

جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے وہ خود کو مسلمان کہتے ہیں اور ان کا دعویٰ ہے کہ جس قدر ہم رسول خدا ﷺ کو خاتم النبیین یقین کرتے ہیں اس کا عشرِ عشیر بھی دوسرے مسلمان نہیں کرتے ،ان حضرات کا قول و فعل بھی اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ارشادات پر عاشقانہ روح کے ساتھ عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔سیّدنا حضرت عمرؓ فرماتے ہیں: **نحن نحکم بالظاھر واللّٰہ یتولی السرائر**۔ہمارا کام ظاہر پر حکم لگانا ہے اور مخفی راز اللہ کے سپرد ہیں۔

عمران خان صاحب بھی عجیب انسان ہیں، پاکستانی شہریوں کو برابر کے حقوق دینا چاہتے ہیں مگر عاطف میاں جو وزارت خزانہ کے متمنی ہی نہیں ہیں ،انہیں خود ہی اپنے خیالی اقتدار کی کابینہ میں شامل کر لیا اور احمدی ہونے کی وجہ سے کابینہ سے نکال بھی دیا۔خاتم النبیین ﷺ ہی کا مقدس ارشاد ہے کہ کوئی شخص کسی بھائی کو کوئی شے ہبہ (دے) کر کے واپس لیتا ہے تو اُس کی مثال کُتّے کی سی ہے،

جو قے کر کے کھا لیتا ہے۔(صحیح بخاری)

مسلمان کون ہے؟ اس کا فیصلہ بھی مسلمانوں کی پہلی ریاست مدینہ میں ہی رسول اللہ ﷺ نے فرما دیا تھا۔ایک دفعہ مدینہ منورہ میں آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کی فہرست تیار کرنے کا ارشاد فرمایا اور یہ ہدایت فرمائی کہ **"واکتبوالی من یلفظ با الا سلام من الناس"** ترجمہ:لوگوں میں سے جو شخص اپنی زبان سے اسلام کا اقرار کرتا ہے اس کا نام میرے لیے تیار ہونے والی فہرست میں لکھ لو۔(بخاری کتاب الجہاد باب کتابۃ الامام الناس)اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:''عرب کے جنگلی لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔تو اُن سے کہہ دے کہ تم حقیقتاً ایمان نہیں لائے۔لیکن ہاں تم کہہ سکتے ہو کہ ہم مسلمان ہو گئے ہیں کیونکہ ابھی تک تمہارے دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا۔اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تو وہ تمہارے اعمال میں کچھ بھی کمی نہیں کرے گا۔یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔(سورۃ الحجرات آیت ۱۵)

یقیناً احمدیوں کے خلاف بنایا گیا قانون اسلامی تعلیمات کے منافی ہے،ایسی جماعت جو خود کو مسلمان سمجھتی ہو اسے دنیا کی کوئی طاقت اسے ایسا سمجھنے سے روک نہیں سکتی۔ایسا قانون جو اللہ اور اس کی تعلیمات کے منافی ہو وہ رد کیے جانے کے قابل ہے۔غیر اسلامی قوانین بنانے والے اور اس کا تحفظ کرنے والے کسی صورت میں بھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

ان غیر اسلامی قوانین ہی کی بدولت پاکستان کی موجودہ حالت زار ایک ایسے بچے کی ہو چکی ہے جس کے سر سے والدین کا سایہ اُٹھ چکا ہو، جو چھ ارب افراد پر مشتمل دنیا میں خود کو اکیلا پاتا ہو۔آج پاکستان کے ناک سے پانی نہیں بلکہ خون بہہ رہا ہے، بھوک نے اسے لاچار کر دیا ہے، بیماری نے اسے ہڈیوں کا ڈھانچہ بنا دیا ہے، تنہائی سے اس کا دم گھٹ رہا ہے، پیاس سے بلک رہا ہے، جہالت نے اسے ذلیل و رسوا کر دیا ہے، ظلمت کے اندھیروں نے اسے اندھا کر دیا ہے اور ناانصافی جیسی منحوسیت نے اس کے بدن کو ناسوروں سے بھر دیا ہے۔ایسی حالت میں اس کے وجود ناتواں پر پر جوش نعروں کا میچ کھیلنا،اس کے وجود کو پارہ پارہ کر دینے کی کوشش کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔عمران خان کے نظریات طالبان سے محبت رکھتے ہیں،وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ کلین شیو عمران کے پیٹ میں داڑھی ہے۔ہم یہ نہیں کہتے کہ نواز شریف اور دوسرے نام نہاد خدمت گار دودھ کے نہائے ہیں،یقیناً وہ بھی پاکستانی عوام جو جہالت کے اندھیروں اور بد اخلاقی جیسے غلیظ جوہڑ میں ٹامک ٹوئیاں مار رہی ہے کے حقوق غصب کیے بیٹھے ہیں۔عمران خان جسے نجات دہندہ سمجھا جا رہا ہے اس کے افکار و نظریات ثابت کرتے ہیں کہ وہ جس شاندار آزادی کی عمارت کا نقشہ عوام کو سمجھا رہے ہیں وہ کبھی بھی پایہ تکمیل کو نہ پہنچ پائے گی۔ایک پرانی ضرب المثل ہے''جب لکڑی ہی ٹیڑھی ہو تو سایہ کیسے سیدھا ہو گا۔''

(بھروسہ)

اور اللہ پر ہی بھروسہ کرو اگر تم ایمان والے ہو۔(سورۃ المائدہ ۲۴)اور ایمان والوں کو اللہ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے۔(سورۃ التغابن ۶۴-۱۳)اور اس زندہ پر بھروسہ کر جو کبھی نہیں مرے گا۔(سورۃ الفرقان ۲۵-۵۸) بے شک اللہ توکل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔(سورۃ آل عمران ۳-۱۵۹) اور انہوں نے کہا ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کام سنانے والا ہے۔(سورۃ آل عمران ۳-۱۷۳)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر تم اللہ پر ایسے بھروسہ کرو جس طرح اس پر بھروسہ کرنے کا حق ہے تو تمہیں بھی ایسے روزی دے گا جس طرح پرندوں کو دیتا ہے کہ صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر لوٹتے ہیں۔ (ترمذی)

RH Dream Events Ltd.

RH CATERERS

Our Chefs are dedicated to creating Authentic Dishes.Our Menus offer a wide variety of dishes originating from all parts of the Indian & Pakistani. Sub Continent.We can offer a range of Catering Options such as a sit down Silver Service,a simple Buffet,Multi dish or Karahi Stand service.We are able to cater for any number of guests & our specialized MENUS can be accommodated in any Venue and any budget.A bespoke tailor made Menu can be made upon request.

The Complete Catering & wedding package consists of all the necessaries ensuring that you will have the most successful event:

Our Gold pakage includes

☆ Authentic Asian Catering
☆Welcome Drinks Reception (Exotic Fresh Juices)
☆Unlimited Soft Drinks & Juices Throughout the day
☆Cutlery Crockery & Glassware
☆Linen Tableclothes & Napkins
☆Professional Uniformed Waitress Staff
☆Event Manager & Wedding coordinator
☆All Serving Utensils
☆Chefs ansite
☆Kitchen Staff & Porters
☆Complete Peace of mind

For further assistance please contact: Tel : 02036747909 Mob: 07792998973

2 london Road, SM4 5BQ;Morden,surrey.

کیا آپ جانتے ہیں؟

☆ ٢٠٠٢ء اور ٢٠٠٣ء کی ایک رپورٹ کے اندازے کے مطابق پاکستان میں سالانہ ٨٩٠٠٠ ہزار حمل ضائع کروائے جاتے ہیں۔ اندازاً قومی اسقاط حمل کا ریٹ ١٠٠٠ میں سے ٢٩ ہے۔ یعنی تقریباً ہر عورت زندگی میں ایک بار اسقاط حمل سے گزرتی ہے۔ پاکستان میں ایک ہزار میں سے ٩٠ بچے سالانہ اور ہر ٢٥ منٹ میں ایک خاتون دوران زچگی مر جاتی ہے۔ ڈاکٹر اختر رشید نے کہا ہے کہ حاملہ خواتین اور بچوں کی سب سے زیادہ شرح اموات کے حوالے سے پاکستان دُنیا بھر میں دوسرے نمبر پر ہے۔

☆ بدقسمتی سے ہمارے ملک کے ٩٠ فیصدی نوجوان اور بوڑھے ان پڑھ اور جاہل ہیں وہ اسلام کی تعلیمات سے بیخبر ہیں اور جو تعلیم یافتہ ہیں وہ بھی دین اسلام کی تعلیم سے بے بہرہ اور ناواقف ہیں۔ (ماہنامہ ترجمان اہلحدیث لاہور)

☆ جہاں پاکستان میں ایک بڑی تعداد میں مساجد غیر قانونی طور پر سرکاری زمین پر بنائی گئی ہیں وہاں جان عباس زیدی نے بتایا ہے کہ سولہ سو مساجد اور مدارس میں بارہ سو ایسے ہیں جنہوں نے گزشتہ دو سال سے بجلی کے بل ادا نہیں کیے۔

☆ برطانوی اخبار دی میل کے مطابق پاکستان کا شمار کرپشن انڈیکس پر ١٧٤ ممالک میں سے ٣٧ ویں نمبر پر ہے۔ اخبار کے مطابق پاکستان کی ایک فیصد سے کم آبادی انکم ٹیکس دیتی ہے اور صرف تیس فیصد اراکین اسمبلی انکم ٹیکس دیتے ہیں۔

☆ انٹرنیٹ پر تنگ کرنے والوں کے لیے ایک نیا قانون لایا جا رہا ہے، اس قانون کے تحت ایسے افراد کو جو انٹرنیٹ اور بے ہودہ ٹیلی فون کر کے لوگوں کی زندگیاں اجیرن کرتے ہیں، دو برس قید کی سزا سنائی جا سکے گی۔ یاد رہے کہ اس جرم کی موجودہ سزا چھ ماہ تک ہے۔ دھمکی دینے، ڈرانے اور بلیک میلنگ کے واقعات میں بے حد اضافہ ہو چکا ہے۔

☆ ڈیلی سٹار سنڈے میں شائع ہونے والی ایک تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق مانچسٹر میں پانچ سال کے دوران ایک ہزار لڑکیوں کا ریپ کیا گیا اور سات ہزار بچوں پر جنسی حملے کیے گئے، نو سو سینتیس جنسی حملے ١٣ سال سے کم عمر لڑکیوں پر کیے گئے جبکہ تین سو بائیس حملے سوچے سمجھے منصوبے کے مطابق کیے گئے۔ بتیس بچوں کو بالغ مردوں کے جنسی حملوں کا عینی شاہد بنایا گیا تھا۔

☆ منی میل کے مطابق برطانیہ میں ہر دو منٹ بعد کوئی نہ کوئی کسی نوسر باز کے ہتھے چڑھ کر اپنی پونجی لٹا بیٹھتا ہے۔ ہر ماہ رپورٹ ہونے والے فراڈ کے انیس ہزار کیسوں میں سے صرف پانچ فیصد کیس حل ہو پاتے ہیں۔

☆ ایک ریسرچ کے مطابق پاکستان میں ہر پانچ میں سے ایک بچہ اٹھارہ سال کی عمر تک پہنچنے سے پہلے جنسی تشدد کا شکار ہو جاتا ہے۔

☆ مولانا فضل الرحمان نے ١٩٩٠ء میں عورت کی حکمرانی کو حرام قرار دیا ١٩٩١ء تا ١٩٩٣ء خاتون وزیر اعظم کے دور حکومت میں حکومت میں شامل ہو کر ڈیزل کا خطاب حاصل کیا۔ اسی خاتون وزیر اعظم نے انہیں چیئرمین فارن افیئر کمیٹی بنایا تھا۔ ٢٠٠٢ء میں مشرف دور میں ایل ایف او پر مشرف کی غیر مشروط حمایت کی اور مشرف نے انہیں اپوزیشن لیڈر بنا دیا۔ ٢٠٠٨ء پی پی پی سے زبردستی ٣ وزارتیں لیں۔

پیشوا میں اشتہارات شائع کروانے کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ فرمائیں

مارکیٹنگ مینیجر: رانا عبدالصمد خاں: ٹیلی فون نمبر: 07792998973

شعروادب

انسان جو اس کائنات میں خدا کا نمائندہ ہے۔اپنی جسمانی ،روحانی اور وجدانی قوتوں کو بروئے کار لا کر اپنے تسلسل کے لیے جدوجہد میں مصروف ہے ۔مادہ جب اپنی طاقتوں کے عروج پر پہنچتا ہے تو ایک اور مادی وجود کو جنم دیتا ہے۔ایک روحانی سلسلہ ایک دوسرے روحانی سلسلہ کی پیدائش کا وجود بنتا ہے۔اسی طرح انسان کی وجدانی قوت اس کے باطنی ادراک اور بیرونی مشاہدات کو یکجا کرتی ہے تو ایک نئی تخلیق جنم لیتی ہے جسے ادب کہا جاتا ہے۔

یہ ممکن نہیں کہ کوئی شاعر یا ادیب اپنی وجدانی کیفیت کو مشاھداتی حُسن سے علیحدہ کر کے پیش کر دے اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ مشاھداتی طلسم انسان کے فہم و ادراک سے علیحدہ ہو کر اپنی حیثیت منوانے میں کامیاب ہو جائے ایک شاعر اور ادیب کو اپنی تخلیق کے لیے بے پناہ کشمکش اور جان سوز مراحل سے گذرنا پڑتا ہے ایسی جدوجہد سے کہ اس کے اندر اور باہر کا تضاد ختم ہو جائے اور کوئی منافقت باقی نہ رہے اور اگر وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہو جائے تو روح کی یہ سچائی اس کی تخلیق کی آفاقیت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

بحوالہ وفا کے دیپ ڈاکٹر فضل الرحمٰن بشیر۔ مورو گورو (تنزانیہ)

لے کے بیٹھے ہیں ڈھیر ہیروں کے
کیا نصیبے ہیں ان فقیروں کے

بحر کی وسعتیں وہ کیا جانیں
جو شناور ہیں آبگیروں کے

کون ڈھونڈے بہشت کی راہیں
بُجھ چکے ہیں دیئے ضمیروں کے

تو نے ہاتھوں سے کیوں کماں رکھ دی
ہم تو عادی ہیں ایسے تیروں کے

اس کڑے وقت میں یہ خندہ لبی
حوصلے دیکھ ان فقیروں کے

نہ سہی اور کچھ دعا ہی سہی
دل تو آزاد ہیں اسیروں کے

ہم سے پوچھو حدودِ مہر و وفا
ہم ہیں باسی انہی جزیروں کے

اس کی رحمت نے کیا خبر کتنے
عیب ڈھانپے ہیں عیب گیروں کے

حُسنِ معنی بھی چاہئے ورنہ
لفظ انبار ہیں لکیروں کے
وہ مبشر پتے کی کہتے ہیں
ہم ہی قائل نہیں مشیروں کے

مبشر احمد راجیکی

ایک سے ایک سو گُنا کردے
وہ جو چاہے تو بے بہا کر دے
بوند اِک رحمتِ خداوندی
خشک پودا ہرا بھرا کر دے
خالی جاتا نہیں کوئی اُس کے
دَر پہ آ کے وہ جو صدا کر دے
ہم مریضانِ عشق کا یا ربّ!
کوئی چارہ کوئی دوا کر دے
انکساری و خاکساری دے
ختم مجھ سے ہر اِک اَنا کر دے
نفسِ شیطان سے رہائی دے
میرے مولا میرا بھلا کر دے
جگمگا جائے زندگی جس سے
نُور وہ مجھ کو بھی عطا کر دے

مبارک احمد ظفرؔ

انشاء جی اُٹھو

انشاء جی اٹھو اب کُوچ کرو، اس شہر میں جی کو لگانا کیا
وحشی کو سکُوں سے کیا مطلب ، جوگی کا نگر میں ٹھکانہ کیا
پھر ہجر کی لمبی رات یہاں ، سنجوگ کی تو بس ایک گھڑی
جو دِل میں ہے لب پر آنے دو ، شرمانا کیا، گھبرانا کیا
اس دِل کے دریدہ دامن میں ، دیکھو تو سہی ، سوچو تو سہی
جس جھولی میں سو چھید ہوئے اس جھولی کا پھیلانا کیا
شب بیتی ، چاند بھی ڈُوب گیا ، زنجیر پڑی دروازے میں

کیوں دیر گئے گھر آئے ہو ، سجنی سے کرو گے بہانا کیا
رہتے ہو جو ہم سے دُور بہت ، مجبور ہو تم،مجبور بہت

ایک مرتبہ جوشؔ ملیح آبادی اپنے چند بے تکلف دوستوں میں بیٹھے جوانی کی محبوباؤں کا تذکرہ کر رہے تھے کہ فرط جذبات سے ان کی آنکھیں نم ہوگئیں اسی ثناء میں ان کی بیگم کمرے میں داخل ہوئیں اور رونے کا سبب پوچھا،انہوں نے جواب دیا:''بس اماں مرحومہ یاد آ گئیں تھیں۔''

نا سمجھوں کا سمجھانا کیا ، ہم بہلوں کا بہلانا کیا
جب شہر کے لوگ نہ رستہ دیں ، کیوں بَن میں نہ جا بسرام کریں
دیوانوں کی سی نہ بات کرے تو اور کرے دیوانہ کیا

ابن انشاءؔ

اگر جہالت،عدم دلائل ،عدم منطقق اور بے بسی کو جمع کیا جائے تو نتیجہ گالی گلوچ اور مار پیٹ کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔گالی ہمیشہ دلائل کی عدم موجودگی اور بے بسی کی انتہا ہوتی ہے جو جہالت کا ایک لازمی امر ہے۔

دیارِ نُور میں تِیرہ شبوں کا ساتھی ہو
کوئی تو ہو جو میری وحشتوں کا ساتھی ہو
مَیں اس سے جھوٹ بھی بولوں تو مجھ سے سچ بولے
مِرے مزاج کے سب موسموں کا ساتھی ہو
مَیں اس کے ہاتھ نہ آؤں وہ میرا ہو کے رہے
مَیں گِر پڑوں تو میری پستیوں کا ساتھی ہو
وہ میرے نام کی نِسبت سے معتبر ٹھہرے
گلی گلی مِری رُسوائیوں کا ساتھی ہو
کرے کلام جو مجھ سے تو میرے لہجے میں
مَیں چُپ رہوں تو مِرے تیوروں کا ساتھی ہو
مَیں اپنے آپ کو دیکھوں وہ مجھ کو دیکھے جائے

وہ میرے نفس کی گمراہیوں کا ساتھی ہو !
وہ خواب دیکھے تو دیکھے مِرے حوالے سے
مِرے خیال کے سب منظروں کا ساتھی ہو

افتخار عارف

بات کرنی مجھے مشکِل کبھی ایسی تو نہ تھی
جیسی اب ہے تِری محفِل کبھی ایسی تو نہ تھی
لے گیا چھین کے کون آج تِرا صبر و قرار
بے قراری تجھے اے دِل کبھی ایسی تو نہ تھی
تیری آنکھوں نے خُدا جانے کیا کِیا جادو
کہ طبیعت مِری مائل کبھی ایسی تو نہ تھی
عکسِ رُخسار نے کِس کے لیے چمکایا تجھے
تاب تجھ میں مہِ کامِل کبھی ایسی تو نہ تھی
کیا سبب تُو جو بگڑتا ہے ظؔفر سے ہر بار
خُو تری حُور شمائل کبھی ایسی تو نہ تھی

بہادر شاہ ظؔفر

جب مسلمان ابن رشد کی کتابیں جلا رہے تھے تو ابن رشد کا ایک شاگرد رونے لگا،ابن رشد نے اسے کہا: اگر تم ان لوگوں کی علم کی بے قدری پر رو رہے ہو تو یاد رکھو دنیا بھر کے سمندروں کے برابر آنسو بہانے سے بھی ان کی حالت پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اور اگر تم کتابوں کے جلائے جانے پر رو رہے ہو تو جان لو سوچ کے پَر ہوتے ہیں اور وہ اُڑ کر اپنے قدر دان کو تلاش کر ہی لے گی۔

ہے جُستجو کہ خوب سے ہے خوب تر کہاں
اب ٹھیرتی ہے دیکھیے جا کر نظر کہاں
یا ربّ اس اختلاط کا انجام ہو بخیر
تھا اُس کو ہم سے ربط مگر اِس قدر کہاں
اِک عمر چاہیے کہ گوارا ہو نیشِ عشق
دُکھی ہے آج لذّتِ زخمِ جگر کہاں
ہم جس پہ مر رہے ہیں ،وہ ہے بات ہی کچھ اور
عالَم میں تجھ سے لاکھ سہی تُو مگر کہاں
ہوتی نہیں قبول دُعا ترکِ عشق کی

دِل چاہتا نہ ہو تو زباں میں اثر کہاں
حاؔلی نشاطِ نغمہ و مَے ڈھونڈتے ہو اب
آئے ہو وقتِ صبح ،رہے رات بھر کہاں

خواجہ الطاف حسین حاؔلی

تمہارے خط میں نیا اِک سلام کِس کا تھا
نہ تھا رقیب تو آخر وہ نام کس کا تھا
وہ قتل کر کے مجھے ہر کِسی سے پوچھتے ہیں
یہ کام کِس نے کیا ہے ، یہ کام کس کا تھا
وفا کریں گے ،نبھائیں گے،بات مانیں گے
تمہیں بھی یاد ہے کچھ یہ کلام کس کا تھا
رہا نہ دِل میں وہ بے درد اور درد رہا
مُقیم کون ہوا ہے ، مقام کس کا تھا
نہ پوچھ کچھ تھی کسی کی وہاں نہ آؤ بھگت
تمہاری بزم میں کُل اہتمام کس کا تھا
ہمارے خط کے تو پُرزے کیے ،پڑھا بھی نہیں
سُنا جو تُو نے بدل وہ پیغام کس کا تھا
انہیں صفات سے ہوتا ہے آدمی مشہور
جو لطفِ عام وہ کرتے تو نام کس کا تھا
ہر اِک سے کہتے ہیں کیا داؔغ بے وفا نکلا
یہ پوچھے ان سے کوئی وہ غلام کس کا تھا

مرزا داؔغ دہلوی

میر تقی میؔر کی عادت تھی کہ جب گھر سے باہر جاتے تو تمام دروازے کھلے چھوڑ دیتے تھے اور جب گھر واپس آتے تو تمام دروازے بند کر لیتے تھے۔ایک دن کسی نے وجہ دریافت کی تو انھوں نے جواب دیا: ’’مَیں ہی تو اس گھر کی واحد دولت ہوں۔‘‘

بھنور آنے کو ہے اے اہلِ کشتی ناخدا چن لیں
چٹانوں سے جو ٹکر لے وہ ساحل آشنا چن لیں
زمانہ کہہ رہا ہے میں نئی کروٹ بدلتا ہوں
انوکھی منزلیں ہیں کچھ نرالے رہنما چن لیں

اگر شمس و قمر کی روشنی پر کچھ اجارہ ہے
کسی بیدار ماتھے سے کوئی تار ضیا چن لیں
اسیری میں کریں حسن گلستاں کی نگہبانی
قفس میں بیٹھ کر طائر ذرا رنگ فضا چن لیں
بگولے نکہت گل کے نمائندے کہاں ساغرؔ
سنیں جو بات پھولوں کی وہ ہمراز صبا چن لیں

ساغرؔ صدیقی

تنگ آئے ہیں دل اس جی سے اُٹھا بیٹھیں گے
بھوکوں مرتے ہیں کچھ اب یار بھی کھا بیٹھیں گے
اب کے بگڑے گی اگر اُن سے تو اس شہر سے جا
کسو ویرانے میں تکیہ ہی بنا بیٹھیں گے
معرکہ گرم تو ٹک ہونے دو خونریزی کا
پہلے تلوار کے نیچے ہمیں جا بیٹھیں گے
ہو گا ایسا بھی کوئی روز کہ مجلس سے کبھو
ہم تو ایک آدھ گھڑی اُٹھ کے جدا بیٹھیں گے
جا نہ اظہار محبت پہ ہو سنا کوں کی
وقت کے وقت یہ سب منہ چھپا بیٹھیں گے
دیکھیں وہ غیرتِ خورشید کہاں جاتا ہے
اب سرِ راہ دمِ صبح سے آ بیٹھیں گے
بھیڑ ٹلتی ہی نہیں آگے سے اُس ظالم کے
گردنیں یار کسی روز کٹا بیٹھیں گے
کب تلک گلیوں میں سودائی سے پھرتے رہیئے
دل کو اس زلفِ مسلسل سے لگا بیٹھیں گے
شعلہ افشاں اگر ایسی ہی رہی آہ تو میرؔ
گھر کو ہم اپنے کسو رات جلا بیٹھیں گے

میر تقی میرؔ

یہ رسالہ ادارہ پیشوا (پرائیویٹ) لمیٹڈ کی زیرنگرانی شائع کیا جارہا ہے
www.peshwa.london

متفرقات

مستہلک اس کے عشق کے جانے ہیں قدر مرگ
عیسٰی و خضر کو ہے مزا کب وفات کا
میر تقی میر

اے شرافت تجھے بکنا ہے اگر مفت تو بک
آج کل کیجیے کیا ہے یہی بازار کا بھاؤ
مولانا الطاف حسین حالی

لذت سے نہیں خالی جانوں کا کھپا جانا
کب خضر و مسیحا نے مرنے کا مزا جانا
میر تقی میر

درِ فیضِ حق بند جب تھا نہ اب کچھ
فقیروں کی جھولی میں ہے اب بھی سب کچھ
ہر اک کو نہیں ملتی یاں بھیک زاہد
بھے جانچ لیتے ہیں دیتے ہیں تب کچھ
مولانا الطاف حسین حالی

شگوفوں کی عزت پر چھاپے پڑ رہے ہیں
چمن کی لطافت لہو رو رہی ہے
فقیروں کے اخلاص کی بے زبانی
بروئے جہالت لہو رو رہی ہے
ساغر صدیقی

پیشوا ہو میو کلینک

ادارہ پیشوا کی زیرنگرانی کام کرنے والا پیشوا ہومیو کلینک اپنے قارئین کی صحت کے متعلق مسائل کے حل کے لئے مقررہ اوقات میں مفت مشورہ کی سہولت پیش کر رہا ہے۔ آج ہی فون کر کے مفت مشورہ حاصل کریں، یا خط لکھیں، براہ راست جواب کے لئے جوابی لفافہ بھیجئے۔ اگر قارئین پیشوا ملاقات کے متمنی ہوں تو وقت طے کرنا ضروری ہے۔ (تمام ہومیو ادویات تمام دُنیا میں بھیجنے کا انتظام موجود ہے)

اوقات کلینک: روزانہ 13.00 PM تا 17.30 PM بروز جمعہ 15.30 PM تا 17.30 PM

2. London road , Morden Surrey , SM4 5BQ   Tel.020.36747909

پھر اوروں کی تکتے پھرو گے سخاوت
بڑھاؤ نہ حد سے سخاوت زیادہ
کہیں دوست تم سے نہ ہو جائیں بد ظن
جتاؤ نہ اپنی محبت زیادہ
جبکہ رہتا نہیں قابو میں دل اپنے ناصح
وَحی بھی کام نہیں کرتی نصیحت کیسی

مولانا الطاف حسین حالؔی

زندہ تھا جب ضمیر تو ہر سُو تھی روشنی
اندھیر کر گئے ہیں نئی روشنی کے زخم

الطاف حسن قریشی

مسجدوں میں رات دن فتوے سنائے کفر کے
تم نے کیچڑ کی طرح چھینٹے اڑائے کفر کے
دین کی راہوں میں یوں کانٹے بچھائے کفر کے
چھوڑ کر بھاگے وطن کو سب ستائے کفر کے

عرشی ملک

اے میرے خدایا!

گرنے جو لگا تو تُو نے بچایا
رونے جو لگا تو تُو نے ہنسایا
میرا دل ناتواں کسی پل بھی
بھٹکنے جو لگا تو تُو نے بہلایا
میرے رفیقِ سفر ناگ بن کر
ڈسنے جو لگے تو تُو نے بچایا
میرا کوئی کام میری لغزشوں سے
بگڑنے جو لگا تو تُو نے بنایا
سکونِ دل حسرتوں کے شہر میں
کھونے جو لگا تو تُو نے دلایا

رانا محمد حسن خاں

AZED&CO
Incorporated Precticing Accountants
Rizwan Azed
B.COM,MBA,AIIA,FSPA
سیلف ایمپلائیڈ،سول ٹریڈر،لمیٹڈ کمپنی اکاؤنٹس،پی سی او ڈرائیور اکاؤنٹس،سیلف ایسیسمنٹ۔
ٹیکس ریٹرن،لمیٹڈ کمپنی فارمیشن۔بک کیپنگ،بجٹ۔بزنس پلان،بزنس سٹارٹ اپ
392 London Road Tel.020 8646 6777
Mitcham Surrey Fax.020 8646 9416
London .CR4 4EA Mob.0786 788 6952
E.Mail. azed@azed.fsbusiness.co.uk

رنڈی کا کوٹھا اور پیر کا مزار

یہی دو جگہیں ہیں جہاں میرے دل کو سکون ملتا ہے۔ان دونوں جگہوں پر فرش سے لے کر چھت دھوکا ہی دھوکہ ہے۔ جو آدمی خود کو دھوکہ دینا چاہے اس کے لیے ان سے اچھا مقام اور کیا ہوسکتا ہے۔رنڈی کے کوٹھے پر ماں باپ اپنی اولاد سے پیشہ کراتے ہیں اور مقبروں اور تکیوں میں انسان اپنے خدا سے۔ (افسانہ بابو گوپی ناتھ۔۔۔مشمولہ چغد۔جون ۱۹۴۸ء سعادت حسن منٹو)

تاریخ کی تلاش

جب اکبر پر یہ اعتراض ہوا کہ اس نے چار سے زیادہ شادیاں کی ہیں،لہذا اس کی یہ بیگمات اس کی جائز بیویاں نہیں۔ اس پر اکبر کو شدید فکر لاحق ہوئی اور اس نے عبادت خانے میں کہ جس کی بنیاد ۱۵۷۵ء میں فتح پور سیکری میں رکھی تھی،علماء سے کہا کہ وہ اس کا حل تلاش کریں۔نتیجہ یہ ہوا کہ علماء نے قرآن شریف کی اس آیت سے کہ دو دو،تین،تین اور چار چار شادیاں کرو کی یہ تاویل کرتے ہوئے کہ 9=2+3+4 یا 18=2+2+3+3+4+4 اکبر کی شادیوں کو جائز قرار دے دیا۔(تاریخ میں اس طرح کے لاتعداد فتاویٰ موجود ہیں۔طلال بگٹی کے مطابق مولانا فضل الرحمان سے تیس لاکھ روپے دے کر کوئی بھی فتویٰ لیا جا سکتا ہے)

ٹوپی

ہندو مسلم فساد کے دنوں میں ہم لوگ جب باہر کسی کام سے نکلتے تھے تو اپنے ساتھ دو ٹوپیاں رکھتے تھے۔ایک ہندو کیپ، دوسری رومی ٹوپی۔مسلمانوں کے محلے سے گزرتے تو رومی ٹوپی پہن لیتے تھے اور جب ہندوؤں کے محلے میں

جاتے تھے تو ہندو کیپ لگا لیتے تھے۔۔۔۔اس فساد میں ہم لوگوں نے گاندھی کیپ خریدی۔یہ ہم جیب میں رکھ لیتے تھے، جہاں کہیں ضرورت محسوس ہوتی تھی جھٹ سے پہن لیتے تھے۔۔۔۔پہلے مذہب سینوں میں ہوتا تھا اب ٹوپیوں میں ہوتا ہے۔سیاست بھی اب ٹوپیوں میں چلی آئی ہے۔۔۔۔زندہ باد ٹوپیاں۔ (اقتباس سعادت حسن منٹو کے مضامین)

خوشخبری

ہومیوفزیشن محترم رانا محمد حسن صاحب کی کتاب ”**خزینۃ الشفاء**“ کا دوسرا ایڈیشن شائع ہو چکا ہے۔اس کتاب کے تین سو ستّر صفحات میں تقریباً تمام بیماریوں کا ہومیو پیتھک علاج بیان کیا گیا ہے۔اسی طرح خواتین کیلئے ایک سو باون صفحات پر مشتمل کتاب ”**امراضِ خواتین**“ بھی شائع ہو چکی ہے۔اس کتاب میں خواتین کے مخصوص امراض اور اُن کا ہومیو پیتھک علاج تجویز کیا گیا ہے۔کتب کے حصول کیلئے فون کریں۔موصوف کی دیگر تصنیفات علماءِ سُو،وارثانِ ابوجہل اور سائبان بھی دستیاب ہیں۔

Tel.020.36747909.Mob.07792998973 E-mail. peshwaltd@gmail.com web:www.peshwa.london

گدھے: گدھے دو طرح کے ہوتے ہیں۔ایک چار پاؤں والے اور ایک دو پاؤں والے۔سینگ ان میں سے کسی کے سر پر نہیں ہوتے۔آج کل چار پاؤں والے گدھوں کی نسل گھٹ رہی ہے اور دو پاؤں والوں کی بڑھ رہی ہے۔(ابن انشاء)

چڑیل: راویانِ رنگیں بیاں سے روایت ہے کہ قرونِ وسطیٰ میں انگلینڈ میں لوگ بھوت پریت کے بڑے قائل تھے۔ہر کسی عورت پر چڑیل ڈائن کا شبہ کرتے۔پھر یہ تحقیق کرنے کے لیے کہ وہ واقعی چڑیل ہے یا بے گناہ،گاؤں کے پنچ پٹیل اس کے ہاتھ پاؤں رسیوں سے کستے اور بھاری پتھر سے باندھ کر نزدیک ترین دریا میں پھینک دیتے۔اگر وہ ڈوب جائے تو یہ اس بات کا ثبوت تھا کہ چڑیل نہیں،معصوم تھی۔اور اگر نہ ڈوبے تو تو اس کا چڑیل ہونا مسلّم۔اس صورت میں اسے پانی سے نکالتے۔گرم کپڑے پہناتے۔اچھے اچھے کھانے کھلاتے۔اور پھر آگ میں زندہ جلا دیتے کہ چڑیل کی اس زمانے میں یہی سزا تھی۔الزامات کی نوعیت بدلتی رہتی ہے،مگر زمانے کا طرزِ تعزیر آج بھی وہی ہے۔ (مشتاق احمد یوسفی)

نازک دور: ملک تاریخ کے نازک دور سے گزر رہا ہے۔ (وزیراعظم ۱۹۸۸ء)

پاکستان اس وقت نازک دور سے گزر رہا ہے۔قوم جمہوریت کے ثمرات جلد دیکھے گی۔ (وزیراعظم ۱۹۹۳ء)

ہم اس وقت تاریخ کے بدترین دور سے گزر رہے ہیں،قوم صبر کرے۔ (وزیراعظم ۱۹۹۷ء)

ملک نازک دور سے گزر رہا ہے،دس سال بعد جمہوریت واپس لوٹی ہے۔ (وزیراعظم ۲۰۰۸ء)

پاکستان اس وقت تاریخ کے انتہائی کھٹن دور سے گزر رہا ہے،ہمیں اس وقت بدترین دہشت گردی،مالی بحران، غربت اور بیروزگاری کا سامنا ہے،قوم ہمیں ۵ سال موقع دے۔ (وزیراعظم ۲۰۱۴ء)

میری بٹیا

میری بٹیا اپنے گھر میں شادمان رہے
اللہ کی حفظ و امان میں میری جان رہے
تُو میری آنکھوں کا نُور اور دِل کا سرور ہے
پھول کلیوں سے مہکتا تیرا گلستان رہے
جس نے میرا دامن خوشیوں سے بھر دیا
ترے پیشِ نظر سدا وہ ربِّ جہان رہے
عالی وقار بننے کے واسطے یہ ضروری ہے
ترا دِل ، تری زبان و نظر مسلمان رہے
چشمہ ءِ قرآں میں پنہاں ہے رازِ حیات
تیرے غور و فکر کا مرکز بس یہی فرقان رہے
تُو اپنے پیا گھر جا رہی ہے
اہل خانہ کی اطاعت و خدمت پر دھیان رہے
ترے دادا دادی ہیں دعاؤں کا اک خزانہ
ان کی دُعاؤں سے ترا گھر جنّت نشان رہے
ترے سر کا تاج میرے دِل کا قرار ہے
اس سے تری محبت ہر پل جوان رہے
تیرے بہن بھائی تیری خوشی پہ نثار ہیں
بہن بھائیوں کے پیار کی اونچی شان رہے
تیری ماں تیرے لیے پیار کا سمندر ہے
اُس کی تربیت ، سدا تیری پہچان رہے
سوتے جاگتے ، چلتے پھرتے ، ہر لمحہ
فرشتوں کا ہجوم تیرا پاسبان رہے
بٹیا فون کرتی رہنا اور آتی جاتی رہنا
میری جان! دید کا کچھ تو سامان رہے
وقتِ رخصت بٹیا! تُو اداس مت ہونا
اے میرے مالک! میرا حوصلہ جوان رہے

(رانا محمد حسن خاں)

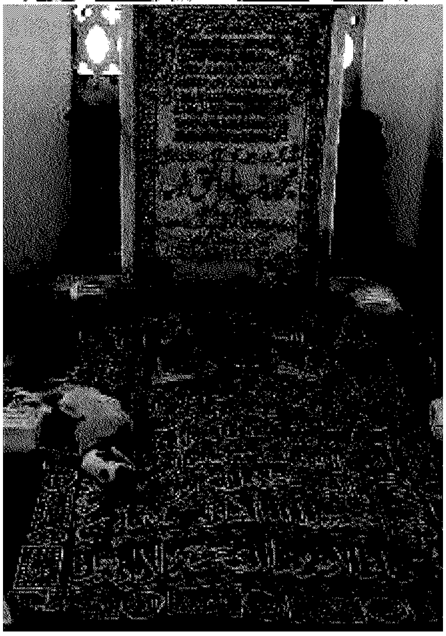

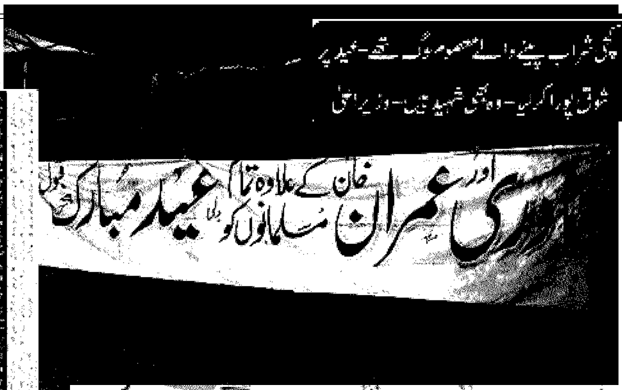

Mohammad Rafi Usmani

محمد رفیع عثمانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد

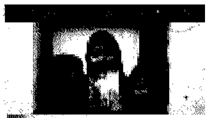

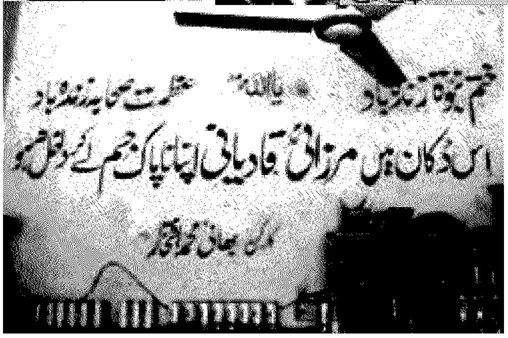

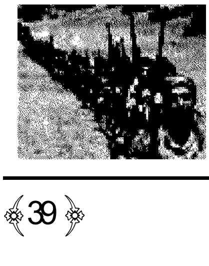

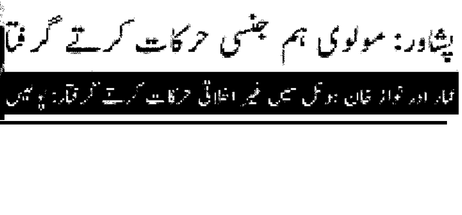

شیطان کا علاج

عصرِ بیمار کا مرض ہے لا دوا، کوئی چارہ نہیں اب دُعا کے سوا

قصہ مشہور ہے کہ کوئی بزرگ تھے ان کے پاس ایک دفعہ ایک طالب علم آیا جو دینی علوم سیکھتا رہا، کچھ عرصہ پڑھنے کے بعد جب وہ اپنے وطن واپس جانے لگا تو وہ بزرگ اس سے کہنے لگے میاں ایک بات بتاتے جاؤ۔ وہ کہنے لگا دریافت کیجیے میں بتانے کے لیے تیار ہوں۔ وہ کہنے لگے اچھا یہ تو بتاؤ کہ تمہارے ہاں شیطان بھی ہوتا ہے؟ وہ کہنے لگا حضور شیطان کہاں نہیں ہوتا، شیطان تو ہر جگہ ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا اچھا جب تم نے خدا تعالیٰ سے دوستی لگانی چاہی اور شیطان نے تمہیں ورغلا دیا تو تم کیا کرو گے؟ اس نے کہا میں شیطان کا مقابلہ کروں گا۔ کہنے لگے فرض کرو تم نے شیطان کا مقابلہ کیا اور وہ بھاگ گیا، لیکن پھر تم نے اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لیے جدوجہد کی اور پھر تمہیں شیطان نے روک لیا تو کیا کرو گے؟ اُس نے کہا میں پھر مقابلہ کروں گا۔ وہ کہنے لگے اچھا مان لیا تم نے دوسری دفعہ بھی اسے بھگا دیا لیکن اگر تیسری دفعہ وہ پھر تم پر حملہ آور ہو گیا اور اس نے تمہیں اللہ تعالیٰ کے قُرب کی طرف بڑھنے نہ دیا تو تم کیا کرو گے؟ وہ کچھ حیران سا ہو گیا مگر کہنے لگا میرے پاس سوائے اس کے کیا علاج ہے کہ میں پھر اُس کا مقابلہ کروں۔ وہ کہنے لگے اگر ساری عمر تم شیطان سے مقابلہ ہی کرتے رہو گے تو خُدا تک کب پہنچو گے۔ وہ لاجواب ہو کر خاموش ہو گیا، اس پر اس بزرگ نے کہا کہ اچھا یہ تو بتاؤ اگر تم اپنے کسی دوست سے ملنے جاؤ اور اُس نے ایک کُتّا بطور پہرہ دار رکھا ہوا ہو، اور جب تم اس کے دروازہ پر پہنچنے لگو تو وہ تمہاری ایڑی پکڑ لے تو تم کیا کرو گے؟ وہ کہنے لگا کُتّے کو ماروں گا اور کیا کرونگا۔ وہ کہنے لگے فرض کرو تم نے اسے مارا اور وہ ہٹ گیا، لیکن اگر دوبارہ تم نے اس دوست سے ملنے کے لیے قدم آگے بڑھایا اور پھر اس نے تمہیں آ پکڑا تو کیا کرو گے؟ وہ کہنے لگا میں پھر ڈنڈا اُٹھاؤں گا اور اسے ماروں گا۔ انہوں نے کہا اچھا تیسری بار پھر وہ تم پر حملہ آور ہو گیا تو تم کیا کرو گے؟ وہ کہنے لگا اگر وہ کسی طرح باز نہ آیا تو میں اپنے دوست کو آواز دوں گا کہ ذرا باہر نکلنا یہ تمہارا کُتّا مجھے آگے بڑھنے نہیں دیتا، اسے سنبھالو۔ وہ کہنے لگے بس یہی گُر شیطان کے مقابلہ میں بھی اختیار کرنا اور جب تم اس کی تدابیر سے بچ نہ سکو تو خُدا سے یہی کہنا کہ وہ اپنے کُتّے کو روکے اور تمہیں اپنے قُرب میں بڑھنے دے۔ یہی نسخہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے، وہ فرماتا ہے: الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا یحزنون۔

اے افلاس کے مارے عوام النّاس! اے دھرنے دینے والے نام نہاد لیڈرو! اے دن رات حکمرانوں اور نظام میں کیڑے نکالنے والے دانشورو! اے سڑکوں پر رات دن احتجاج کے نام پر شور مچانے والو! تم اُس کا ہاتھ کیوں نہیں پکڑ لیتے جس کے قبضہء قدرت میں زمین و آسمان کا نظام ہے۔ اگر تم رحیم و کریم خدا سے دوستی لگا لو تو تمہیں ان بے ہودہ مشاغل سے نجات مل جائے گی اور تم ہر قسم کی تباہی اور مصیبت سے بچے رہو گے۔ یاد رکھو یہ وہ علاج ہے جو قطعی اور یقینی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید فرقان حمید میں فرماتا ہے:۔

وہ لوگ جنہوں نے یہ کہا کہ اللہ ہمارا ربّ ہے اور پھر انہوں نے لوگوں کی مخالفت کی پرواہ نہ کی بلکہ استقامت سے سچے مذہب پر قائم رہے اُن پر اللہ کے فرشتے نازل ہوتے ہیں جو کہتے ہیں کہ ڈرو نہیں اور نہ غم کرو۔ ہم فرشتے تمہاری حفاظت کیا کریں گے۔ تمہاری پچھلی خطائیں معاف ہو چکیں اور آئندہ کے لیے تمہارے ساتھ خدا کا یہ وعدہ ہے کہ وہ تمہیں جنّت میں داخل کرے گا، ہم تمہارے دوست ہیں اس دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ (حٰم السجدۃ آیات ۳۱، ۳۲)

(مرسلہ شگفتہ شاہین صاحبہ)

پروفیسر ڈاکٹر شکیل اوج نے کہا تھا کہ اگر چودہ صدیوں پہلے ٹوتھ برش اور کولگیٹ پیسٹ ہوتا تو یقین کرو آج کولگیٹ کا استعمال سنت ہوتا۔کراچی یونیورسٹی کے اسلامک ڈیپارٹمنٹ کے ڈاکٹر شکیل اوج کو اس بناء پر قتل کر دیا گیا کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ مسواک کی ڈنڈی سے مت چمٹے رہو بلکہ جدید دور کے تقاضوں کو سمجھو۔ان کے اس خیال کو رسالت کی توہین سمجھا گیا اور جدید ٹیکنالوجی کو ان کے قتل کے لیے استعمال کیا گیا۔انہیں ۹ ایم ایم پستول سے قتل کیا گیا،موٹر سائیکل اور جدید فون بھی قتل کی اس واردات میں استعمال کیے گئے۔اور پروفیسر صاحب کو مسواک کی توہین پر قتل کر دیا گیا۔حالانکہ اکثر مسلمان مسواک کی عدم دستیابی یا ویسے ہی دانتوں کی صفائی کے لیے ٹوتھ پیسٹ استعمال کرتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ کورنگی میں واقع دیوبندی مدرسے کے مہتمم مفتی رفیع عثمانی نے ڈاکٹر صاحب کے قتل کا فتویٰ جاری کیا تھا اور اس پیغام کو ایس ایم ایس کے ذریعہ عام کیا گیا تھا۔

نہایت پرامن جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے ایک اور ڈاکٹر جناب مبشر احمد صاحب کو بھی صرف اس لیے قتل کر دیا گیا کہ وہ خود کو مسلمان سمجھتے تھے۔اسی جرم میں گوجرانوالہ میں بھی دو بچوں اور ایک خاتون کو زندہ جلا دیا گیا تھا۔

باتبصرہ خبریں

☆شریف فیملی کا بس نہیں چلتا کہ اپنے چھ ماہ کے بچے کو بھی پیمپر پہنا کر اسمبلی میں چھوڑ دیں کہ یہ تیرے باپ دادا کی جاگیر ہے۔حسن نثار (حقیقت بھی یہی ہے،شریف فیملی کے جو کچھ بس میں ہے وہ کر چکی ہے،جو بس میں نہیں ہے وہ ہے وقت کا پہیہ،جب یہ چلے گا تو سارے کس بس نکال دے گا۔بھٹو جیسے طاقتور سیاست دان کا جب وقت بدلا تو حالات اسے تختہ دار پر لے گئے۔ضیاء الحق جیسے مطلق العنان اور شیطان صفت فرعون کو جب خدا کی تقدیر نے پکڑا تو نا صرف اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے بلکہ اسے ریزہ ریزہ کر دیا۔آج اس کے جبڑے کی قبر پر بلیاں سوتی ہیں۔شریف خاندان بھی اسی فرعون صفت ڈکٹیٹر کا سیاسی جانشین ہے۔اگر شریف خاندان نے اپنی بداعمالیوں کو نہ چھوڑا تو انجام برا ہے۔

☆وزیر اعلیٰ سندھ سید قائم علی شاہ نے کہا ہے کہ کچی شراب پی کر ہلاک ہونے والے لوگ معصوم لوگ تھے،عید پر تھوڑا سا شوق پورا کر لیا،وہ بھی انسان تھے، ان کی جان کی کوئی قیمت نہیں ہے،ہم سمجھتے ہیں کہ وہ

کچھ سیاستدان ایک گاڑی میں جا رہے تھے،راستے میں ان کی گاڑی کو حادثہ پیش آ گیا۔وہاں کے مقامی لوگوں نے قبریں کھود کر انہیں وہیں دفن کر دیا۔جب ان سے کسی نے پوچھا ”کیا وہ سب مَر گئے تھے؟“انہوں نے جواب دیا:ان میں سے کچھ تو کہہ رہے تھے ”ہم زندہ ہیں“لیکن ہم نے انہیں دفنا دیا،آپ کو تو پتہ ہے سیاستدان جھوٹ بہت بولتے ہیں۔

بھی ''شہید'' ہیں ۔ہلاکتوں کے ذمہ داران کے خلاف کاروائی کی جائے گی۔ (جس طرح دوسری پاکیزہ تعلیمات کا مذاق دن رات پاکستان کے گلی کوچوں، عدالتوں، پارلیمنٹ اور دیگر اداروں میں اڑایا جاتا ہے،اسی طرح ''شہید'' کا لفظ بلکہ یہ کہنا صحیح ہو گا کہ ''شہید'' جیسا عظیم اعزاز بھی پھبتیوں اور مذاق کا نشانہ بنا دیا گیا ہے ۔ بھٹو کے جیالے کہتے ہیں کہ بھٹو ''شہید'' ہے ،مخالف کہتے ہیں وہ پھانسی دیے گئے وہ ''شہید'' نہیں ہیں ۔ جواب میں بھٹو کے جیالے کہتے ہیں کہ ہمارے ''شہید'' کو تو اُن کے اپنے جسم اور چہرے کے ساتھ نہلا کر سپرد خاک کیا گیا تھا لیکن آپ کے '' شہید'' ضیاء الحق کا تو چہرہ تک نہیں مل سکا۔بگٹی کو بھی ''شہید'' کہا جاتا ہے ،کچھ لوگ بگٹی کے ساتھ مرنے والے فوجی افسران کو''شہید'' سمجھتے ہیں۔ منور حسن ۷۰ ہزار پاکستانیوں کے قاتلوں کو''شہید'' قرار دیتے ہیں اور کبھی مولانا فضل الرحمان امریکہ کے خلاف لڑنے والے کتوں کو''شہید'' قرار دیتے ہیں اور اب شاہ صاحب کہتے ہیں کہ کچی شراب پی کر مرنے والے بھی معصوم اور''شہید'' ہیں۔

> ایک بچے نے اپنی ماں سے کہا ،امی ابو کتنے بوڑھے معلوم ہوتے ہیں ، بالکل دادا کی طرح اور آپ کتنی خوبصورت ہیں ، بالکل نو جوان اور اسمارٹ ماں نے خوش ہو کر پرس میں ہاتھ ڈالا اور پانچ روپے کا نوٹ نکال کر بیٹے کو دیا۔ بچے نے منہ بناتے ہوئے کہا ،لیکن امی ۔۔۔ابو نے تو دس روپے دیے تھے۔

☆خرگوش شیر کو کھا گیا ،ملتان پر لگا داغ مٹ گیا۔شاہ محمود قریشی (جناب قریشی صاحب خرگوش شیر کو نہیں کھا گیا بلکہ عامر ڈوگر پی ٹی آئی کے اصولوں کو کھا گیا ہے ۔عمران خان اور دوسرے پی ٹی آئی کے ممبر دن رات نظام کی تبدیلی کی بات کرتے ہیں ،کیا عامر ڈوگر جیسے بندے کی حمایت کرنے سے نظام تبدیل ہوسکتا ہے؟ کیا ہاشمی صاحب کی مخالفت میں اپنے منشور سے ہٹ جانا آنے والے کل کی کہانی نہیں سنا رہا؟ یاد رکھیں خرگوش کبھی بھی شیر کو نہیں کھاتا ،آپ کی مثال غلط ہے۔ہاں اگر ن لیگ یہ کہے کہ شیخوپورہ میں شیر اپنے مد مقابل خرگوشوں کو کھا گیا تو یہ مانا جا سکتا ہے۔ جہاں تک داغ کا تعلق ہے داغی اپنی سیٹ ہار گیا اور آپ نے اپنی تحریک کو عامر ڈوگر کی حمایت کر کے داغ دار کر لیا ہے۔)

> پاکستان میں انصاف کے لیے تین چیزیں ہر صورت درکار ہیں ۔حضرت نوح علیہ السلام کی عمر ،حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر اور بادشاہ قارون کا خزانہ۔

☆پیر سید غلام معین الحق گیلانی نے فرمایا ہے کہ جامعہ ہنسلو میں منعقد ہونے والی سالانہ خاتم النبین کانفرنس فتنہ قادیانیت پر کاری ضرب لگانے کا ایک اور پیش خیمہ بنے گی۔۲۲ اگست دی نیشن ۔جماعت احمدیہ پر کاری ضربیں لگانے والوں کے بیانات سوائے ہوائی فائرنگ کے کچھ اہمیت نہیں رکھتے ۔گزشتہ ایک سو پچیس سال سے اخبارات میں اسی طرح کی خبریں شائع ہو رہی ہیں ۔حقیقت یہ ہے کہ اگر کوئی کاری ضرب جماعت احمدیہ کو لگی ہوتی تو اس کے وجود کا کوئی

حصہ تو مفلوج دکھائی دیتا ،مگر دیکھنے میں یہ آ رہا ہے کہ احمدیت کا پودا تناور سرسبز و شاداب درخت بن چکا ہے ،وہ ہاتھ جو ایک نازک پودے کو بھی تاراج نہیں کر سکے وہ یقینی طور پر ایک تناور درخت کو اکھاڑنے کا سوچ بھی نہیں سکتے ۔مولوی لوگ چندے اکٹھے کرنے کے لیے اس طرح کے شوشے چھوڑتے رہتے ہیں۔

☆دہشت گرد پاکستان کے چہرے پر دھبہ ہیں ،ضیاء الحق نے تاریخ کو مسخ کیا ،اسی کے دور میں فرقہ واریت بڑھی۔ بلاول بھٹو(اس میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ بلاول بھٹو کی سبھی باتیں درست ہیں ،یہ باتیں ویسے ہی سچ ہیں جیسے یہ کہا جائے کہ بلاول،بھٹو نہیں زرداری ہیں ۔جہاں تک فرقہ واریت کا تعلق ہے یقیناً ضیاء الحق کے زمانے میں فرقہ واریت جیسے منحوس ناگ نے اپنا پھن پھیلایا تھااور لوگوں کی زندگیوں کو زہر آلود کرنا شروع کر دیا تھا۔نوجوان بلاول کو یاد رکھنا ہوگا کہ ان کے نانا نے ۱۹۷۳ء میں آئین بنایا اور ۱۹۷۴ء میں اپنے بنائے آئین کی بے حرمتی کرتے ہوئے ایک ایسی ترمیم کی جس کے نتیجے میں آج تک پاکستان کے گلی کوچوں میں شیعہ کافر،دیوبندی کافر،اہل حدیث کافر،بریلوی کافر اور چکڑالوی کافر کی صدائیں سنائی دیتی ہیں اور ان فتووں کو سن کر لگتا ہے کہ پاکستان ،کافرستان بن چکا ہے ۔اگر سبھی کے فتووں کو مان لیا جائے تو پاکستان میں ڈھونڈے سے بھی مسلمان نہیں ملے گا یہ سب اس لیے ہے کہ آپ کے نانا جان نے ایک ایسی جماعت کے افراد کو کافر قرار دیا تھا جو خود کو مسلمان کہتے ہیں ۔

> اگر مومن اور کافر سمندر میں اُتر جائیں تو صرف وہی بچے گا جسے تیرنا آتا ہوگا ،خدا جاہلوں کی طرفداری نہیں کرتا۔۔۔چنانچہ جاہل مسلمان ڈوب جائے گا اور عالم کافر بچ جائے گا۔ مصطفیٰ محمود

> جس قوم کا فلسفہ شاہین کو مدنظر رکھ کر تشکیل پایا ہو،وہاں فاختہ ہمیشہ خون میں لتھڑی ہوئی ملے گی۔مزمل پیرزادہ

☆خواب کی دلیلیں دینے والے کو شیخ الاسلام نہیں شیخ الالہام کہتے ہیں ۔اسلام آباد میں دن کو دھرنے ،رات کو مجرے ہو رہے ہیں۔مولانا فضل الرحمان (مولانا کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ قادری صاحب نہ ہی شیخ الاسلام ہیں(کیونکہ وہ ایک فرقے سے تعلق رکھنے والی چھوٹی سی جماعت کے سربراہ ہیں)اور نہ ہی شیخ الالہام ہیں (کیونکہ چھوٹے موٹے خواب دیکھنے والا کسی بھی صورت میں ملہم نہیں کہلا سکتا،قادری صاحب نے کبھی بھی ملہم ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ پیٹ کی خرابی یا ذہنی ابتری کی وجہ سے آنے والے خواب کسی اہمیت کے حامل نہیں ہوتے ۔سچے خواب بھی دوسرے لوگوں کے لیے حجت نہیں ہوتے،ہاں نبیوں کے خواب سبھی کے لیے حجت بھی ہوتے ہیں اور دلیل بھی۔قادری صاحب نہ نبی ہیں نہ ولی اللہ۔ولی اللہ بھی ملہم ہوتے ہیں)جہاں تک دھرنے کا تعلق ہے اس کے متعلق یہی کہا جا سکتا ہے کہ قادری صاحب نے تصنیفی کام کی وجہ سے ہونے والی تھکاوٹ دور کرنے کے لیے مہنگا ترین میلہ سجایا

ہے۔ ہلکے پھلکے ناچ گانے کو مجرا کہنا شاید صحیح نہیں ہے کیونکہ مجرا چند امیر لوگ مل کر دیکھتے ہیں ۔اور یہاں دھرنے میں ہونے والا ناچ گانا پوری دنیا میں بسنے والے ہر قماش کے لوگ دیکھتے ہیں ۔ بہر حال ایک بات تو سچ ہے کہ ناچ گانا تو ہو رہا ہے عمران کا دھرنا ہو یا قادری صاحب کا دھرنا۔مولانا قادری کہتے ہیں کہ مجرا نہیں ہو رہا اور مولانا فضل کہتے ہیں کہ ہر رات دھرنوں میں مجرا ہوتا ہے ۔دو مولویوں کی لڑائی کو عوام دیکھ رہے ہیں اور ناچ گانے سے دل بھی بہلا رہے ہیں۔

☆حاجیوں نے حکومت کے لیے دعائیں کیں جو قبول ہوئیں۔ پرویز رشید (انٹرنیٹ پر ایک حاجیوں کے لیے ہدایت نامہ کی کاپی موجود ہے جس میں دو اہم ہدایات یہ ہیں نمبر ایک شیطان کو دور سے پتھر ماریں اور نمبر دو گو نواز گو کا نعرہ نہ لگائیں۔شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ شیطان کو قریب سے پتھر مارنے پر حاجیوں کو پتھر نہ لگ جائیں ۔اور اگر گو نواز گو کے نعرے لگ جاتے تو شاید اللہ تعالیٰ حاجیوں کے دعا نما نعرے کو قبول کر لیتا اور نواز کی حکومت چلی جاتی ۔ پرویز رشید صاحب کی عادت ہے کہ خیالی گھوڑے دوڑا کر شریف برادران کو مطمئن کرتے رہتے ہیں ۔یاد رکھیں حاجیوں کو حکومت نے اتنے درد دیئے ہیں کہ وہ ان دردوں کے خاتمے کے سوا کچھ سوچ ہی نہیں سکتے ۔ویسے بھی ن کی دو بار حکومتیں عوام کی دعاؤں سے جا چکی ہیں ،اس دفعہ بھی حکومت کی نالائقی اور عوام کی دعائیں رنگ لاتی نظر آنا شروع ہو گئی ہیں ۔یاد رکھیں ایک بار مولانا عبد الغفور حیدری نے فرمایا تھا کہ جناب مولانا فضل الرحمان نے خانہ کعبہ میں گڑ گڑا کر دعا کی کہ ایم کیو ایم حکومت سے علیحدہ ہو جائے اور ایسا ہی ہو گیا۔۴ جنوری ۲۰۱۱ء میں حیدری صاحب نے یہ اعلان کیا تھا اور سات جنوری کو یوسف رضا گیلانی کی دعائیں رنگ لے آئیں اور ایم کیو ایم حکومت میں شامل ہو گئی۔

> ایک خاتون اپنے شوہر کی شراب پینے کی عادت سے تنگ آ کر طلاق لینا چاہتی تھی ۔وہ گاؤں کے مولوی صاحب کے پاس گئی اور بولی:’’مجھے اپنے خاوند پر اتنا غصہ ہے کہ دل کرتا ہے کہ اس سے طلاق لے کر کسی شیطان سے شادی کر لوں ۔آپ کا کیا مشورہ ہے؟‘‘مولوی صاحب نے شرماتے اور لجاتے ہوئے آہستہ سے کہا:’’ کا کی!فیر مینوں ای شیطان سمجھ لے۔‘‘

☆ایک ہی عمل بار بار دہرانا اور ہر بار نئے اور مختلف نتائج کی امید رکھنا دیوانگی ہے۔ البرٹ آئن سٹائن۔کاش پاکستانی قوم بھی آئن سٹائن کی پیش کی گئی خوبصورت بات کو سمجھ سکتی ۔ پاکستانی تین بار نواز شریف کو وزیر اعظم بناتے ہیں اور ہر بار ملک کو جنت نظیر دیکھنے کی تمنا رکھتے ہیں ۔ ہماری قوم کے لوگ عجیب طبیعت کے مالک ہیں گناہ کرتے ہیں اور ثواب کی امید رکھتے ہیں،حرام کھاتے ہیں اور نتائج حلال چاہتے ہیں،دن رات جھوٹ بولتے ہیں اور سچا سمجھا جانے کی خواہش رکھتے ہیں،نفرت بوتے ہیں اور محبت حاصل کرنا چاہتے ہیں،ظلم کرتے ہیں اور رحم کی امید رکھتے ہیں،نا انصافی کی منحوس کوکھ سے انصاف جیسے انمول ہیرے کی پیدائش کی توقع رکھتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ سچی بات یہی ہے بزبان شاعر

گناہ سے جنت کا ثواب ملتا نہیں کانٹا بونے سے گلاب کھلتا نہیں

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کے ترجمان مولانا شفیق الرحمان شاہین نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ طاہر القادری نے پسینہ صاف کر کے ٹشو پیپر کے ٹکڑے کر کے مریدین میں تقسیم کر کے توہین رسالت کی ہے۔ مولانا شاہین صاحب کو طاہر القادری صاحب کے ۷۰ دن کے دھرنے کے دوران صرف ایک ہی واقع نظر آیا اور واقعہ بھی وہ جس کے مظاہر اکثر مزاروں پر دیکھے جا سکتے ہیں۔ اُنھیں قادری صاحب کے جھوٹ اور جھوٹے وعدے برے نہیں لگے اور لوگوں کی امانتوں کا بے جا اور بے دریغ استعمال نظر نہیں آیا۔ انہوں نے کہا تھا اگر میں دھرنا ختم کروں مجھے مار دینا اور پی ٹی آئی میں شامل ہو جانا، دھرنے میں کفن لہراتے رہے، انقلاب کے نام پر ستر دن تک لوگوں کو قسمیں کھا کر دھرنے میں بٹھائے رکھا، جھوٹے الٹی میٹم دیتے رہے، دمادم مست قلندر کی دھمکی دیتے رہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ منافق کی تین علامتیں ہیں (اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ بھی ساتھ ہیں) اگر چہ وہ روزہ رکھتا ہو اور نماز پڑھتا ہو اور اپنے آپ کو مسلم گمان کرتا ہو۔ اور پھر دونوں نے اتفاق سے روایت کی کہ جب وہ بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

☆ برطانیہ میں ہر سال کی طرح ہفتہ، اتوار اور پیر کو عید قربان منائی گئی۔ حسبِ روایت مسلمان عید قربان ایک ہی دن منانے پر متفق نہ ہو سکے، بعض مساجد میں لوگوں نے دو دن نماز عید پڑھی۔ ان مولانا حضرات کی پھر جیت ہوئی جن کی کوشش ہے کہ مسلمانوں کو متحد نہیں ہونے دینا۔ یہ لوگ چندے مانگنے کے لیے بھی ایک پلیٹ فارم استعمال نہیں کرتے بلکہ علیحدہ علیحدہ دکانیں لگاتے ہیں۔

> آج ہماری عبادات کی حالت عجیب ہے۔ ایسے بھی مواقع آئے کہ امام کو نماز کی رکعتوں میں سہو ہوا، بعد میں مقتدیوں سے پوچھا کتنی رکعات پڑھیں، بھری مسجد میں کوئی بتانے والا نہیں کتنی رکعات پڑھیں ---- سب غیر حاضر--- اللہ اکبر--- یہ نمازوں کی حالت ہے۔ (خطبات فقیر جلد اول از پیر ذوالفقار احمد نقشبندی صفحہ ۱۲۷)

☆ آئین کو اپنی جان دے کر بھی بچانا پڑا تو بچاؤں گا۔ مخدوم جاوید ہاشمی (میاں ہاشمی صاحب کیوں ایک کالے ورق کی خاطر اپنی جان گنواتے ہو۔ اس آئین نے نہ کسی کو روٹی دی نہ مکان، بجلی دی نہ پانی، آزادی

> وہ قوم جو جنسی درندوں کو اپنا امام سمجھے، قاتلوں کو پھولوں کے ہار پہنائے، مذہب فروشوں کو عالم دین سمجھے، اپنے وطن آ کر لوگوں کی خدمت کرنے والے مسیحاؤں کا خون بہائے، تشدد گاہوں کو دار العلوم سمجھے، ذہنی مریضوں کو عاشقان رسول سمجھے، تعلیم کے فروغ کی بات کرنے والوں پر لعنتیں بھیجے اور اپنے وطن آ کر لوگوں کو تعلیم دینے والے پر توہین رسالت کا الزام لگا کر قید کرے قتل کرے، اس کا دامن خوشیوں سے کیسے بھر سکتا ہے۔

کے نام پر چند خاندانوں نے عوام کی گردنیں دبوچ رکھی ہیں اور کہتے ہیں سے سب آئین کے مطابق ہے۔آئین کا راگ الاپنے والے عام طور پر وہ سیاسی شیطان ہیں جو آئین جیسے منہ زور گھوڑے پر بیٹھ کر عوام کی زندگیوں سے کھیلتے ہیں،عزتوں کو تار تار کرتے ہیں اور مذہبی جذبات کا خون کرتے ہیں۔آئینی پارلیمنٹ کے کسی ایک رکن کو بھی آپ آئین کی شق ۶۲ کے مطابق نہیں پائیں گے۔یہ آئین صرف کالی پارلیمنٹ کے عیاش باسیوں کی رکھیل بن چکا ہے۔اگر آپ بھی ایسی کالی لیلیٰ کے حسن کا شکار ہیں تو ہم آپ کے لیے دعا بھی نہیں کرسکتے کہ مظلوم کے لیے ظالموں سے دوستی کرنا ممکن نہیں ہوتا۔

☆خبر ہے کہ آئین کی محبت میں مخدوم جاوید ہاشمی نے پی ٹی آئی سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔جاوید ہاشمی سب سے پہلے جماعت اسلامی کے اشاروں پر پھدکتے رہے،پھر ضیاء الحق اور نواز شریف کے پاؤں کی دھول بنے اور پھر عمران خان کی جھولی میں آ گرے۔میرے ایک دوست کہتے ہیں کہ پارٹیاں بدلنے والے لوٹے کہلاتے ہیں اگر کوئی ہاشمی صاحب سے بڑا لوٹا ہو تو سامنے آئے۔

اگر جہالت،عدم دلائل ،عدم منطقق اور بے بسی کو جمع کیا جائے تو نتیجہ گالی گلوچ اور مار پیٹ کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔گالی ہمیشہ دلائل کی عدم موجودگی اور بے بسی کی انتہا ہوتی ہے جو جہالت کا ایک لازمی امر ہے۔

☆دھرنے میں ناچ گانا ہوتا ہے جہاں مولانا سراج الحق بھی جاتے ہیں۔زاہد خان لیڈر اے این پی۔(میاں زاہد مولانا کے ناچ گانا دیکھنے پر کیوں اعتراض کرتے ہیں؟فارغ وقت میں آپ بھی دھرنے کا مزہ لے لیا کریں اگر مولوی لوگ ناچ گانا کروانے اور دیکھنے کو برا نہیں سمجھتے تو آپ کیوں جائز یا ناجائز کے چکر میں پڑتے ہیں۔ایسے مولوی بھی ہیں جو سینما گھر تو جلاتے ہی ہیں ساتھ ساتھ پوسٹر بھی پھاڑ دیتے ہیں کہ وہ بے پردہ خواتین کو پوسٹروں پر بھی برداشت نہیں کر سکتے۔مگر مدرسوں میں بچوں سے زیادتی پر کبھی انہیں مدرسے جلانے کی توفیق نہیں ملتی۔اور نہ اقلیتوں کے گھر ،افراد اور عبادت خانے جلانے پر اسلام یاد آتا ہے۔ زاہد میاں لڑائی جھگڑا مولوی کے لیے چھوڑیئے ،دھرنے کا مزہ لیجیے۔نا صرف خواتین کو خوش ہوتے خوشی سے دیکھیے بلکہ انکے ساتھ دبلے پتلے اسمارٹ خٹک صاحب کا ناچ بھی دیکھیے۔

☆باتیں بہت زیادہ ہیں اور عمل ختم ہو گیا ہے۔بلقیس ایدھی۔خوبصورت انسان عبدالستار ایدھی کی بیگم صاحبہ نے جو بات سادگی سے کہی ہے دراصل وہ مسلمانوں کی بربادی کی بہت بڑی وجہ ہے۔حکمرانوں ،مولانوں اور عوام کو دیکھ لیں ان کی باتیں ختم ہونے میں نہیں آتیں۔اب مولویوں کو دیکھ لیں نہ ان کا پیٹ بھرتا ہے نہ زبان بند ہوتی ہے۔حالانکہ ان کے یہ دونوں کام نہیں ہیں۔یہی حال سیاستدانوں کا ہے،جس طرح بے عمل مولوی اسلامی تعلیمات کا ذکر کرتے ہوئے منہ سے جھاگ اڑاتا ہے اسی طرح بے عمل سیاستدان آئین کے قصیدے پڑھتے ہیں۔ان سب نے قوم کا بیڑہ غرق کر دیا ہے۔

True Realization of God (By:Abdul Haq Shakar)

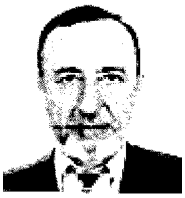

In the West, the way Materialism has influenced millions of people in a similarfashion every thing related to religion is over looked as something trivial and not given any importance.The focal point of religion is entry of God and a particular faction cosiders it also man.made.

In the absence of an inventor , invention of any thing is just a vague thought. The way creation without the creater is a baseless thought. Then how can this great system full of things like the Sun, the moon, the stars and the sky can come into existence without a creator.

Everything other than the religion is perhaps viewed from the angel of research but man is so much engrossed in the joys and jubilant activities of the world around him that he is ignorant regarding his own existence; man has no spare time to think from where he has come and where he is going. Who has sent him in this world and for what purpose? If he just pays a little heed he can easily undrstand that this sparing of time is in his own benefit.

Every human being knows this fact that he himself cannot come into this world, neither can he go from here. His arrival and departure are both in the hands of that sublime entity, who has sent him here. Carelessness towards this reality is the cause of this care free lifestyle whic is so harmful.

Besides if man tries to get to the realization of God he will surely like to pass his life as per the wishes of his creater..........the path of eternal peace. Every wise man must choose the right path that leads to eternal peace.

A man with bent of mind towards Materialism cannot attain peace of heart, the only thing that one naturally wants, even if he accumulates the wealth and riches of the entire world. God has created in the heart of man a peculiar thirst for the awareness of God which keeps him reminding his neglected goal of returning towards God. It is another thing if the man continues smearing him soul in amassing material riches instead of acquiring purity of soul.

The fact is that if materialism had,t spoiled purity of man,s nature, the greatest Truth near him would have been entity of God, Everything else is just base. The eternal truth is that true and lasting peace of heart can be attained only through supplication to God and by asking

his forgiveness.

A pious man has said once that God wishes only that you bring onto him pure heart with some good conduct and gentlemanliness; the remaining part is done by God who purifies you to secure Gods approval. I tell you the Truth that God,s blessings are estrangeand boundless; you need to make your eyes ready for seeing the Truth. If your love for God is true and your heart sincere, He listens to your supplications and grants your prayers.

Love of God is such a thing which turns your bleakish life to a sublime one. Man sees what he had never seen earlier, and he listens what he had never heard of anything like that. The important thing is to have firm faith in God. After that a passion takes birth in the soul, which leads man to attain awareness of God. It gives man a strange sweetness. The more awareness of God increases the more sweetness of the soul man tastes.

Awareness [recognition] of God is the only thing that produces Love of God. Both in combination produce a sense of sweetness. keep it in mind that only a glace of beauty cannot produce love till there is no recognition of it. There are so many people who consider this humble human being as God. what sweetness they can feel by this fake concept. God,s awareness and recognition is that element that produces in man such a sublime sense of sweetness that is beyond comparison. Man cannot Love tin or iron as he make like Bronze; he cannot like bronze the way he likes silver ; Gold he likes more than the other ones. Man also likes diamonds and the pearls? Why is it so? The realization of price and the characteristics of these increase our likeness. A person who is looking towards material things cannot realize the sweetness of the love of God because God,s love also demands great patience. Without patience you cannot reach the true destination of the complete awareness and realization of God. Only that person who struggles in the way of God with incessant patience finds love of God because he opens up the path towards true guidance.

PESHWA LTD.

Peshwa is a non.profit organisation seeking to deliver a wheelchair to every child,teen and adult who needs one.

E-mail.peshwaltd@gmail.com : Tel. 020.36747909: Mob. 07792998973

بہو بڑھاپے کا سہارا

ساس بہو کی لڑائی ایسی حماقت ہے جس کے نتیجے میں گھروں کا سکون درہم برہم ہو جاتا ہے۔ساس اور بہو اگر دونوں ہی سخت مزاج اور غصیلے ہوں تو گھر ہر وقت میدان جنگ کا منظر پیش کرتے ہیں اور دیگر اہل خانہ کے جذبات اور معصوم بچوں کے احساسات کا دن رات خون ہوتا ہے۔ جہالت ،تکبر کا ناگ اور انا پرستی یہ وہ تین نحوستیں ہیں جن کا شکار بن کر خواتین غیر اسلامی حرکات کی مرتکب ہوتی ہیں۔ساس سسر کے حقوق پر بہت کچھ لکھا جاتا ہے مگر بہو کے حقوق کو عام طور پر بیان نہیں کیا جاتا۔ بہوؤں کو ہمارے معاشرے میں عام طور پر ایسا غلام سمجھا جاتا ہے جس سے ہر قسم کی مشقت لی جا سکتی ہے۔ وہ خاتون جو شادی ایک مرد سے کرتی ہے ،مگر اسے شوہر کے والدین ،بہن بھائی سبھی کی بے لوث اور بے زبان خدمت کرنے پر مجبور کر دیا جاتا ہے۔ پاکستانی معاشرے میں جہاں عام طور پر بیٹے شادی کے بعد اپنے والدین کے ساتھ رہتے ہیں ساس بہو اور بھابی نند کی لڑائی معمول کی بات ہے۔جس طرح بعض طاقت ور بہوئیں ساس سسر کو تگنی کا ناچ نچاتی ہیں اسی طرح بعض اوقات بہویں بھی بڑی مظلوم ہوتی ہیں جن پر ساس ،بیٹا اور نندیں اور بعض دفعہ سُسر بھی مل کر ستم ڈھاتے ہیں۔ایسی خواتین کا جُرم عام طور پر غریب ہونا،ان پڑھ ہونا ،جہیز نہ لانا اور شریکہ ہوتا ہے۔ بہو جب اپنے گھر آتی ہے تو اس کی حالت ایسی ہوتی ہے جیسے بھرے جنگل میں مختلف صلاحتیں رکھنے والے جانوروں کے درمیان نازک سی چڑیا کو چھوڑ دیا جائے۔دراصل بہو ایک ایسی موم کی گڑیا ہوتی ہے جسے نازک ہاتھوں سے سنوار کر اس کے حسن میں اضافہ ممکن ہوتا ہے،لیکن اگر بداخلاقی ،جھوٹ اور مکاری سے اسے سخت ہاتھ لگایا جائے تو اس کی اچھی خاصی صورت بگڑ سکتی ہے۔عام طور پر یہ گناہ ساسیں کرتی ہیں ۔ہر بات پر بہو کو طعنے دینا،یہ توقع کرنا کہ بہو صرف اس کی مرضی کے مطابق پہنے،کھائے پیئے،آئے جائے ،سوئے جاگے،ملے ملائے ،بہو کو چین سے نہ بیٹھنے دینا ،ہر بات پر اپنی مثال دینا کہ میں تو ایسے کرتی تھی ویسے کرتی تھی ، بیٹے کے بہو کے خلاف کان بھرنا،سہیلیوں کے سامنے بہو کی برائیاں کرنا وغیرہ جیسے غیر اسلامی کام کرنا اور خود کو پاکیزہ ثابت کرنا بُری ساسوں کا عام طور پر وطیرہ ہوتا ہے ۔بہو کی شادی بیٹے سے ہوئی ہوتی ہے ،خوفناک تھانیدار ساسیں بن جاتی ہیں ۔ایسی حرکات کرنے والی ساسوں کو اللہ سے ڈرنا چاہیے ۔ایسی ساسیں دنیا کو تو دھوکا دے سکتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ سے ایسے بے ہودہ مکروں کو نہیں چھپایا جا سکتا۔دیکھا گیا ہے کہ ایسی ساسوں کے اپنے بیٹے بھی جب ماں کے مکروں ،جھوٹ اور بد اخلاقی کو محسوس کر لیتے ہیں تو نہ صرف دکھی ہو جاتے ہیں بلکہ متنفر بھی ہو جاتے ہیں ۔یاد رکھنا چاہیے جھوٹ،مکر اور بد اخلاقی وغیرہ سے دل لگانا شیطانی کام ہے اور شیطانی کام کرنے سے کبھی بھی نہ اللہ خوش ہوتا ہے اور نہ سکون نصیب ہوتا ہے۔

اگر کوئی متقی اور رحم دل شوہر اپنی بیوی کی جائز طور پر طرفداری کرتا ہے یا محبت اور پیار کا سلوک کرتا ہے تو اس کو جورو کا غلام کہہ کر مذاق اُڑایا جاتا ہے۔اسلام بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالنے کو بھی نیکی قرار دیتا ہے مگر اس دور میں بھی ایسے لوگ ہیں جو اللہ کی عبادت بھی کرتے ہیں،رسول اللہ ﷺ سے محبت بھی جتاتے ہیں اور ساتھ ساتھ بیوی کے ساتھ بیٹھ کر کھانے کو بھی بُرا خیال کرتے ہیں ۔ یہاں تک کہ اگر صوفے یا چارپائی پر میاں بیوی بیٹھ جائیں تو کہا جاتا ہے کہ میاں جورو کا غلام ہو گیا ہے۔یہ سب جہالت کی باتیں ہیں جنہیں روایات کے طور پر اپنا لیا گیا ہے ۔اللہ تعالیٰ میاں بیوی کو ایک دوسرے کے لباس قرار دیتا ہے ۔(ساس کو لباس قرار نہیں دیتا بری ساس

خوامخواہ میاں بیوی کے لباس ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی درپے بن جاتی ہے)ہمارے حبیب آقا حضرت محمدﷺ کا اپنی بیویوں سے سلوک ایسی بے ہودہ روایات کی نفی کرتا ہے ۔ اس ضمن میں مشعل راہ جلد ۵ میں لکھا ہے کہ آج کل بعض لوگ صرف اس خیال سے بیویوں کا خیال نہیں رکھتے کہ لوگ کیا کہیں گے کہ بیوی کا غلام ہو گیا ہے ۔ بلکہ حیرت ہوتی ہے بعض لڑکوں کے ،مردوں کے بڑے بزرگ رشتہ دار بھی بچوں کو کہہ دیتے ہیں کہ بیوی کے غلام نہ بنو ۔ بجائے اس کے کہ آپس میں ان کی محبت اور سلوک میں اضافہ کرنے کا باعث بنیں ۔ اپنے لئے کچھ اور پسند کر رہے ہوتے ہیں ۔ دوسروں کے لئے کچھ اور پسند کر رہے ہوتے ہیں ۔ مزید لکھتے ہیں کہ بعض دفعہ گھروں میں چھوٹی موٹی چپقلش ہوتی ہیں ان میں عورتیں بحیثیت ساس کیونکہ ان کی طبیعت ایسی ہوتی ہے وہ کہہ دیتی ہیں کہ بہو کو گھر سے نکالو لیکن حیرت اس وقت ہوتی ہے جب سسر بھی ،مرد بھی جن کو اللہ تعالیٰ نے عقل دی ہوئی ہے اپنی بیویوں کی باتوں میں آکر یا خود ہی بہوؤں کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیتے ہیں حتیٰ کہ بلا وجہ بہوؤں پہ ہاتھ بھی اُٹھا لیتے ہیں ۔ پھر بیٹوں کو بھی کہتے ہیں کہ مارو اگر مرگئی تو کوئی فرق نہیں پڑتا اور بیوی لے آئیں گے ۔ اللہ عقل دے ایسے مردوں کو ۔ ان کو یہ الفاظ یاد رکھنے چاہئیں کہ ایسے مرد بزدل اور نامرد ہیں ۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق میاں بیوی کے درمیان وسوسہ ڈالنا شیطانی کام بیان ہوا ہے ۔ شوہروں کو اپنی بیویوں کا حد درجہ خیال رکھنا چاہیے اور ملنے جلنے والوں کو بھی چاہیے کہ میاں بیوی کے درمیان الفت پیدا کرنے کے لئے کوشش کریں ۔ بعض ساسیں ،سسر اور دوسرے عزیز اپنی بہو اور اپنے بیٹے کو محبت اور اُلفت سے زندگی گزارتے نہیں دیکھ سکتے ، میاں بیوی کے درمیان نفرت کی شیطانی دیوار کھڑی کرنے کے لیے جھوٹ جیسے غلیظ گناہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر وسوسے اور بدگمانی جیسے گندے اور بدبودار جراثیم پھیلا دیتے ہیں ۔ ایسے شیطانی فعل سے دل بہلانے والوں کو درج ذیل اللہ تعالیٰ کے فرمان پر غور وفکر کرنا چاہیے ۔ اور اپنے لیے سب اچھا اور بچوں کے لیے برا سوچنے جیسے دہرے معیار کو ترک کرنا چاہیے ۔

''اور اس کے نشانات میں سے (ایک یہ بھی) ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس میں سے جوڑے بنائے تا کہ تم اُن کی طرف تسکین (حاصل کرنے) کے لئے جاؤ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی ۔ یقیناً اس میں ایسی قوم کے لئے جو غور وفکر کرتے ہیں بہت سے نشانات ہیں ۔'' (سورۃ الرّوم آیت ۲۲)

ایسے لوگ جو شیطان کے چیلے بنتے ہوئے میاں بیوی کے درمیان بدگمانیاں پیدا کر کے اُن کی راہیں جدا کر کے خوش ہوتے ہیں انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے تو میاں بیوی کے درمیان محبت اور رحمت رکھی ہے ۔ ایسے نانہجار جو شیطان کی چاکری کرتے ہوئے میاں بیوی کے درمیان نفرت اور بدگمانی کی دیوار کھڑی کر دیتے ہیں اُن کے متعلق ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰﷺ نے فرمایا ہے کہ ''ابلیس اپنے مرکز سے زمین کے ہر گوشے میں اپنے پیروکار روانہ کرتا ہے ۔ پھر وہ پیروکار واپس آکر اپنی اپنی کاروائیاں سناتے ہیں ،کوئی کہتا ہے میں نے فلاں شر پھیلایا ۔ مگر ابلیس ہر ایک سے کہتا ہے کہ تُو نے کچھ نہ کیا ۔ پھر ایک آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے ایک عورت اور اس کے شوہر کے درمیان جدائی ڈالی ہے ۔ یہ سن کر ابلیس اسے گلے لگا لیتا ہے اور کہتا ہے کہ صرف تُو کام کر کے آیا ہے ۔'

معزز قارئین یہ ایسی شیطانی حرکت ہے جس کے نتیجے میں نا صرف میاں بیوی میں جدائی ہو جاتی ہے بلکہ دو خاندانوں پر تباہی آتی ہے ۔ اس کے نتیجے میں بچوں کی زندگی بھی تباہ ہو جاتی ہے اور ایسے بچے احساس کمتری کا شکار ہو کر خود بھی بھٹک جاتے ہیں اور معاشرے کے لئے بھی تباہی کا باعث بنتے ہیں ۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں جو کہ عورت کو اس کے شوہر کے خلاف اکسائے، یا کسی غلام کو اس کے آقا کا مخالف بنائے۔ (سنن ابی داؤد، مشکوٰۃ)

رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

اے عورتو! خیرات دو کہ میں نے تمہاری اکثریت کو جہنم میں دیکھا ہے۔ کسی ایک نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔ کیوں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: تم طعنے بہت دیتی ہو اور تم اپنے شوہروں کی ناشکر گزار ہو۔

یہاں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ بعض ساسیں اپنی بہوؤں کے ساتھ ناجائز طور پر شدید سختی کرتی ہیں بلکہ بعض اوقات تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ساس کی صورت میں ایک ایسی جہنم اس کے نصیب میں آ گئی ہے جس کے شعلے بہو کو دن رات جلاتے ہیں۔ بیٹے بھی تشدد کرتے ہیں اور بعض اوقات سسر بھی بہو کو نا صرف برا بھلا کہتے ہیں بلکہ ہاتھ بھی اُٹھا لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے۔ یاد رکھنا چاہیے جس طرح اچھی ساس بہو کے لیے ایک نعمت سے کم نہیں اسی طرح اچھی بہو بھی ساس سسر کے لیے ایک خوبصورت نعمت ہے۔ اگر بہو کی قدر کی جائے تو بڑھاپے میں جب ساس سسر کی بیٹیاں اپنے گھروں میں مصروف ہو جاتی ہیں، بیٹوں کی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں اور وہ والدین کی بھرپور خدمت نہیں کر پاتے تو اچھی بہو ہی وہ وجود ہوتا ہے جو اپنے بچوں سمیت اچھے ساس سسر کی دن رات خدمت پر جُت جاتا ہے۔ آج بہو کو محبت اور پیار دیں اور کمزوری کی حالت میں ان کی خدمت کا لطف لیکر دعا دیں۔

ساس سُسر کو چاہیے کہ ایسی خواتین جن کی تربیت میں کمی رہ گئی ہو اُنہیں محبت اور شفقت سے سمجھائیں اور سکھائیں۔ اپنی بہوؤں کو اپنی بیٹیاں سمجھیں۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ دعویٰ تو یہ ہوتا ہے کہ ہم تو اپنی بہوؤں کو بیٹیوں کی طرح سمجھتے ہیں مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا۔ بیٹیوں کو نوازتے وقت کسی تنگی ترشی کو خاطر میں نہیں لایا جاتا مگر بہو کو دیتے وقت کچھ اس طرح کے حالات خراب ہوتے ہیں کہ ان کو کچھ دیتے وقت ہاتھ کانپتے ہیں۔ حالانکہ دیکھا جائے تو بہو ایک ایسا وجود ہے جس کو اگر عزت دی جائے تو وہ ساری عمر خدمت کرتی ہے۔ عام طور پر بہویں اچھی ہوتی ہیں، کم ہی ایسا ہوتا ہے کہ نہایت بدتمیز، بدزبان اور اکھڑ قسم کی بہوؤں کو برداشت کرنا پڑے۔ لیکن یاد رہے کہ اچھی ساس کا وجود بھی بہوؤں کے لئے ایک نعمت سے کم نہیں ہے۔ بہوؤں کو بھی چاہیے کہ اپنے ساس سُسر کی خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑیں۔ بہو اور ساس یاد رکھیں شیطانی اعمال کرنے والی خواتین کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ **النساء حبائل الشیطان**۔ عورتیں شیطان کا جال ہیں۔ قارئین جہاں تک گناہ یا ثواب کا تعلق ہے ساس، بیٹے اور بہو کو یاد رکھنا چاہیے کہ اُن کی غیر اسلامی حرکات کی سزا دینے پر اللہ تعالیٰ قادر ہے اسی طرح نیکی کا انجام کبھی بھی بد نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بھی جنّت عطا کرتا ہے اور اخروی جنّت کا وعدہ بھی فرماتا ہے۔ اگر ساس بحیثیت بہو اچھی نہ رہی ہو تو اس کی اولاد بھی اپنی ماں سے بیزار ہوتی ہے۔ پھر ہمارے حبیب آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ہے کہ:۔

خیر کم خیر کم لاهله و انا خیر کم لاهلی۔ (بخاری کتاب النکاح)

تم میں سے خدا کے نزدیک بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہل کے ساتھ حسن سلوک کرنے میں سب سے بہتر ہے اور (خدا کے فضل سے) میں تم سب میں اپنی بیویوں کے ساتھ بہتر سلوک کرنے والا ہوں۔

اس حدیث کی تشریح میں چالیس جواہر پارے کے صفحہ ۷۹ پر لکھا ہے کہ کوئی شریف بیوی کسی نیک مسلمان کے گھر میں دکھ کی زندگی

میں مبتلا نہیں ہوسکتی اور حق یہ ہے کہ اگر عورت کو خاوند کی طرف سے سکھ ہو تو وہ دنیا کی ہر دوسری تکلیف کو خوشی سے برداشت کرنے کے لیے تیار ہو جاتی ہے اور اس سکھ کے مقابلہ میں کسی شریف عورت کے نزدیک دنیا کی کوئی اور نعمت کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔لیکن اگر ایک عورت کے ساتھ اس کے خاوند کا سلوک اچھا نہیں تو خاوند کی دولت بھی اس کے لیے لعنت ہے۔خاوند کی عزت بھی اس کے لیے لعنت ہے ،خاوند کی صحت بھی اس کے لیے لعنت ہے کیونکہ ان چیزوں کی قدر صرف خاوند کی محبت اور گھر کی سکینت کے میدان میں ہی پیدا ہوتی ہے۔پس اس میں ذرہ بھر بھی شک کی گنجائش نہیں کہ آنحضرتﷺ کا یہ مبارک ارشاد گھروں کی چار دیواری کو جنّت بنا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مردوں اور عورتوں کو ایک دوسرے کے حقوق پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

آنکھوں دیکھا حال

شورش کاشمیری صاحب اپنی تصنیف نگارشات شورش کے صفحہ ۲۱۳ پر فرماتے ہیں کہ ’’ کالی داس نے عورت کے روپ کی تصویر کھینچتے ہوئے کائنات کی جن تصوری اور نظری خوبصورتیوں کو دیکھا ہے ان تمام خوبصورتیوں کا مرقّع شاہ جی (عطا اللہ شاہ بخاری) کی خطابت تھی۔رعد کی گونج،بادل کی گرج،ہوا کا فراٹا،صبح کا اجالا،چاندنی کا جھالا،ریشم کی جھلملاہٹ،ہوا کی سرسراہٹ،گلاب کی مہک،سبزے کی لہک،آبشار کا بہاؤ،شاخوں کا جھکاؤ،طوفان کی کڑک،سمندروں کا فروش،پہاڑوں کی سنجیدگی،صبا کی چال،اوس کا نم،چنبیلی کا پیراہن، تلوار کا لہجہ،بانسری کی دُھن،عشق کا بانکپن،حُسن کا اغماض اور کہکشاں کی مسجع و مقطع عبارتیں انسانی آواز میں ڈھلتے ہی خطابت کی جو صورتیں اختیار کرتی ہیں اُس کا جیتا جاگتا مرقّع شاہ جی تھے۔‘‘ (بحوالہ ’’لاہور‘‘ یکم اپریل ۱۹۷۴ء) قارئین کرام! بطور نمونہ شاہ جی کی ایک تقریر کا آنکھوں دیکھا کانوں سنا احوال جو روزنامہ خبریں میں ۳۰ جون ۱۹۹۶ء کو شائع ہوا پڑھتے ہیں۔جناب سیّد عبدالقدیر ۱۹۴۳ء کے ایک جلسہ احرار کی روداد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

سیّد عطا اللہ شاہ بخاری مجلس احرار کے نامور خطیب اور اپنی پرسوز خوش الحانی کی بناء پر ہر دلعزیز تھے۔ان کا نام ہی کسی جلسہ میں تل بھر جگہ نہ بچنے کی ضمانت تھا۔یہ باون یا ترپن سال پہلے کی بات ہے غالباً ۱۹۴۳ء میں جالندھر میں مجلس احرار کے جلسے کا اعلان ہوا۔جلسہ گاہ کھچا کھچ بھری ہوئی تھی اور عطا اللہ شاہ بول رہے تھے۔موضوع پاکستان تھا اور انہوں نے اپنے زور خطابت میں کہا کہ ’’ہمارے دکھوں اور مصائب کا علاج پاکستان نہیں اور پاکستان نہیں بنے گا۔‘‘ قوم بیدار ہو چکی تھی اور ہم جیسے پندرہ سولہ لڑکوں میں پاکستان کا خون سرایت کر چکا تھا۔ہم میں سے احسان محسن (مرحوم) غصے میں چلّایا ’’آپ جھوٹ بول رہے ہیں‘‘ کارکنان احرار ہماری طرف لپکے مگر شاہ صاحب نے انہیں خاموش کروا دیا اور یوں گویا ہوئے ’’ہاں میں جھوٹا ہوں اس لیے کہ میں حافظ قرآن ہوں، میں جھوٹا ہوں کہ میری بیوی حافظ قرآن ہے، میں جھوٹا ہوں کہ میری بیٹی حافظ قرآن ہے۔میں پھر کہتا ہوں کہ پاکستان نہیں بنے گا، ہرگز نہیں بنے گا۔اگر یہ بن پایا اور میں زندہ رہا تو میرے منہ پر آ کے تھوک دینا اور میں زندہ نہ ہوا تو میری قبر پر آ کر پیشاب کر دینا۔‘‘اس کے بعد احراری کارکنوں نے ہم پر طعن و ملامت کی اور ہمارے سمیت بہت سے اور نوجوان جلسے سے اُٹھ آئے۔یہ آنکھوں دیکھا اور کانوں سنا واقع ہے۔

نہ ہر کہ آئینہ دار و سکندری داند   نہ ہر کہ سر بترا شد قلندری داند

ہر آئینہ رکھنے والا سکندر نہیں ہوتا اور سر منڈانے سے کوئی قلندر نہیں بن جاتا

احباب سہ ماہی پیشوا مبارک حلال میٹ، اشرف حلال میٹ، رانا حلال فوڈ اسٹور اور صوفی حلال اسٹور سے حاصل کر سکتے ہیں۔

RH ACCIDENT CLAIM SERVICES LTD

Give us a call on **020 3674 7909**

RH ACCIDENT CLAIM SERVICES LTD

free professional, friendly and confidential advice

24 Hours Phone Service - 7 Days a Week DIAL 07792998973

Have you been injured in an accident that wasn't your fault?

If so, we're here to help

REPLACEMENT CAR WITHIN 24 HOURS

Loss of earnings - Protection of no claim - storage and recovery - personal injury - replacement car

Road Accident

Personal Injury

Accident at Work

Fall, Slip & Trip

Personal Injury Specialist

No win No fee

2 London Road, SM4 5BQ Morden - Surrey

Opening Hours: Mon-Fri 10:00 - 17:00

Tel. 020 3674 7909 Mob. 077 9299 8973 Email: info@rhacs.co.uk

RH Dream Weddings

RH DREAM EVENTS LIMITED

TEL: 020 3674 7909 MOB: 077 9299 8973

- Venue Hire
- Decoration
- Catering
- Cutlery & Crockery
- Service Staff

BEST OFFER BEST OFFER BEST OFFER BEST OFFER

Package Price

- Event Management
- Cinematic Videography
- Photography
- DJ-Dhoolchi
- Chauffeur Service

2 London Road, SM4 5BQ Morden - Surrey
Tel. 020 3674 7909 - Mob. 077 9299 8973 (Mon-Fri 10:00 - 17:00)
Email: info@rhacs.co.uk - Web: www.rhdreamweddings.com